ہمارے جاں باز

پریم پال اشک

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

ہمارے جاں باز

پریم پال اشکؔ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی۔110025

پہلی اشاعت	:	1990
دوسری طباعت	:	2010
تعداد	:	550
قیمت	:	-/24 روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	617

Hamare Janbaz
by
Prem Pal Ashk

ISBN :978-81-7587-413-8

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی110025
فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
ای۔میل:urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ:www.urducouncil.nic.in
طابع: جے۔کے۔آفسیٹ پرنٹرز، بازار مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی-110006
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

پیارے بچو! علم حاصل کرنا وہ عمل ہے جس سے اچھے برے کی تمیز آجاتی ہے۔ اس سے کردار بنتا ہے، شعور بیدار ہوتا ہے، ذہن کو وسعت ملتی ہے اور سوچ میں نکھار آجاتا ہے۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جو زندگی میں کامیابیوں اور کامرانیوں کی ضامن ہیں۔

بچو! ہماری کتابوں کا مقصد تمھارے دل و دماغ کو روشن کرنا اور ان چھوٹی چھوٹی کتابوں سے تم تک نئے علوم کی روشنی پہنچانا ہے، نئی نئی سائنسی ایجادات، دنیا کی بزرگ شخصیات کا تعارف کرانا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کچھ اچھی اچھی کہانیاں تم تک پہنچانا ہے جو دلچسپ بھی ہوں اور جن سے تم زندگی کی بصیرت بھی حاصل کرسکو۔

علم کی یہ روشنی تمھارے دلوں تک صرف تمھاری اپنی زبان میں یعنی تمھاری مادری زبان میں سب سے موثر ڈھنگ سے پہنچ سکتی ہے اس لیے یاد رکھو کہ اگر اپنی مادری زبان اردو کو زندہ رکھنا ہے تو زیادہ سے زیادہ اردو کتابیں خود بھی پڑھو اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھواؤ۔ اس طرح اردو زبان کو سنوارنے اور نکھارنے میں تم ہمارا ہاتھ بٹا سکو گے۔

قومی اردو کونسل نے یہ بیڑا اٹھایا ہے کہ اپنے پیارے بچوں کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے نئی نئی اور دیدہ زیب کتابیں شائع کرتی رہے جن کو پڑھ کر ہمارے پیارے بچوں کا مستقبل تابناک بنے اور وہ بزرگوں کی ذہنی کاوشوں سے بھرپور استفادہ کرسکیں۔ ادب کسی بھی زبان کا ہو، اس کا مطالعہ زندگی کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

ڈاکٹر محمد حمیداللہ بھٹ
ڈائرکٹر

ملک اور قوم پر اپنی جانیں ہنستے ہنستے نثار کرنے والے
سورماؤں کی ولولہ انگیز داستانیں

نوٹ: اس کتاب میں شامل تمام تصاویر فوٹو ڈویژن (محکمہ تعلقات عامہ، وزارت دفاع حکومت ہند کے شکریہ سے شائع کی گئیں۔

فہرست مضامین

ہمارے جاں باز

ہمارے فوجی سپاہیوں کی بہادری کی دھاک دنیا بھر پر جم چکی ہے۔ ہماری بری، فضائیہ اور بحریہ تینوں افواج کے اراکین ملک اور قوم کے ساتھ ساتھ بنی نوعِ انسان کی خدمت جس لگن، عقیدت مندی اور فرض شناسی کے اعلیٰ جذبے کے ساتھ انجام دیتے ہیں، کوئی بھی غیرت مند قوم ان کے اس احسان کو فراموش نہیں کر سکتی جب بھی ہمارے ملک پر کوئی اندرونی یا بیرونی خطرہ لاحق ہوا' ہمارے یہ جاں باز بہادر وطن کی پکار پر ہمیشہ سر ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں اتر تے آئے ہیں اور ہر معرکہ میں بڑی شان سے سرخرو ہوئے ہیں۔

عہد قدیم میں خواہ یونانیوں کا حملہ ہو یا ہونوں کا، ترکوں کی یلغار ہو یا پٹھان اور مغلوں کے حملے یا انگریزوں کی شاطرانہ چالیں ہمارے جیالے جوان وطن کی آن پر مر مٹنے کے ہمیشہ آمادہ پیکار رہے ہیں۔ اور حب الوطنی کے اس نشے میں سرشار ہیں ہندو، مسلمان اور سکھ بلا تفریق مذہب و ملت کندھے سے کندھا ملا کر ہر حملہ آور کے دانت کھٹے کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ جنگ خواہ مہا بھارت کی ہو یا سکندر پورس کی، تھانیسر کی لڑائی ہو یا پانی پت کا میدان کارزار سرزمین ہند کی خاک مقدس روز اول سے ہی اپنے سورماؤں کے لہو سے سرخ ہوتی رہی ہے اور ہمارے شورویروں نے میدان جنگ میں دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے

ہوئے ان کے لہو سے رَن چنڈی کی پیاس بجھاکر ہنستے ہنستے جام شہادت نوش کئے ہیں۔ ان کی شجاعت، ایثار، اولوالعزمی، جاں نثاری اور دلیری کے کارنامے ہماری تاریخ کے زریں باب بن گئے۔ اور آخر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ عہد ماضی کے حملہ آور، حاکم و محکوم آپس میں اتحاد و یگانگت کے سانچے میں ڈھل کر یک جان دو قالب ہی نہیں بلکہ ہماری ثقافتی زندگی کا حصہ بن گئے۔ انھیں ہماری سرزمین سے والہانہ عشق ہوگیا۔ وہ ہمارے شہروں، قصبوں، دیہاتوں اور وہاں کے گلی کوچوں کے علاوہ ہمارے موسموں، تیجوں، تہواروں، میلوں، کھیلوں، پوشاکوں اور مکانوں وغیرہ کے دلداہ ہوگئے اور آخر میں انہیں ہماری تہذیب کے جزو لاینفک قرار دے دیئے گئے۔ اسی جذبے کو حب الوطنی سے بھی تعبیر کیا گیا اور اسی جذبے کا اظہار ہمارے جاں بازوں نے سر دھڑ کی بازی لگا کر کیا۔ مغلوں، مرہٹوں، جاٹوں، سکھوں، پٹھانوں اور راجپوتوں کی بہادری اور دلیری کا شہرہ دنیا بھر میں ہونے لگا۔ مغلوں، سکھوں، جاٹوں، راجپوتوں، پٹھانوں اور بلوچوں نے انگریزوں کے ساتھ نبرد آزمائی کے دوران جس طرح انھیں ناکوں چنے چبائے۔ ان کی بہادری کی دھاک جلیانوالہ، پانی پت، کرناٹک اور پلاسی کے میدانوں میں انگریزوں کے دلوں پر بیٹھ چکی تھی۔

۱۸۵۷ء کی پہلی جنگ آزادی میں ہندستانیوں نے بلا امتیاز مذہب و ملت حصہ لیا۔ مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں نے اپنے ملک کی حفاظت کے لیے جان کی بازی لگادی۔ یہ پہلی آزادی ہے جس میں مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حصہ لیا حضرت محل اور رانی جھانسی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس جنگ آزادی کے اولین مجاہد ایک فوجی سپاہی منگل پانڈے ہی تھے جنھوں نے بیرک پور کلکتہ میں آزادی کا بگل بجاکر انگریزی حکومت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے پرچم بغاوت بلند کیا۔

1858ء سے قبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے دور حکومت میں کمپنی بہادر نے انھیں جنگجو فرقوں کے افراد کو اپنی فوج میں بھرتی کرنا شروع کردیا تو فرانسیسیوں نے بھی یہ قدم اٹھایا لیکن بازی انگریزوں کے ہاتھ رہی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کمپنی کی فوج میں بھرتی ہندوستانی سپاہیوں کی وفاداری محض کمپنی کے ساتھ ساتھ انگریزی حکومت

تک ہی رہی۔ اس باعث انھیں بھاڑے کے سپاہی کہا جانے لگا۔ 1858ء میں جب ملکۂ انگلستان نے ہندوستان کی عنان حکومت سنبھالی تو بھی انھوں نے اپنی فوج میں ہندوستانیوں کو کم تر رینکوں میں بھرتی کیا۔

برطانوی دورِ حکومت میں ہندوستانی سپاہیوں کی وفاداری تاج برطانیہ کے ساتھ رہی۔ اس دوران بھی ان کے دلوں میں بھاڑے کے سپاہی کا جذبہ کارفرما رہا۔ لیکن اس کے باوجود انھوں نے انگریزوں کے دلوں پر اپنی دلیری، بہادری اور جوانمردی کا سکہ جما دیا۔ ہمارے جوانوں نے انگریزوں کے دورِ حکومت میں اندرون و بیرون ملک کی جنگوں میں حصہ لے کر اپنی شجاعت کا ڈنکہ بین الاقوامی جنگی میدانوں میں بھی بجایا۔ ان میں انھوں نے غزنی، چین، افغانستان، نیوچیپل، فرانس، فلینڈرز، قتل العمارہ، انگریس، میسوپوٹامیہ، شمالی افریقہ، قندھار، فاسٹ برٹ، کیسل فورٹ، لوس، مصر، کرناٹک، میسور، برما، شیرڈن، فلسطین، عدن، نیپلز، ایپھال، سنگاپور، بہار، طوفریق، شمال مغربی سرحدی صوبہ، بغداد، گیلی پولی، پرشیا، کیرن، شمالی اراکان، عراق، ملایا، اٹلی، اور کانگلاٹونگبی کے جنگی میدانوں میں اپنی فتح کے جھنڈے گاڑے۔

پہلی اور دوسری عالمی جنگوں میں انگریزوں کے علاوہ جرمن، روس، فرانس، جاپان، ترکی اور مصر تک نے ہمارے جاں بازوں کی شجاعانہ عظمت کا اعتراف کیا ان ممالک میں سکھوں کی بہادری کا شہرہ دور دور تک پھیلا خاص طور پر جرمنوں اور فرانسیسیوں کے دلوں میں تو ان کی دھاک بیٹھ گئی۔

15 اگست 1947ء سے قبل اگرچہ ہم محکومی کے دور سے گزر رہے تھے مگر اس کے باوجود انگریزوں نے ہمارے ہندوستانی جاں بازوں کی بہادری کا اعتراف صحیح معنیٰ میں کیا یعنی انھیں بہادری کے اعزازات کے ساتھ ساتھ مختلف خطابات اور مراعات و جاگیروں سے بھی سرفراز کیا جاتا رہا۔ آزادی سے قبل انگریزوں کے دورِ حکومت میں بہادری کے اعزازات عام طور پر وکٹوریہ کراس، جارج کراس، انڈین آرڈر آف میرٹ، ڈسٹنگوشڈ سروس میڈل اور مینشن ان ڈسپیچز یعنی سرکاری مراسلات میں تذکرے پر مشتمل ہوتے تھے۔ ان میں بہادری کا سب سے بڑا اعزاز وکٹوریہ کراس ہوا

کرتا تھا۔ اس کے بعد دوسرے اعزازات شمار میں آتے تھے۔

وکٹوریہ کراس انگریزوں کے دور کا بہادری کا سب سے بڑا اعزاز تھا۔ 1857ء میں پہلی جنگ آزادی کے بعد جب ملکہ وکٹوریہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھوں سے ہندوستان کا اقتدار حاصل کیا تو 29 جنوری 1856ء کو ایک شاہی فرمان جاری کیا گیا۔ اس کے تحت اپنے عہد کے بہادری کے سب سے بڑے اعزاز وکٹوریہ کراس کا چلن ہوا تھا۔ اگرچہ فرمان ۱۸۵۶ء کو جاری ہوا لیکن اس کا اطلاق 1854ء سے ہو گیا۔ مارچ 1942ء تک کانسے کا یہ میڈل روایتی طور پر ہماری ان توپوں کی ایک دھات سے ڈھالا جاتا رہا جنھیں انگریزوں نے جنگ کریمیا کے دوران قبضے میں کیا تھا۔ یہ اعزاز ان بہادر افسروں اور جوانوں کو دیا جاتا تھا کہ جو دشمن کی موجودگی میں بہادری یا فرض شناسی کا کوئی کارنامہ انجام دیتے تھے۔ ملکہ وکٹوریہ کی یہ خواہش تھی کہ اس اعزاز کی ہر جگہ تعریف ہونی چاہئے اور اسے حاصل کرنے کے لئے تن من کی بازی لگا دینی چاہئے

29 اکتوبر 1857ء کو ایک شاہی فرمان جاری ہوا اس کے مطابق ایسٹ انڈیا کمپنی کی نیول اور ملٹری سروسز کے افسروں اور جوانوں کو وکٹوریہ کراس دیئے جانے کا اختیار دیا جانے لگا۔ لیکن ہندوستانی فوجی افسروں اور جوانوں کو وکٹوریہ کراس حاصل کرنے کا مستحق قرار نہ دیا گیا۔ ان کے لئے بہادری کا سب سے بڑا اعزاز انڈین آرڈر آف میرٹ کلاس I تھا۔

ہندوستانی فوجی عملے کے لئے یہ امتیاز 1911 تک روا رکھا گیا۔ 21 اکتوبر 1911ء کو انگلینڈ کے شاہ جارج پنجم کی طرف سے جاری کئے گئے نئے فرمان کے مطابق ہندوستانی فوج کے افسروں اور جوانوں کو بھی وکٹوریہ کراس کے اعزاز سے سرفراز کئے جانے کا چلن ہو گیا۔ شاہ جارج پنجم نے اس امر کا پہلا اعلان 12 دسمبر 1911 کو دہلی دربار میں کیا۔

اس کے تین سال بعد 1914 میں پہلی عالمی جنگ چھڑ گئی۔ ہندوستانی سپاہیوں نے یورپ، مصر، فلسطین، میسوپوٹامیہ، گیلی پولی اور مشرقی افریقہ کے جنگی میدانوں میں شاندار جنگی خدمات انجام دیں اور ان کی بے پناہ بہادری، ہمت، دلیری اور جوانمردی کے اعتراف کے طور پر انھیں وکٹوریہ کراس کے ذی وقار اعزاز سے سرفراز

کیا گیا۔ اس جنگ میں اعلیٰ خدمات انجام دیئے جانے کے صلے میں 19 ہندوستانی فوجیوں کو وکٹوریہ کراس عطا کئے گئے۔ ان میں گیارہ سپاہی اور آٹھ افسر شامل تھے 129 ویں ڈیوک آف کناٹ کی اپنی بلوچ رجمنٹ کے بہادر اور جاں باز سپاہی (اب حوالدار) خداداد خاں 31 اکتوبر 1914ء کو بیلجیئم میں ہول بیک میں وکٹوریہ کراس حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی سپاہی تھے۔ انھیں جارج پنجم نے اپنے ہاتھوں سے وکٹوریہ کراس کا اعزاز عطا فرمایا تھا۔ اس کے بعد دوسری عالمی جنگ میں ایک بار پھر ہمارے بہادر سپاہیوں نے میدان جنگ میں اپنی بہادری کے امٹ نقوش چھوڑے پہلے انھوں نے مشرقی افریقہ، فرانس، شمالی افریقہ، ہانگ کانگ، سنگاپور، ملایا، ایران، عراق، شام، یونان، سسلی اور پھر اس کے بعد آخر میں جرمنی، اٹلی اور برما میں انھوں نے ہٹلر، میسولینی اور ٹوجو کی فوجوں کے دانت کھٹے کر دیئے اور اپنی قابل تعریف ہمت، بہادری اور دلیری کے اظہار پر ساری دنیا سے خراج تحسین قبول کیا۔ اس جنگ میں ہندوستانی فوجی افسروں اور جوانوں نے ۳۱ وکٹوریہ کراس جیتے۔ دوسری عالمی جنگ میں پہلا وکٹوریہ کراس بمبئی سیپرز اور مائنرز کے سیکنڈ لیفٹننٹ پریندر سنگھ بھگت اور آخری وکٹوریہ کراس آٹھویں گورکھا رائفلز کے رائفل مین لکھشمن گورنگ نے حاصل کیا۔

یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ آزادی کے بعد ہم چار مرتبہ نبرد آزمائی کے دور سے گزرے اور جاں باز سپاہی تمام جنگوں میں بڑی شان کے ساتھ سرخرو ہوئے۔ پہلی مرتبہ ہمیں 1948ء میں کشمیر میں پاکستان کے ساتھ، 1962ء میں چینیوں کے ساتھ 1965 میں پاکستان کے ساتھ اور 1971ء میں بنگلہ دیش کی آزادی کے لئے ہتھیار اٹھانے پڑے۔ علاوہ ازیں حیدر آباد، جوناگڑھ اور گوا کی پولیس کارروائیوں میں ہمارے سورماؤں نے اپنی شجاعت کے جوہر دکھا کر دشمن کے دانت کھٹے کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی یہی نہیں بلکہ ہمارے فوجی سپاہیوں نے غیر ممالک میں جا کر وہاں کے پرتشدد ماحول کا سامنا کرتے ہوئے بحالی امن کے لئے جان کی بازی لگانے سے بھی گریز نہ کیا۔ وہ لاؤس، کوریا، ویت نام، غازہ پٹی اور کانگو بھی گئے اور اب سری لنکا میں پرامن ماحول پیدا کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک کو جب کبھی سماج دشمن

عناصر اور دہشت پسندانہ ذہنیت سے دوچار ہونا پڑا ان کی سرکوبی اور بیخ کنی کے لئے ہمارے جیالے افسر اور جوان ہی آڑے وقت میں کام آتے رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہمارے ملک پر جب کبھی کوئی قدرتی آفت آئی اور یہاں کے عوام کو زلزلے، سیلاب، برف باری، طوفان یا خشک سالی اور قحط جیسے مصائب کا سامنا کرنا پڑا تو بھی فوج ہی سول حکام کی امداد کو میدان میں اترتی آئی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کسی علاقے میں جھگڑے یا فساد جیسے افسوسناک واقعات رونما ہوتے ہیں تو بھی بحالی امن کے لئے ہماری فوج ہی دست گیری کرتی ہے۔ اور پھر اگر کہیں انفرادی طور پر کوئی افسوسناک سانحہ ہو جائے کوئی خاندان یا فرد کسی عمارت میں لگی آگ کے نرغے میں آجائے تو بھی ہم فوج ہی کے مرہون منت رہتے ہیں۔ ہمارے فوجی جوان اپنے ساتھیوں کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ اگر ان کا کوئی ساتھی کسی مصیبت میں پھنس جاتا ہے تو اسے وہاں سے نکال لانے کے لئے اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں خواہ وہ شخص بلند و بالا برف پوش چوٹی پر تعینات ہو یا تپتے صحرا میں، گرم مرطوب استوائی جنگلات میں خدمات انجام دے رہے ہوں یا پھر پرامن میدانی علاقوں میں، خواہ اپنے ساتھیوں کو برف کے گلیشئر سے نکال لانے کا کام ہو یا سڑک کی تعمیر یا چٹانوں میں گھر جانے کے حادثات، ان کی رحمت کی بارش سب پر یکساں برستی رہی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ دشمن کے لئے موت کا پیغام اور مظلوم کے لئے فرشتۂ رحمت ہیں اور انھیں ان کی انھیں بے لوث، اعلیٰ اور ارفع بہادرانہ اور سماجی خدمات کے باعث عوام ان کو محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور انھیں اکثر و بیشتر خراج تحسین بھی پیش کیا جاتا ہے اور گلہائے عقیدت بھی۔ ہمارے جیالے جوانوں نے جنگی خدمات کے علاوہ ہمالیائی چوٹیاں بھی سر کی ہیں اور پھر "ترشنا" نامی کشتی کے ذریعہ پہلی بار دنیا کے گرد چکر لگایا ہے۔ غرضیکہ ہر ماحول اور ہر موسم میں ڈھل کر انھوں نے ہمیشہ عزم و استقلال کی بہترین مثالیں قائم کی ہیں۔

ان کی اعلیٰ اور ارفع خدمات کا اعتراف حکومت ہند جہاں پرم ویر چکر، مہاویر چکر، ویر چکر، اور اشوک چکر کے علاوہ کیرتی چکر اور شوریہ چکر جیسے بہادری کے اعلیٰ ترین اعزازات کے ذریعہ کرتی آئی ہے وہاں ان کی بے مثل خدمات کے صلے میں انھیں بہادری

کے اعزازات کے علاوہ انعامات اور جاگیریں بھی دی گئیں اور قوم نے ان کے اور ان کے اہل وعیال کی فلاح وبہبود کے اقدامات بھی کئے ہیں اور شہیدوں کی بیواؤں اور ان کے بچوں کو خوش وخرم رکھنے اور انھیں زیور تعلیم سے آراستہ کرکے بہتر اور معزز شہری بنانے کی سرگرم کوششیں بھی کی جاتی رہی ہیں وہاں عوام نے بھی ان کی یاد ہمیشہ اپنے دلوں میں تازہ رکھی ہے اور اس یاد کو زندہ وپائندہ رکھنے کی سعی مصمم جاری ہے۔ اولین پرم ویر چکر حاصل کرنے والے جاں باز میجر سوم ناتھ شرما مرحوم اور مہا ویر چکر اعزاز یافتگان برگیڈیر راجیندر سنگھ مرحوم اور لیفٹننٹ کرنل رنجیت رائے مرحوم کی کشمیر میں ایک یادگار قائم کی گئی۔ ہماچل پردیش میں سباتھو کے مقام پر ایک پارک کے کنٹونمنٹ بورڈ کے اس گارڈن کا نام کیپٹن گوبچن سنگھ سلاریہ مرحوم کے نام پر سلاریہ پارک رکھا ہے۔

1965ء کی لڑائی میں جب جوانوں نے ملکی دفاع کے لئے اپنی جانیں ہنستے ہنستے قربان کیں تو پنجاب کے تمام سرکاری اسکولوں اور کالجوں کی دیواروں کو ان سورماؤں کی تصاویر سے آراستہ کیا گیا۔ ان جاں بازوں کی شہادت نے ہمارے ننھے منے بچوں کو فوجی افسر بننے کی تحریک دی۔ پنجاب میں لدھیانہ امپرومینٹ ٹرسٹ نے وہاں کے ایک چوک کا نام بھارت چوک سے بدل کر میجر بھوپندر سنگھ چوک رکھ دیا اور نومبر 1979ء کو پنجاب کے اسی شہر لدھیانہ کے میجر بھوپندر سنگھ چوک پر میجر بھوپندر سنگھ ایم وی سی کا کانسے کا ایک قدآدم بت نصب کیا گیا۔

یہی نہیں بلکہ نامور پہلوان اور اداکار دارا سنگھ نے 1965ء کی بھارت پاکستان جنگ میں بہادری کے اعزازات حاصل کرنے والے فوجی جاں بازوں کو ذاتی طور پر بارہ ہزار چھ سو پچیس روپیہ کی رقم وزارت دفاع کو ارسال کی تاکہ یہ رقم اعزاز یافتگان میں تقسیم کی جاسکے۔ انھوں نے پرم ویر چکر حاصل کرنے والوں کو ایک ہزار روپے، مہا ویر چکر اعزاز یافتگان کو 500 روپے فی کس اور ویر چکر حاصل کرنے والوں کو 250 روپے فی کس بطور انعام دیئے جانے کی پیش کش کی تھی۔

اس کے ساتھ دلی کے علاوہ ملک کے کئی شہروں میں سڑکوں کے نام بھی بدل کر فوجی جاں بازوں کے نام پر رکھ دیئے گئے۔ دلی کی ایک سڑک کا نام برگیڈیر

ہوشیار سنگھ مارگ رکھا گیا تو یہاں کی ایک کالونی کا نام صاحب پورہ سے بدل کر میجر بھوپندر سنگھ نگر رکھ دیا گیا اور اب انھیں ان ہی ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ دلی میں فتح پوری کے مقام پر ایک ائر فورس آفیسر فلائیٹ لیفٹننٹ جیری کے نام پر فلائیٹ لیفٹننٹ جیری مارگ رکھا گیا۔ یہ پرانا چرچ روڈ تھا فلائیٹ لیفٹننٹ جیری 1971ء کی جنگ کا ایک سورما تھا۔

علاوہ ازیں راجستھان کے جودھپور شہر میں ایک خاص سڑک کا نام میجر شیطان سنگھ مارگ رکھا گیا ہے۔ یوپی کے ضلع غازی پور کے قریب موضع دھام پور کے رہنے والے تھے کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار میجر عبدالحمید۔ اس گاؤں کا نام بدل کر حمید دھام رکھ دیا گیا ہے یہی نہیں بلکہ غازی پور کے قریب دریائے گنگا پر ایک پل تعمیر کیا گیا۔ اس کا نام بھی حوالدار میجر عبدالحمید سیتو رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شیروانی دھرم ٹرسٹ کی طرف سے پرم ویر چکر اعزاز یافتہ کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار میجر عبدالحمید کے بچوں کی تعلیم کے تمام اخراجات مذکورہ ٹرسٹ کی طرف سے برداشت کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔

یہ تمام اقدامات اس امر کے ترجمان ہیں کہ ہمیں اپنے جاں باز فوجی سپاہیوں پر کتنا ناز ہے اور ہمارے دل میں ان کے لئے کتنا احترام ہے۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قومیں وہی زندہ رہتی ہیں جو اپنے ملک کے جاں نثاروں کی یاد ہمیشہ اپنے دلوں میں تازہ رکھیں اور اس شمع فروزاں کو کبھی بجھنے ہی نہ دیں۔ بلکہ ان کے مثالی کارناموں کو آنے والی نسلوں تک پہنچائیں۔ اسی پہلو کے پیش نظر ہی میں اس مرتبہ یہ حقیر سا نذرانہ عقیدت لے کر حاضر خدمت ہوا ہوں۔ موضوع کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر میں نے وقت کی تنگی اور ضخامت کی پابندی کے باوجود موضوع سے انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور اپنے ملک اور قوم کے زیادہ سے زیادہ جاں بازوں کے کارناموں کو نمایاں کرنے کی سعی کی ہے۔ میں نے اس میں اپنے ملک کے جاں باز فوجیوں کی جنگی خدمات کے علاوہ ان کے مختلف کارناموں پر بھی روشنی ڈالی ہے اس لئے اس میں تنوع کے ساتھ ساتھ گلشن ہزار رنگ سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔

میری اس حقیر سی کوشش کو میرے ملک کے جاں بازوں کے تئیں خراج عقیدت تصور کیا جانا چاہیئے کہ جن کے جذبہ ایثار نے مجھے یہ کام کرنے کی تحریک عطا کی۔

پریم پال اشک
B/III 44 A دلشاد گارڈن
نئی دہلی 110033

دوسرا باب :

بہادری کے اعزازات

اس حقیقت کا احساس ہر محب وطن کو ہے کہ قومیں وہی زندہ رہتی ہیں جو اس کی آن پر مرمٹنے والے جاں بازوں کی یاد ہمیشہ اپنے دلوں میں تازہ رکھتی ہیں اور وہ اس شمع فروزاں کو کبھی بجھنے نہیں دیتیں۔ زندہ قوموں کی اس علامت کے پیش نظر ہر قوم اپنے جاں نثاروں کی یاد ہمیشہ اپنے دلوں میں قائم رکھنے کے لئے انھیں ان کے لواحقین اور پسماندگان کو اعزازات سے سرفراز بھی کرتی ہے۔ جرمن، جاپان، روس، امریکہ برطانیہ، پولینڈ، چیکوسلواکیہ، یوگوسلاویہ، ترکی، مصر، ایران غرضیکہ دنیا کا ایک ایک ملک اپنی مادر وطن کی آن پر ہنستے ہنستے جانیں نثار کرنے والے سورماؤں کو کسی نہ کسی طور یاد ہی نہیں رکھتا بلکہ ان کی اور ان کے کنبوں کی فلاح و بہبود بھی پیش نظر رکھتا ہے۔ غالباً اسی لئے دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک نے اپنے جاں نثار فوجی سپاہیوں کی بہادری اور شجاعت کے کارناموں کے اعتراف کے طور پر بہادری کے اعزازات عطا کئے جانے کا چلن شروع کیا۔

یوں تو آزادی سے قبل ہندوستان میں بہادری کا سب سے بڑا اعزاز وکٹوریہ کراس تصور کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد جارج کراس اور دیگر اعزازات کو اہمیت حاصل تھی لیکن جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو ہماری وزارت دفاع نے 26 جنوری 1950 کو نئی دلی سے ایک اعلان جاری کیا جس کے صدر جمہوریہ ہند نے بہادرانہ خدمات

انجام دینے والوں، جن میں تینوں مسلح افواج یعنی بری، بحری اور ہوائی فوج کے ارکین شامل ہیں کے لئے بہادری کے مندرجہ ذیل تین اعزازات شروع کئے۔

1 پرم ویر چکر
2 مہا ویر چکر
3 ویر چکر

ان اعزازات کا اطلاق 15 اگست 1947ء سے کیا گیا اور اس کے ساتھ ہی 15 اگست 1947ء اور اس کے بعد انجام دیئے گئے شجاعانہ کارناموں پر یہ اعزازات عطا کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔

پرم ویر چکر

پرم ویر چکر بھارت کا بہادری کا اعلیٰ ترین اعزاز تصور کیا جاتا ہے اور یہ اعزاز آرمی، نیوی اور ائیر فورس کے ارکین کو دشمن کے ساتھ نبرد آزمائی یا کوئی حوصلہ آمیز خصوصی شجاعانہ خدمات کی انجام دہی اور دشمن کی موجودگی میں اپنی جان پر کھیل کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے صلے میں دیا جاتا ہے۔

یہ اعزاز کانسے کا ایک گول میڈل ہوتا ہے جس کا قطر $1\frac{3}{8}$ انچ ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر ترشول نما چار نقوش کندہ ہوتے ہیں اور درمیان میں سرکاری نشان کندہ ہوتا ہے اور اس کی پشت پر ہندی اور انگریزی میں پرم ویر چکر کندہ ہوتا ہے اور دونوں تحریروں کے درمیان کنول کے دو پھول کندہ ہوتے ہیں۔ اس کا فیتہ سوا انچ چوڑا گہرے کتھئی رنگ کا ہوتا ہے۔

مہا ویر چکر

بھارت میں مہا ویر چکر کو بہادری کا دوسرا بڑا اور اعلیٰ تر اعزاز تصور کیا جاتا ہے یہ اعزاز بھارت کی تینوں مسلح افواج۔ آرمی، نیوی، اور ائیر فورس کے ارکین کو دشمن سے بہادری کے ساتھ سامنا کرتے ہوئے نبرد آزمائی کے صلے میں اور دلیرانہ اقدامات پر عطا کیا جاتا ہے۔ پرم ویر چکر کے بعد بہادری کے اس اعزاز کی اہمیت ہے۔ یہ اعزاز

چاندی کا ایک گول میڈل ہوتا ہے اس کا قطر بھی $1\frac{3}{8}$ انچ ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر پانچ کرنوں کا ایک تارا ہوتا ہے۔ اس کی کرنیں گول کناروں کو چھوتی ہیں اور ستارے کے درمیان سنہری رنگ کا ایک سرکاری نشان کندہ ہوتا ہے اس کی پشت پر ہندی اور انگریزی میں مہاویر چکر کے الفاظ کندہ ہوتے ہیں اور دونوں تحریروں کے درمیان بیچ میں کنول کے دو پھول کندہ ہوتے ہیں۔ مہاویر چکر کے میڈل کا ربن آدھا سفید اور آدھا سنتری رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کی چوڑائی $1\frac{1}{4}$ انچ ہوتی ہے۔ ربن کا اوپری نصف حصّہ سنتری اور نچلا سبز ہوتا ہے۔

ویر چکر

بہادری کا یہ تیسرا بڑا اعزاز ہے۔ مہاویر چکر کے بعد اس اعلیٰ اعزاز کی اہمیت ہے۔ یہ اعزاز بھی بھارت کی مسلح افواج ــ آرمی، نیوی اور ائرفورس کے اراکین کو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ اعزاز دشمن کے دوبدو سامنا کرتے ہوتے بہادری کے اظہار اور جرات مندانہ اقدامات پر عطا کیا جاتا ہے۔ یہ اعزاز چاندی کا گول میڈل ہوتا ہے اس کا قطر $1\frac{3}{8}$ انچ کا ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر بھی پانچ کرنوں کا تارا کندہ ہوتا ہے جس کی کرنیں گول کناروں کو چھوتی ہیں۔ اس تارے کے درمیان ایک چکر ہوتا ہے جس میں سنہرے رنگ کا سرکاری نشان کندہ ہوتا ہے اور اس کی پشت پر ہندی اور انگریزی میں ویر چکر کے الفاظ کندہ ہوتے ہیں ان دونوں تحریروں کے درمیان کنول کے دو پھول کندہ ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں وزارت دفاع کے مندرجہ ذیل تین اعزازات بھی شروع کئے جانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

اشوک چکر کلاس I
اشوک چکر کلاس II (کیرتی چکر)
اشوک چکر کلاس III (شوریہ چکر)

اشوک چکر کلاس I

اشوک چکر کلاس I اعلیٰ فرض شناسی' بلند پایہ دلیری اور بہادری کے اظہار پر عطا کیا جاتا ہے۔ اگر پرم ویر چکر وکٹوریہ کراس کے معیار کی سطح کا اعزاز ہے تو اشوک چکر کلاس I' اشوک چکر کلاس II اور اشوک چکر کلاس III کی اہمیت جارج کراس کے مساوی تصور کی جاتی ہے۔ اشوک چکر جارج کراس کی طرح بلا تفریق تذکیر و تانیث تینوں مسلح افواج ۔ آرمی' نیوی اور ایر فورس کے علاوہ بھارت کے شہریوں کو بھی بہادرانہ خدمات اور زندگی کے مختلف میدانوں میں دلیرانہ اور جرأت مندانہ اقدامات کے صلے میں عطا کئے جاتے ہیں۔ اس میں فوجیوں اور شہریوں کی بہادرانہ خدمات کی سطح میں امتیاز روا نہیں رکھا جاتا۔ ان میڈلوں کا قطر $1\frac{3}{8}$ انچ ہوتا ہے۔ اشوک چکر ایک گول میڈل ہوتا ہے اور اس پر سونے کا ملمع چڑھا ہوتا ہے۔ اس کا قطر $1\frac{3}{8}$ انچ کا ہوتا ہے اس کی پیشانی پر اشوک چکر کندہ ہوتا ہے جس کے چاروں طرف کنول کے پھولوں اور کلیوں کی جھالر بنی ہوتی ہے اور پشت پر انگریزی اور ہندی میں اشوک چکر کے الفاظ کندہ ہوتے ہیں اور درمیان میں کنول کے دو پھول کندہ ہوتے ہیں۔

یہ اعزاز عام طور پر سماجی خدمات' مثلاً سیلاب زدگان' اور قحط زدگان کی امداد اور شہری عوام کو مختلف مصائب سے نجات دلانے کے لئے ان کی بروقت امداد اور بہادرانہ خدمت پر عطا کئے جاتے ہیں۔ یہ میڈل سوا انچ چوڑے ایک ریشمی فیتے پر لٹکا ہوتا ہے۔ اس فیتے کو ایک سنہری عمودی لائن دو حصوں میں منقطع کرتی ہے۔

اشوک چکر کلاس II (کیرتی چکر)

اشوک چکر کلاس II کا نام بدل کر اب کیرتی چکر رکھ دیا گیا ہے۔ یہ میڈل بھی نمایاں بہادری کے اظہار کے صلے میں بھارت کی تینوں مسلح افواج ۔ آرمی' نیوی' ائیر فورس کے اراکین کے علاوہ ملک کے شہریوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ یہ میڈل گول اور بھاری چاندی کا ہوتا ہے اس کا قطر بھی $1\frac{3}{8}$ انچ ہوتا ہے۔ اس کی پیشانی پر اشوک چکر کندہ ہوتا ہے اس کے چاروں طرف کنول کے پھولوں اور کلیوں کی جھالر

کندہ ہوتی ہے اور پشت پر پہلے اشوک چکر کلاس II انگریزی اور ہندی حروف میں کندہ ہوتا تھا لیکن اب کیرتی چکر کے الفاظ اور درمیان میں کنول کے دو پھول کندہ ہوتے ہیں۔ یہ میڈل سوا انچ چوڑے سبز ریشمی فیتے کے ذریعہ تین مساوی حصوں میں منقسم سبز پٹی پر لگا ہوتا ہے۔

اشوک چکر کلاس III (شوریہ چکر)

اشوک چکر کلاس III کا نام بدل کر اب شوریہ چکر رکھ دیا گیا ہے یہ بھی نمایاں بہادری کے اظہار اور نمایاں دلیرانہ اقدام کے صلے میں عطا کیا جاتا ہے۔ یہ اعزاز بھی بھارت کی تینوں مسلح افواج۔ آرمی، نیوی اور ائر فورس کے اراکین کے علاوہ ملک کے شہریوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ اس میڈل کی پیشانی پر اشوک چکر کندہ ہوتا ہے اور اس کے چاروں طرف کنول کے پھولوں اور کلیوں کی بیل کندہ ہوتی ہے۔ پشت پر ہندی اور انگریزی میں پہلے اشوک چکر کلاس III درج ہوتا تھا لیکن اب ہندی اور انگریزی میں شوریہ چکر اور درمیان میں کنول کے دو پھول کندہ ہوتے ہیں۔ یہ میڈل گول اور کانسے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اس کا قطر $1\frac{3}{8}$ انچ ہوتا ہے۔ یہ ایک سوا انچ چوڑے سبز ریشمی فیتے پر لگا ہوتا ہے اور اس فیتے کو تین سنہری لائنیں چار مساوی حصوں میں منقسم کرتی ہیں۔

بھارت سرکار کے ایک اعلان کے مطابق بہادری کے اعزازات کی ترتیب کا انداز حسب ذیل طے کیا گیا ہے۔

پرم ویر چکر
اشوک چکر
مہاویر چکر
ویر چکر
کیرتی چکر
شوریہ چکر

جون 1953ء میں وزارت دفاع کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان کے

مطابق پرم ویر چکر، مہاویر چکر، ویر چکر، اشوک چکر کلاس I، اشوک چکر کلاس II (کیرتی چکر) اور اشوک چکر کلاس III (شوریہ چکر) کی درجہ بندی کئے جانے کا اعلان کیا گیا اور اس کا اطلاق 15 اگست 1947ء ہی سے تصور کیا گیا۔ اس کے مطابق پرم ویر چکر اور اشوک چکر کلاس I ان دونوں اعزازات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہوئی اور راشٹرپتی یہ دونوں اعزازات یوم جمہوریت کی پریڈ سے قبل ہر سال 26 جنوری کو عطا کیا کریں گے۔ باقی اعزازات جن میں مہاویر چکر، ویر چکر، اشوک چکر کلاس II (کیرتی چکر) اور اشوک چکر کلاس III (شوریہ چکر) شامل ہیں ہر سال 15 اگست کو یوم آزادی کے موقع پر منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں عطا کیا کریں گے۔ یوں تو 1953ء تک یہ تقریب ہر برس معمول کے مطابق منعقد ہوتی رہی لیکن 15 اگست 1954ء کی یہ تقریب 26 اکتوبر کو دیوالی کے روز منعقد ہوئی۔ اس کے بعد اس پروگرام میں تھوڑی تبدیلی کر دی گئی یعنی بہادری کے تمام اعزازات کا اعلان ہر سال 26 جنوری کو کیا جانے لگا اور ماہ مئی میں اعزازاتی تقریب منعقد ہونے لگی۔

اگر کوئی اعزاز یافتہ ایک ایسا کوئی دوسرا کارنامہ انجام دیتا ہے جس کے صلے میں وہ وہی اعزاز پانے کا مستحق ہو سکتا ہے جو اعزاز وہ پہلے حاصل کر چکا ہے تو اسے اس اعزاز کی کڑی یعنی بار (BAR) عطا کر دی جاتی ہے۔ ہر کڑی ترشول کی ایک چھوٹی سی علامت کی شکل میں ہوتی ہے جو ایک فیتے کے ذریعے چھاتی کے بائیں جانب اعزازی میڈل کے ساتھ لگائی جاتی ہے۔ یہ کڑی ایک سے زیادہ مرتبہ بھی دی جا سکتی ہے اور یہ کڑی تینوں مسلح افواج۔ آرمی، نیوی، اور ائیر فورس کے اراکین کو پس از مرگ بھی عطا کی جا سکتی ہے۔

اعزازات عطا کئے جانے کا طریقہ

بھارت سرکار کی وزارت دفاع کی طرف سے شروع کئے گئے بہادری کے اعزازات پرم ویر چکر، مہاویر چکر، ویر چکر، اشوک چکر کلاس I، اشوک چکر کلاس II (کیرتی چکر)، اور اشوک چکر کلاس III (شوریہ چکر) بھارت کی تینوں مسلح افواج آرمی، نیوی، اور ائیر فورس کے اراکین، نرسنگ سروس کے اراکین، ٹیریٹوریل آرمی،

بارڈر سیکورٹی فورس، مسلح افواج کے ساتھ خدمات انجام دینے والے سویلینوں، ایند سی سی کے اراکین اور عام شہریوں سمیت سبھی افراد حاصل کرنے کے مستحق ہیں یہ اعزازات پس از مرگ بھی عطا کئے جاتے ہیں۔ کوئی بھی اعزاز یافتہ فرد اگر آرمی میں لیفٹننٹ، نیوی میں سب لیفٹننٹ یا ائیر فورس میں پائلٹ آفیسر ہو تو وہ میڈل حاصل کرنے کی تاریخ سے خصوصی پنشن حاصل کرنے کا مستحق ہوگا اور بہادری کا کارنامہ انجام دیئے جانے پر اسے ہر ایک کڑی یا مزید کڑیاں حاصل کرنے پر صدر جمہوریہ ہند کے ذریعہ مقرر کردہ شرح پر تاحیات مزید پنشن ملے گی۔ میڈل حاصل کرنے کے بعد اگر اس کی وفات ہو جائے تو وہ پنشن اس کی بیوہ کو تاحیات یا دوبارہ شادی ہو جانے تک ملتی رہے گی۔

بھارت سرکار کی طرف سے عطا کردہ بہادری کے تمام اعزاز یافتگان کا اعلان حکومت ہند کی طرف سے شائع کردہ گزٹ میں کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آرمی آرڈر بھی جاری کئے جاتے ہیں۔ ان اعزازات کا اطلاق گزٹ ہو جانے پر ہی ہوتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔

بہادری کے اعزاز عطا کئے جانے کی سفارش کا طریقہ

بھارت کی مسلح افواج، آرمی، نیوی، اور ائیر فورس کے جس رکن کو بہادری کا اعزاز عطا کیا جاتا ہے اس کی سفارش ایک طے شدہ فارم پر کی جاتی ہے۔ اس کی دو نقلیں ارسال کی جاتی ہیں جو عموماً زیادہ سے زیادہ ہاتھوں سے گزر کر وزارت دفاع کے ایک خصوصی شعبے میں پہنچ جاتی ہیں۔

اس کے فارم کا نمونہ حسب ذیل ہے :-

(فارم کا نمونہ اگلے صفحے پر)

ضمیمہ -B

آرمی فارم ڈبلیو 3/21

بریگیڈ

سفارش کی تاریخ

فارورڈڈ

شیڈیول نمبر

یونٹ

ڈویژن رکورس

حاصل کیا گیا

تقرری

بریگیڈ

آرمی نمبر

ڈویژن

رینک

کور

نام پورا

آرمی

پیدائشی نام ضرور دیا جائے

وہ کارنامہ جس کے لئے انعام دیا گیا بہادرانہ کارنامے کی تاریخ مقام کا نام لازماً دیا جائے	جس کے ذریعہ انعام کی سفارش کی گئی	اعزاز یا انعام	جگہ خالی چھوڑی جائے

اعزاز یافتگان کو نقد انعام / مالی امداد / مالی گرانٹس / جاگیریں

یہ امر باعث مسرت ہے کہ قوم و وطن پر اپنی جانیں قربان کرنے والے بھارت کی مسلح افواج۔ آرمی، نیوی اور ائر فورس کے جن اراکین اور سویلین جوانوں کو پرم ویر چکر، مہاویر چکر، ویر چکر، اشوک چکر، کیرتی چکر، ۔۔۔ شوریہ چکر کے ڈی اعزازات سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ ان کی مزید حوصلہ افزائی کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے نقد انعامات، مالی امداد، گرانٹس اور جاگیریں بھی جو دی جاتی ہیں، مرکزی حکومت کے علاوہ ہمارے ملک کی جو ریاستی حکومتیں اپنے یہاں کے جانباز اعزاز یافتگان کو مالی امداد دیتی ہیں ان میں اتر پردیش، آسام، آندھرا پردیش، بہار، پنجاب، تامل ناڈو، تری پورہ، جموں اور کشمیر، دہلی، راجستھان، کرناٹک، کیرل، مغربی بنگال، منی پور، مہاراشٹر، ہریانہ، ہماچل پردیش ہیں۔ یہ ریاستی حکومتیں اپنی اپنی مالی استعداد کے مطابق اپنے یہاں کے بہادری کے اعزاز یافتگان کو نقد انعامات، مالی امداد، مالی گرانٹس اور جاگیریں وغیرہ عطا کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت کی طرف سے دی جانے والی مالی گرانٹس، نقد انعامات، مالی امداد اور جنگی جاگیریں وغیرہ ان کے علاوہ ہیں۔ اور یہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں ان میں وقتاً فوقتاً ترمیم اور اضافہ کرتی رہتی ہیں۔

یہ نقد انعامات، مالی امداد، بھتے، مالی گرانٹس اور جاگیریں وغیرہ بہادری کے کارنامے انجام دیئے جانے کے باعث اعزاز یافتگان کو عطا کی جاتی ہیں، وہ مرحوم اعزاز یافتگان کی بیواؤں کو بھی دی جاتی ہیں۔ یہ انہیں دوبارہ شادی کرنے یا ان کی موت ہونے تک تاحیات ملتی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ انعام یا مالی امداد یا بھتے اس مرحوم اعزاز یافتہ کی بیوہ کو اس صورت میں ملتے ہیں کہ وہ اپنے شوہر کے بھائی سے شادی کر لیتی ہے اور اپنے بچوں کو لے کر ان کے گھر میں ہی رہتی ہے۔ بہادری کے اعزاز یافتگان اگر کسی اعزاز کی کڑی یا کڑیاں حاصل کرتے ہیں انہیں معمول کی مالی امداد کے علاوہ مزید رقم بھی بطور امداد دی جاتی ہے۔

اعزاز یافتگان کو دیئے جانے والے نقد انعامات اور مالی امداد، بھتے، گرانٹس اور جاگیریں انکم ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہوتی ہیں۔

میڈل لگانے کا طریقہ

26 جنوری 1950ء سے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے عطا کئے جانے والے بہادری کے اعزازات کے میڈل بھارت کی مسلح افواج۔ آرمی، نیوی، اور ائرفورس میں سب سے پہلے لگائے جاتے ہیں 26 جنوری 1950ء یا اس کے بعد شروع کئے گئے مہم جوئی کے میڈل کیمپین میڈل کا درجہ دوئم ہوتا ہے۔ یادگاری میڈل یعنی 15 اگست 1947ء سے چالو کئے گئے میڈل کیمپین میڈل اور اقوام متحدہ یا دولت مشترکہ کی طرف سے عطا کردہ میڈل آخر میں لگائے جاتے ہیں۔

بہادری کے تمام میڈل چھاتی کے بائیں جانب قمیص یا کوٹ کی جیب کے اوپر خالی جگہ پر لگائے جاتے ہیں۔ اوپر اسٹار ہوتا ہے نیچے میڈل۔ پرم ویر چکر، مہا ویر چکر، ویر چکر، اشوک چکر، کیرتی چکر اور شوریہ چکر کے علاوہ بھارت سرکار کی وزارت دفاع کی طرف سے مندرجہ ذیل چند اعزازات بھی میڈل اور کلاسپ کی شکل میں عطا کئے جاتے ہیں۔

میڈل / اعزاز	شروع کئے جانے کا سال
سینا میڈل	15 اگست 1947
وایو سینا میڈل	15 اگست 1947
ناؤ سینا میڈل	15 اگست 1947
جنرل سروس میڈل	15 اگست 1947
کلاسپ جموں اور کشمیر	1947
کلاسپ اور سیز کوریا	1950-53
کلاسپ ناگا لینڈ	1955
کلاسپ گوا	1961
کلاسپ لداخ	1962
کلاسپ نیفا	1962
کلاسپ میزو ہلز	

سمر سیوا اسٹار	1965
سامانیہ رکھشا میڈل	1965
کلاسپ ہمالیہ	
کلاسپ انڈمان نکوبار	
کلاسپ لبنان	
کلاسپ کانگو	
کلاسپ نیفا اور آسام	
کلاسپ یو۔ اے۔ او	1950
سنگرام میڈل	1971
پوربی اسٹار میڈل	1971
پچھمی اسٹار میڈل	1971
وونڈ میڈل	1971
انڈی پنڈنٹ اینی ورسری میڈل	1972
اتم یدھ سیوا میڈل	1981
یدھ سیوا میڈل	

کلاسپ کی صورت کم و بیش کڑی کی سی ہوتی ہے۔

اگرچہ مندرجہ بالا اعزازات بھی بہادری کے اعزازات میں شمار کئے جاتے ہیں، لیکن پرم ویر چکر، مہاویر چکر، ویر چکر، اشوک چکر، کیرتی چکر اور شوریہ چکر کے مقابلے میں ان کی اہمیت کم تر ہے۔ لہٰذا ہم نے اسے فقط سرسری تذکرے تک ہی محدود رکھا ہے۔

تیسرا باب :

اعزاز یافتگان

پرم ویر چکر اعزاز یافتگان

میجر سوم ناتھ شرما

میجر سوم ناتھ شرما کی قیادت اور بہادری ایسی اعلیٰ درجے کی تھی کہ ان کے تحت لڑنے والے سپاہی دشمن کے سپاہیوں سے جو تعداد میں ان سے سات گنا سے بھی زائد تھے 3 نومبر 1947ء کو صبح 6 بجے تک لڑتے رہے اور اس طرح انھوں نے سری نگر اور وہاں کے ہوائی اڈے پر آنے والے خطرے کو ٹال دیا میجر شرما کے ایک بازو پر پلستر چڑھا ہوا تھا پھر بھی وہ دشمن کی گولہ باری کی مطلق پروا کئے بغیر اپنے کام میں مصروف رہے جب انھوں نے دیکھا کہ فوجیوں کے زخمی ہو جانے کی وجہ سے ان کے چھوٹے سے دستے کی طاقت ختم ہو رہی ہے تو وہ خود گولہ بارود بھر بھر کر اپنے گولہ اندازوں کو دینے لگے اتنے میں دشمن کا ایک بم ان کے بارود خانے پر پڑا جس کے گرنے سے دھماکہ ہوا اور میجر شرما نے جام شہادت

نوش کیا۔

بریگیڈ ہیڈ کوارٹر کو آخری پیغام بھیجتے ہوئے انھوں نے کہا تھا کہ میں ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا اور جب تک میرا ایک بھی فوجی زندہ رہے گا یا میری ایک بھی گولی باقی رہے گی میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا۔

میجر شرما نے بلند حوصلگی اور شجاعت کی ایک ایسی مثال قائم کی ہے جس کا ثانی بھارتی فوج کی تاریخ میں نہیں ملے گا۔

نائیک جادوناتھ سنگھ

6 جنوری 1948ء کی بات ہے نمبر 27377 نائیک جادوناتھ سنگھ کو ایک ایسے اگلے علاقے کے مورچے پر تعینات کیا گیا تھا جس پر دشمن کا حملہ جاری تھا اس میں 9 جوان تھے لیکن جادوناتھ سنگھ کی ہوشیاری کی وجہ سے دشمن کے حملے ناکام ثابت ہوئے۔ ان کے چار جوان زخمی ہو چکے تھے۔ مگر نائیک جادوناتھ سنگھ اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے حملے کا مسلسل سامنا کرتے رہے۔ لڑتے لڑتے تمام ساتھی زخمی ہو چکے تھے۔ دشمن سر پر آگیا تھا لیکن نائیک جادوناتھ سنگھ کی ہمت کے باعث شکست فتح میں بدل گئی اور وہ مورچہ دشمن کے ہاتھ نہ آسکا۔ تیسری بار پھر دشمن زیادہ جنگی طاقت کے ساتھ حملہ کرنے کے لئے آ کھڑا ہوا۔ نائیک جادوناتھ سنگھ کے باقی ساتھی زخمی ہو چکے تھے۔ وہ اکیلے ہی باہر نکل کر اسٹین گن سے دشمن پر ٹوٹ پڑے دشمن کے سپاہی اس حملے سے چونک کر بھاگ گئے۔ اس کوشش میں نائیک جادوناتھ سنگھ کے دو گولیاں لگیں۔ جس سے انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس طرح اپنی جان پر کھیل کر نائیک جادوناتھ سنگھ نے نوشہرہ کے دفاع کے لئے لڑی گئی اس جنگ میں

اپنے سارے سیکشن ہی کو نہیں بلکہ پوری چوکی کو بچالیا۔

حولدار میجر پیرو سنگھ

17 جولائی 1948ء کی رات کو ایک کمپنی کو جس میں پیرو سنگھ حولدار میجر تھے، تتھوال کے جنوب میں ایک اونچی پہاڑی پر حملہ کرنے کا حکم ملا۔ اس پر دشمن نے مضبوط مورچہ بندی کر رکھی تھی اور اس تک پہنچنے والی ڈھلوان اور دشوار گزار اور تنگ راستے پر میڈیم مشین گنیں لگی تھیں۔ جونہی ہماری کمپنی آگے بڑھی اسے دونوں بازوؤں سے توپوں اور ہتھ گولوں کی شدید گولہ باری کا سامنا کرنا پڑا اور سب سے اگلے دستے جن کی رہنمائی پیرو سنگھ کر رہے تھے، کے نصف سے زائد سپاہی یا تو مارے گئے یا زخمی ہو گئے تھے۔ اس نقصان سے قطعاً مایوس نہ ہوتے ہوئے پیرو سنگھ اپنی چھوٹی سی فوج کے بچے کھچے سپاہیوں کو یک جا کر کے پختہ ارادے کے ساتھ اپنی منزل تک بڑھتے چلے گئے۔ ہتھ گولوں کے ٹکڑوں سے وہ کئی جگہ سے زخمی ہو گئے تھے اور ان کی وردی چیتھڑے چیتھڑے ہو چکی تھی۔ مگر وہ کسی نہ کسی طرح دشمن کی چوکی پر چڑھ گئے اور اپنی جان کی مطلق پروا نہ کرتے ہوئے خندق میں چھلانگ لگا کر انھوں نے دشمن کے توپچیوں کو سنگین سے ڈھیر کر دیا۔ پیرو سنگھ نے اس وقت محسوس کیا کہ وہ تنہا ہی نبرد آزما ہیں کیونکہ ان کی کمپنی کے باقی سپاہی یا تو شہید ہو گئے تھے یا زخمی ہو چکے تھے۔ دوسرے ہتھ گولے سے ان کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ مگر وہ رینگ کر خندق سے باہر نکل آئے ان کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا۔ مگر پھر بھی وہ دشمن کی دوسری چوکی کی جانب بڑھ گئے اور وہاں بھی انھوں نے دشمن کے دو سپاہیوں کو اپنی سنگین کا نشانہ بنا دیا۔ وہ دشمن کی تیسری چوکی پر حملہ کر رہے تھے کہ ایک گولی ان کے سر پر لگی۔ لیکن اس چوکی سے بھی ایک

... واضح ہو جاتا ہے کہ مقصد یہ تھا کہ پیرو سنگھ نے یہاں بھی اپنا کارنامہ کر دکھایا تھا پیرو سنگھ کے اعزاز کا اعلان کرتے ہوئے سرکاری مراسلے میں کہا گیا ہے کہ تنہا ہوتے ہوئے بھی اپنی شخصی شجاعت کا ثبوت دیتے ہوئے انھوں نے اپنی جان تک نثار کر دی اور اس طرح ایک اکیلے سپاہی کی بہادری اور پختہ ارادی کی ایک تابناک مثال اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کر دی۔

لانس نائیک کرم سنگھ

13 اکتوبر 1948ء کو لانس نائیک کرم سنگھ تتھوال سیکٹر میں جب ایک چوکی کا دفاع کر رہے تھے تو اس وقت دشمن نے حملہ کر دیا جس وقت لانس نائیک کرم سنگھ کا گولہ بارود ختم ہو گیا اور وہ اور ان کی کمپنی کے جوان زخمی ہو گئے۔ دشمن کی گولہ باری کی وجہ سے کوئی بیرونی امداد نہیں مل سکتی تھی اس وقت ان پر ایک دوسرا حملہ ہوا انھوں نے دشمن کے گولوں کی چھاؤں میں اپنے جوانوں کو بکھرتے یک جا کیا اور نبتے دراز مائی کرنے لگے۔ ان پر یہ بات اتنا شدید ہوا کہ ان کے لئے کوئی مقام محفوظ نہ تھا اور تمام خندقیں لاشوں سے اٹی پڑی تھیں۔ لانس نائیک کرم سنگھ کو تلے کے گوداموں کے پاس جا کر اپنے ساتھیوں کو تحریک دیتے اور دشمن سے دو دو ہاتھ کرتے رہے۔

دوپہر تک چار حملے ہوئے جن میں دوسرے حملے میں دوسری بار وہ زخمی ہو کر گر پڑے۔ پانچواں حملہ تو اتنا زبردست تھا کہ دو حملہ آور ان کی خندقوں کے دہانے پر بھی آ پہنچے۔ لانس نائیک کرم سنگھ ان پر ٹوٹ پڑے اور اپنے نیزے سے انھیں ڈھیر کر دیا۔ اگرچہ دشمن کے سپاہیوں کی تعداد ان کے جوانوں کی بہ نسبت دس گنا زیادہ تھی

مگر لانس نائیک کرم سنگھ پھر بھی مورچے پر ڈٹے رہے اور دشمن کو مار بھگایا اس طرح لانس نائیک کرم سنگھ نے دشمن کے آٹھ حملوں کو ناکام کر دیا۔ ان کی بہادری کے متعلق فوجی توصیفی مراسلے میں کہا گیا ہے "وہ اپنے فوجی بھائیوں کے لئے بلند حوصلگی اور دشمن کے لئے خوف و ہراس کی علامت تھے"

لیفٹننٹ رانے

8، اپریل 1948ء کو جب ہمارے فوجی نوشہرہ سے راجوری جانے والی سڑک پر بڑھ رہے تھے تو انھوں نے دیکھا کہ اس پر دشمن نے سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ جگہ جگہ سے اسے روک رکھا ہے۔ اس کی حفاظت کا انتظام کر رکھا ہے۔ لیفٹننٹ رانے اور ان کے ساتھیوں کو سڑک صاف کرنے کا کام سونپا گیا تاکہ ہمارے ٹینک اس پر بحفاظت گزر سکیں۔ جب انھوں نے سرنگیں ہٹانی شروع کیں تو ان پر زبردست گولہ باری شروع کی گئی جس سے ان کے دو جوان مارے گئے اور لیفٹننٹ رانے سمیت پانچ ساتھی زخمی ہو گئے مگر اس سے مطلق متزلزل ہوئے بغیر انھوں نے سڑک اتنی تیزی سے صاف کر دی کہ ہمارے ٹینک وہاں سے آسانی سے گزر گئے اور برف پوش پہاڑوں پر قبضہ کر لیا۔

یہ دیکھ کر کہ اب ہم محفوظ ہیں لیفٹننٹ رانے رات کے تیسرے پہر تک اور اس کے بعد اگلے دن بھی کام میں مصروف رہے جس سے ہمارے ٹینک، ساز و سامان اور رسد بلا روک ٹوک اور صحیح سلامت مطلوبہ مقام پہ پہنچ گئے۔

۱۰ اپریل کو لیفٹننٹ رانے نے ایک کرشمہ بھی کر دکھایا جبکہ انھوں نے تن تنہا سڑک سے ایک بھاری رکاوٹ کو دور کر دیا۔ سڑک پر چیڑ کے پانچ درخت رکھے

تھے جو چاروں طرف سرنگوں سے گھرے تھے اور اس مقام پر دشمن کی مشین گنیں گولیوں کی بوچھار کرسکتی تھیں۔ لیفٹیننٹ رانے نے دشمن کی زبردست گولہ باری کے باوجود ہمارے ایک ٹینک کی مدد سے صبح تک اسے صاف کر دیا۔ وہ اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے اور کھانے پینے سے بے نیاز چار روز تک سڑک صاف کرنے کے کام میں مصروف رہے۔

لیفٹیننٹ رانے کے پختہ ارادے اور کڑی محنت کے بغیر ہماری فوجیں [illegible] اس پر قابض نہیں ہوسکتی تھیں۔ ان پر قابض ہونے کا عمل ہمارے لئے بعد [illegible] ت سودمند ثابت ہوا۔

کیپٹن گوربچن سنگھ سلاریہ (بعد وفات)

5 ستمبر 1961ء کو کاٹنگا (کانگو) میں ایلز بتھ ویلے کے مقام پر دشمن نے سڑک کے ایک حصے کو روک رکھا تھا جبکہ 1/3 گورکھا رائفلز کو اس پر حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ کیپٹن سلاریہ ایک چھوٹے سے دستے کے ساتھ رکاوٹ ہٹانے کے لئے آگے بڑھے وہ اس سے 150 گز کے فاصلے تک ہی پہنچ پائے تھے ان کے دائیں طرف گھات لگائے ہوئے دشمن نے ان پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ دشمن کے پاس بکتر بند گاڑیاں تھیں اور کیپٹن سلاریہ کے چھوٹے سے دستے کا مقابلہ دشمن کے تقریباً 90 جوانوں کے ساتھ تھا۔ کیپٹن سلاریہ نے اپنا فرض پورا کرنے کے لئے دشمن پر سنگینوں، ہتھ گولوں، کھکھریوں اور راکٹ لانچرز کی مدد سے حملہ کر دیا۔ اس دوران انھوں نے دشمن کے 40 جوانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور دونوں بکتر بند گاڑیوں کو ناکارہ کر دیا۔ ان کے اس اچانک بہادرانہ حملے سے دشمن کے حوصلے ٹوٹ گئے اور اپنے مضبوط مورچے کے باوجود میدان سے دم دبا کر بھاگ گیا۔

کیپٹن سلاریہ کی گردن پر گولیاں لگیں۔ مگر اس کے باوجود وہ دشمن کو موت کے گھاٹ اتارتے رہے حتیٰ کہ ان کے جسم میں خون کی کمی ہو گئی جس کے نتیجے میں انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔

کیپٹن سلاریہ نے اپنی ذاتی بہادری کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی اور اپنی جان پر کھیل کر اپنا فرض ادا کیا اور ان کی قیادت کے باعث ہی گورکھا جوانوں کے چھوٹے سے دستے نے جی توڑ کر دشمن کا مقابلہ کیا جس کی وجہ سے اسے میدان چھوڑ کر بھاگ جانا پڑا۔ اس معرکے کے دوران دشمن کے جوان کھیت رہے اور زخمی ہو گئے۔ دشمن کی تعداد بہادر بھارتی دستے کی تعداد سے بہت زیادہ تھی اور اس کی پوزیشن بھی مقابلتاً بہت مستحکم تھی۔

کیپٹن سلاریہ کو پرم ویر چکر کا اعزاز 15 دسمبر 1961ء کو عطا کیا گیا۔

صوبیدار جوگندر سنگھ (بعد وفات)

صوبیدار جوگندر سنگھ سکھ رجمنٹ کے ایک پلاٹون کے کمانڈر تھے جس نے نیفا میں درہ توانگ پانگ کے قریب ایک پہاڑی ٹیلے پر اپنا دفاعی مورچہ سنبھال رکھا تھا۔ 23 اکتوبر 1962ء کو صبح کے ساڑھے پانچ بجے چینیوں نے اس مقصد سے شدید گولہ باری کی تاکہ وہ ہماری صفوں کو چیرتے ہوئے توانگ پانگ جا پہنچیں۔ دشمن کی سب سے اگلی بٹالین نے ٹیلے پر تین لہروں کی شکل میں جبکہ ہر لہر میں دو دو سو جوان تھے، حملہ کیا۔ صوبیدار جوگندر سنگھ اور ان کے جوانوں نے پہلی لہر کو توختم کر دیا اور بھاری جانی نقصان کی وجہ سے دشمن کی پیش قدمی عارضی طور پر رک گئی۔ مگر چند ہی منٹوں کے اندر اندر ایک اور حملہ ہوا۔ اس حملہ کا حشر بھی پہلے حملے جیسا ہوا۔ اس وقت پلاٹون کی آدھی نفری ختم ہو چکی تھی۔ صوبیدار جوگندر سنگھ کی ران پر زخم آ گیا تھا مگر اس کے

باوجود انھوں نے وہاں سے چلے جانے سے انکار کر دیا۔ وہ اپنے جوانوں کا حوصلہ لگاتار بڑھاتے رہے اور ان کی پرجوش قیادت کے تحت ان کی پلاٹون ثابت قدمی کے ساتھ اپنے مورچہ پر ڈٹی رہی۔ اور اس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کر دیا۔ اس دوران ایک تیسری لہر نے چوکی پر حملہ کر دیا۔ صوبیدار جوگندر سنگھ خود ایک لائٹ مشین گن چلانے لگے۔ انھوں نے دشمن کے فوجی دستے کے کئی افراد کو ڈھیر کر دیا۔ بہر حال بھاری جانی نقصان کے باوجود وہ لوگ آگے بڑھتے رہے۔

جب صورت حال انتہائی نازک ہو گئی تو اس وقت صوبیدار جوگندر سنگھ اپنے بچے کھچے جوانوں کے ساتھ اپنی سنگین لے کر آگے بڑھے اور چینیوں پر پل پڑے اور اس سے پیشتر کہ دشمن کی بھاری فوج صوبیدار جوگندر سنگھ اور ان کے جوانوں پر ٹوٹ پڑتی ان جاں بازوں نے دشمن کے کئی افراد کو اپنی سنگینوں کی نوکوں سے ہلاک کر دیا۔

میجر دھن سنگھ تھاپا

گورکھا رائفلز کے میجر دھن سنگھ تھاپا لداخ کی ایک اگلی چوکی کے کمانڈر تھے۔ 20 اکتوبر 1962ء کو یہاں شدید گولہ باری کے بعد چینیوں نے بہت بھاری فوج کے ساتھ اس پر حملہ کر دیا۔ چوکی میں ہمارے جوانوں کی تعداد بہت کم تھی مگر اس بہادر میجر کی کمان کے تحت ہمارے جوانوں نے اس چینی حملے کو پسپا کر دیا اور ان کا سخت جانی اور مالی نقصان ہوا۔ توپوں اور مارٹروں کی شدید گولہ باری کے بعد چینیوں نے ایک بار پھر بہت زیادہ تعداد اور شدت کے ساتھ حملہ کر دیا۔ دشمن کو سخت جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ تیسری مرتبہ چینیوں نے اپنی پیدل فوج کی مدد کے لئے ٹینکوں کا سہارا لیا۔ پہلے دو حملوں سے ہماری چوکی کو کافی نقصان پہنچ چکا۔

تھا۔ اگرچہ یہاں اب اس چوکی پر جوانوں کی تعداد بہت کم رہ گئی تھی پھر بھی وہ لوگ آخری دم تک یہاں ڈٹے رہے۔ انجام کار جب چینی حملہ آور لا تعداد فوجی سپاہیوں کی مدد سے اس پر چھا گئے تو اس وقت میجر تھاپا بجلی کے کوندے کی طرح اپنی خندق میں سے نکلے اور دو بدو لڑائی میں دشمن کے کئی سپاہیوں کو ڈھیر کر دیا۔

میجر شیطان سنگھ (بعد وفات)

میجر شیطان سنگھ تقریباً 17 ہزار فٹ کی بلندی پر چشول سیکٹر میں ریز نگلا میں تعینات ایک انفینٹری بٹالین کی ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے۔ 18 نومبر 1962ء کو چینی فوجوں نے بھاری توپخانہ مارٹر اور چھوٹے ہتھیاروں سے اس کمپنی کی پوزیشن پر حملہ کر دیا۔ چینی فوجوں کی تعداد بھی بہت تھی اور انھوں نے پے در پے کئی حملے کئے۔ اس کارروائی کے دوران میجر شیطان سنگھ اپنے آپ کو بھاری خطرے میں ڈال کر اپنے دستوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے ایک پلاٹون سے دوسری پلاٹون تک آتے جاتے رہے تھے۔ اگرچہ وہ اس دوران سخت زخمی ہو چکے تھے مگر پھر بھی اپنی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے ان کی رہنمائی کرتے رہے ان کے جوانوں نے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔ اگرچہ ان کے بازووں اور پیٹ میں گہرے زخم آئے تھے مگر شیطان سنگھ نے وہاں سے ہٹ جانے سے انکار کر دیا ان کے بلند حوصلے، قیادت اور ادائیگی فرض کی مثالی خوبی نے اپنی کمپنی کو آخری دم تک لڑتے رہنے کی تحریک دی۔ اور انھوں نے چینی افواج کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار میجر عبدالحمید گرینیڈیئرز (بعد وفات)

10 ستمبر 1965ء کو کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار میجر عبدالحمید ایک ریکالیس گن کے دستے کی کمان کر رہے تھے۔ اس وقت دشمن اپنے توپ خانے سے زبردست گولہ باری کر رہا تھا۔ اور ان کے پیچھے ٹینک آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ اپنی جیپ پر لگی توپ کے ساتھ عقبی حصے میں ہو گئے اور اس ٹھکانے کا پتہ لگانے تک انھوں نے دشمن کے دو ٹینکوں کو ڈھیر کر دیا تبھی اس ٹھکانے سے بھاری مشین گن سے گولہ باری کی گئی۔ مگر کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار عبدالحمید نے ایک دوسرے ٹینک پر گولہ باری جاری رکھی۔ اس دوران وہ شدید زخمی ہو گئے تھے۔ انھوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شجاعانہ روایات کو بلند کیا۔ جب کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار عبدالحمید شہید ہوئے تو ان کے ہونٹوں پر آخری لفظ "ایڈوانس" یعنی "بڑھے چلو" تھا۔

لیفٹننٹ کرنل آردیشر بوڑزورگ تاراپور (پونہ ہارس) بعد وفات

11 ستمبر 1965ء کو کرنل تاراپور کی زیر کمان پونہ ہارس نے دشمن پر یکے بعد دیگرے کئی حملے کئے حالانکہ اس وقت ٹینکوں اور توپوں کے ذریعہ مسلسل گولہ باری کی بارش ہو رہی تھی مگر اپنی چوٹوں کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ دشمن کے ایک کے بعد دوسرے ٹھکانے پر قبضہ کرنے کے لئے اپنی رجمنٹ کی قیادت کر رہے تھے۔ ان کے ٹینک پر کئی گولے لگے۔ مگر دشمن کی زبردست مزاحمت کے باوجود وہ دشمن سے ہتھیائے گئے اہم ٹھکانوں پر ڈٹے رہے ان کی قیادت سے تحریک حاصل کر کے رجمنٹ نے دشمن کا زبردست جانی نقصان کر دیا۔ لیفٹننٹ کرنل تاراپور بری طرح زخمی ہو گئے

تھے۔ مگر ان کے جوان نہایت پختہ ارادے اور بلند حوصلگی کے ساتھ مورچہ سنبھالے رہے۔ اس چھ روزہ جنگ کے دوران لیفٹننٹ کرنل تاراپور نے جام شہادت نوش کر کے آرمی کی اعلیٰ روایات کو مزید بلند کر دیا۔

سیکنڈ لیفٹننٹ ارون کھیتر پال (17 پارس) بعد وفات

19 دسمبر 1971ء کو جب شکر گڑھ سیکٹر میں جس پال کے مقام پر ہماری ایک چوکی پر بکتر بند گاڑیوں سے زبردست گولہ باری کی گئی تو سکواڈرن کمانڈر نے مزید کمک بھیجنے کو کہا۔ ریڈیو پر اس خبر کو سن کر سیکنڈ لیفٹننٹ ارون کھیتر پال نے وہاں جانے کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کیا اور دشمن کا مقابلہ کرنے کے ارادے سے اپنے دستے کے ساتھ آگے بڑھے دشمن کی طرف سے ان پر بھاری گولہ باری کی گئی۔

مگر وہ دشمن کے مضبوط ٹھکانوں پر گولہ باری کرتے رہے۔ اس کے نتیجے کے طور پر انھوں نے حالت پر قابو پا لیا۔ اور انفینٹری اور مسلح افواج کو پستول کی نوک پر قیدی بنا لیا گیا وہ اس وقت تک حملہ کرتے رہے جب تک مزاحمت پوری طرح ختم نہیں ہو گئی۔ پھر

انھوں نے پیچھے ہٹتے ہوئے دشمن کو مزید دوری تک پیچھے بھگا دیا۔ اس کے بعد دشمن نے اپنی برتر فوجی طاقت کے ساتھ اس سیکٹر پر دوبارہ حملہ کیا جہاں ہمارے تین ٹینک تعینات تھے ان میں سے ایک پر سیکنڈ لیفٹننٹ ارون کھیتر پال مورچہ سنبھالے ہوئے تھے گھمسان کا رن پڑا جس میں سیکنڈ لیفٹننٹ ارون کھیتر پال کے ٹینک پر گولہ لگا اور وہ شدید زخمی ہو گئے۔ حالت کی نزاکت کے پیش نظر انھوں نے ٹینک چھوڑنے سے انکار کر دیا اور دشمن کے ٹینکوں کا سامنا کرتے رہے اور پھر دشمن کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد ان کے ٹینک کو ایک اور گولہ لگا اور انھوں نے بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

لانس نائیک البرٹ ایکا۔ گارڈز بریگیڈ (بعد وفات)

لانس نائیک البرٹ گنگا ساگر میں دشمن کے ایک مضبوط ٹھکانے پر حملہ کرنے والی ایک ہراول کمپنی میں تھے اس حملہ آور کمپنی پر زبردست گولہ باری کی گئی۔ اسی ہتھیاروں سے بھاری گولہ باری جاری تھی کہ تبھی لانس نائیک البرٹ ایکا نے دشمن کی ایک لائٹ مشین گن دیکھی جس کی وجہ سے ہمارے سپاہی بڑی تعداد میں زخمی ہو رہے تھے اپنی جان کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ دشمن کے ایک بنکر میں گھس گئے اور اپنی سنگین سے ان کے دو سپاہیوں کو ڈھیر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس لائٹ مشین گن کو بھی ٹھنڈا کر دیا۔ شدید زخمی ہوتے ہوئے بھی وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مل کر نبرد آزمائی کرتے رہے۔ تبھی ایک مضبوط اور بلند عمارت کی دوسری منزل سے دشمن نے ایک میڈیم مشین گن سے گولہ باری شروع کر دی اور ہمیں زبردست نقصان پہنچا۔ پھر وہ اپنی شدید چوٹوں اور دشمن

کی طرف سے بھاری زبردست گولہ باری کے باوجود رینگتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھے اور ایک چھوٹے سے سوراخ سے گرینیڈ پھینک دیا جس سے دشمن کا ایک سپاہی ہلاک ہوگیا اور دو زخمی ہوگئے۔ مگر اس کے بعد بھی جب میڈیم مشین گن سے گولہ باری جاری رہی تو وہ ایک طرف کی دیوار سے اوپر چڑھ گئے اور بنکر میں گھس کر سنگین سے دشمن کو ڈھیر کر دیا جو ابھی تک فائرنگ کر رہا تھا۔ اس طرح اس نے اس مشین گن کو بھی خاموش کر دیا۔ اس آخری مڈبھیڑ میں وہ سخت زخمی ہوگئے تھے اور اپنا آخری نشانہ پورا کرتے ہی انھوں نے جام شہادت نوش کر لیا۔

میجر ہوشیار سنگھ

15 دسمبر 1971ء کو جب گرینیڈیرز کی ایک بٹالین کو شکر گڑھ سیکٹر میں دریائے بسنتر پر پل باندھنے کا حکم دیا گیا تو میجر ہوشیار سنگھ ایک ہراول کمپنی کی کمان کر رہے تھے انھیں جس پال کے مقام پر دشمن کے ایک مضبوط اور حلقہ بند علاقے پر قبضہ کرنے کام سونپا گیا۔ حملے کے دوران ان کی کمپنی پر مشین گنوں وغیرہ سے زبردست گولہ باری کی گئی۔ اس چیلنج سے نہ گھبراتے ہوئے انھوں نے قیادت سنبھالی اور گھمسان کے رن کے بعد اپنا نشانہ حاصل کر لیا 16 دسمبر 1971ء کو دشمن کی زبردست گولہ باری کے باوجود وہ اپنے جوانوں کو جوابی کارروائی کی تحریک دیتے رہے تاکہ دشمن کا زیادہ سے زیادہ نقصان ہو۔ 17 دسمبر 1971ء کو دشمن نے دوبارہ ایک بٹالین کے ساتھ آرٹلری یعنی توپ خانہ کے ذریعہ زبردست حملہ کر دیا۔ دشمن کی گولہ باری کے دوران اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے انھوں نے دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا اور دشمن کے حملے کو کامیابی کے ساتھ ناکام کر دیا۔ شدید زخمی ہوجانے کے

باوجود میجر ہوشیار سنگھ نے جنگ بندی تک وہاں سے ہٹنے سے انکار کر دیا۔

فلائنگ آفیسر نرمل جیت سنگھ سیکھوں (10877) ایف پی (بعد وفات)

فلائنگ آفیسر نرمل جیت سنگھ سیکھوں سری نگر کے دفاع کے لئے متعین ایک نیٹ ڈی ٹیچمینٹ کے پائلٹ تھے 1948 کے ایک بین الاقوامی معاہدے کے تحت ہمارا کوئی دفاعی ہوائی جہاز سری نگر متعین نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے جب پاکستان سے لڑائی شروع ہوئی تو فلائنگ آفیسر سیکھوں کو سری نگر علاقے کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھیں اور وہ سری نگر کی بلندیوں اور وہاں کے موسم کے عادی نہیں تھے۔ 14 دسمبر 1971ء کو پاکستان کے چھ سیبر جیٹ ہوائی جہازوں نے اچانک سری نگر کے ہوائی اڈے پر حملہ کر دیا۔ فلائنگ آفیسر نرمل جیت سنگھ سیکھوں نے تنہا ہونے کے باوجود پرواز کی اور دشمن کے ایک ہوائی جہاز کو مار گرایا اور دوسرے ہوائی جہاز پر فائر کئے جس کے نتیجے کے طور پر اس ہوائی جہاز کو آگ لگ گئی اور وہ شعلوں کی لپیٹ میں راجوڑی کی طرف بھاگتا دکھائی دیا۔ پاکستان کے باقی چار سیبر جیٹ ہوائی جہازوں نے سیکھوں کے تنہا ہوائی جہاز کو گھیر لیا۔ اگرچہ دشمن کے ہوائی جہازوں کے نرغے سے نکلنے کا موقع تھا مگر فلائنگ آفیسر سیکھوں نے فرض کو اپنی زندگی پر ترجیح دی انھوں نے اس نابرابری کی لڑائی میں دشمن کے ہوائی جہازوں سے لڑنا شروع کر دیا۔ مگر دشمن کی چار گنا طاقت ان پر غالب آگئی۔ ان کا ہوائی جہاز تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں انھوں نے شہادت کا جام نوش کیا۔ مگر اپنی جان پر کھیل کر انھوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کو مزید بمباری کئے بغیر واپس بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ فلائنگ آفیسر نرمل جیت سنگھ سیکھوں انڈین ایئر فورس کے پہلے فرد تھے جنھیں راشٹرپتی

نے پرم ویر چکر سے سرفراز کیا۔ ان کی شادی 14 فروری 1977ء کو ہوئی تھی۔

میجر راما سوامی پرمیشورن۔ مہار رجمنٹ (بعد وفات)

25 نومبر 1987ء کو میجر راما سوامی پرمیشورن کافی رات گزرنے کے بعد سری لنکا میں دہشت پسندوں کی تلاش کی مہم سے لوٹ رہے تھے کہ ان کے گروپ نے ان کے دستے پر گھات لگادی۔ میجر راما سوامی پرمیشورن نے نہایت صبر و تحمل لیکن حاضر دماغی کے ساتھ عقب سے دہشت پسندوں کو گھیر لیا اور بڑی دلیری کے ساتھ ان پر اچانک حملہ کر کے انھیں سکتے میں ڈال دیا۔ دو بدو نبرد آزمائی کے دوران ایک دہشت گرد نے ان پر گولی چلادی۔ گولی ان کی چھاتی پر لگی۔ انھوں نے اپنے شدید زخموں کی پروانہ کرتے ہوئے بڑی بے جگری کے ساتھ اس دہشت پسند سے رائفل چھین کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ شدید زخمی ہو جانے کے باوجود وہ کارروائی جاری رکھنے کا حکم دے دے کر آخر دم تک اپنی کمان کو تحریک و ترغیب دیتے رہے۔ آخر کار دشمن کی اس گھات کا صفایا ہو گیا۔

اس مڈبھیڑ میں پانچ دہشت پسند کھیت رہے اور ان سے تین رائفلیں اور دو راکٹ لانچر برآمد ہوئے۔

میجر راما سوامی پرمیشورن نے اس کارروائی میں بے پناہ بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی بیش قیمت جانِ عزیز قربان کر دی۔

نائب صوبیدار بانا سنگھ۔ جموں اینڈ کشمیر لائٹ انفنٹری

21 ہزار فٹ کی بلندی پر سیاچین گلیشیر ایریا میں دشمن کی ایک دست اندازی

کاصفایا کرنے کے لئے جون 1987ء میں ایک ٹاسک فورس کی تشکیل عمل میں آئی تھی۔ نائب صوبیدار بانا سنگھ نے ایک ممبر کے طور پر اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کیں۔ یہ چوکی حقیقت میں گلیشیر کے ایک ناقابل تسخیر حصے کی شکل اختیار کئے ہوئے تھی اس کے دونوں اطراف 1500 فٹ بلند یخ بستہ دیواریں تھیں۔ نائب صوبیدار بانا سنگھ نے انتہائی کٹھن حالات میں اپنے جوانوں کی رہنمائی کرنے کے لئے انتہائی دشوار گزار راستہ طے کیا۔ انھوں نے اپنی غیر

متزلزل دلیری اور قیادت کے ذریعہ اپنے جوانوں کی ہمت بڑھائی۔ یہ بہادر نائب صوبیدار اپنے جوانوں کے ساتھ رینگ رینگ کر آگے بڑھے اور آخر دشمن کے قریب آ پہنچے۔ وہ ایک خندق سے دوسری خندق میں جاکر ہتھ گولے پھینکتے رہے اور سنگین سے دشمن پر حملہ کر کے چوکی کے تمام دست اندازوں کا صفایا کر دیا۔ نائب صوبیدار بانا سنگھ نے نہایت ناسازگار حالات میں بے پناہ بہادری اور مثالی قیادت کا مظاہرہ کیا۔

مہاویر چکر اعزاز یافتگان

میجر جنرل یادوناتھ سنگھ

مارچ 1948ء میں جب ہمارے پاس نوشہرہ جنگ پور علاقہ میں گولہ بارود بالکل کم رہ گیا تھا اور موسم انتہائی خراب تھا اور بریگیڈیر یادوناتھ سنگھ کا بریگیڈ سڑک کے شمال میں جنگ پور پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تمام دریاؤں اور نالوں میں سیلاب آچکا تھا۔ سڑک ٹوٹنے کی وجہ سے آگے بڑھنا ناممکن نظر آرہا تھا۔ تو اس حوصلہ مند افسر نے جہم چھپر نالہ پار کرکے ایک مثال قائم کردی۔ دشمن کی گولہ باری سے مطلق بے پرواہ اگر وہ افسر آگے نہ بڑھتا تو ہندستانی فوج کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا اور اگر یہ بہادر سپاہی نالے کو عبور کرنے میں کامیاب نہ ہوتا تو ہماری فوجیں جھنگڑ کے لیے نہ بڑھ سکتیں نتیجہ یہ نکلتا کہ دشمن اپنی طاقت اور بڑھا لیتا اور ہمارے فوجی اور زخمی ہو جاتے۔ 1948ء کے ماہ اپریل میں بریگیڈیر یادوناتھ سنگھ کا بریگیڈ راجوری پر پھر سے قابض ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ گھٹنے پر چوٹ لگنے کے باوجود وہ مسلسل ان مقامات پر جا رہے تھے جہاں کہ دشمن ... تھا۔ وہ پورے بریگیڈ کے علاوہ ایک بٹالین کی رہنمائی بھی کر رہے تھے۔ اس بٹالین نے بروالی پہاڑی پر دشمن کی مزاحمت کے باوجود اپنا قبضہ کر لیا۔ اس بہادر افسر کی قیادت، فرض شناسی، حب الوطنی اور سخت ارادی کے باعث وقتاً فوقتاً بریگیڈیر کو فتح و کامرانی کی جانب گامزن کرتی رہی۔

صوبیدار چھوانگ رنچن

صوبیدار چھوانگ رنچن لداخ کا رہنے والا تھا۔ مہاویر چکر حاصل کرنے والوں میں اس کی عمر سب سے کم ہے۔ بھارت کے سرحدی علاقے کے اس 20 سالہ نوجوان نے مثالی ہمت اور ولولہ انگیز قیادت، سوجھ بوجھ اور انتہائی کٹھن حالات میں ایسے منصوبے کو کامیاب بنانے کی صلاحیت کا ثبوت دیا۔ یہ وہی سورما تھا جس نے 18 غیر تربیت یافتہ نوجوانوں کے ایک چھوٹے سے دستے کی مدد سے 63 دن تک کھار دو نالے پر قبضہ جمائے رکھا تھا اور بعد میں جیانگ ڈینگری کے نزدیک ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا جہاں اسے لیہ تحصیل کے علاقے میں آخری پوزیشن میں سے ایک پر حملہ کرنے کے لئے تعینات کیا گیا۔ اسے نشانہ پر پہنچنے کے لئے چھ دن لگ گئے۔ راستہ 23 ہزار فٹ بلند پہاڑیوں پر سے ہو کر جاتا تھا ان کے چھوٹے سے دستے کے نصف جوان مارے جا چکے تھے۔ اس کے باوجود انھوں نے اپنے جوانوں کو نشانے پر حملہ کرنے اور اس پر قابض ہو جانے کی تحریک دی۔

لیفٹننٹ کرنل گمان سنگھ

18 مئی 1948ء کو لیفٹننٹ کرنل گمان سنگھ کی بٹالین کو بیتھوال سیکٹر میں کوہ لیترہ مام پر قبضہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ پہاڑ کے پیچھے پوزیشن لینے اور عقبی حملہ کرنے کے لئے دو کمپنیاں آگے بڑھ چکی تھیں جبکہ ایک دوسری کمپنی نے لیفٹننٹ کرنل گمان سنگھ کی زیر رہنمائی پہاڑ کے سامنے حملہ بول دیا جونہی یہ کمپنی آگے بڑھی اسے دشمن کا زوردار مقابلہ کرنا پڑا حتیٰ کہ دشمن نے پل بھی توڑ دیئے جس سے اس کے ساتھ کے بکتر بند دستے کو کوئی مدد نہ مل سکے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کمپنی کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ اس وقت تو حالت اور بھی خطرناک ہو گئی جب یہ خبر ملی کہ باقی دو کمپنیوں کو چاروں طرف سے پوری طرح گھیر لیا ہے مگر لیفٹننٹ کرنل گمان سنگھ نے پہاڑی پر قبضہ کرنے اور دشمن سے گھری ہوئی کمپنیوں سے جا ملنے کا پکا ارادہ کرتے ہوئے شخصی طور پر حملہ کرنے کی رہنمائی کی وہ اور ان کے سپاہی اس بہادری سے آگے

بڑھے کہ دشمن کو ایک ایک کر کے میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ اس حملے سے دشمن کو بھاری جانی نقصان ہوا اور غروب آفتاب سے قبل ہی پہاڑی پر ہندوستانی فوج کا قبضہ ہو گیا۔

دوسرا واقعہ 17 جون 1948ء کو رونما ہوا کہ جب لیفٹننٹ کرنل کمان سنگھ نے اچانک دشمن پر حملہ بول دیا۔ وہ اس وقت یوتی پہاڑی پر حملے کی زوردار رہنمائی کر رہے تھے۔ دشمن بھاگ کھڑا ہوا بعد میں دشمن کی زبردست گولہ باری سے بے پرواہ لیفٹننٹ کرنل کمان سنگھ نے اپنی کمپنی کے ساتھ آگے بڑھ کر دشمن کے دفاعی مورچے میں گھس کر ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا۔

یہ حملہ اس شدت سے ہوا کہ دشمن خوف زدہ ہو کر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا جب دشمن نے پے درپے حملے کئے تو اس وقت لیفٹننٹ کرنل کمان سنگھ نے اپنی صرف ایک ہی کمپنی کی مدد سے تین بار پسپا کر دیا اور تب تک پوزیشن نہیں چھوڑی جب تک کہ ان کی چوکی کے سارے زخمی سپاہی وہاں سے ہٹ نہیں گئے۔ اس موقع پر ان کے بہت سے سپاہی زخمی ہو گئے۔ لیفٹننٹ کرنل کمان سنگھ نے پوری کشمیر کی جنگ میں اپنی بٹالین کی بڑی سرعت اور شدت کے ساتھ رہنمائی کی۔ انھوں نے اعلیٰ درجہ کی قیادت، بلند حوصلگی اور پختہ ارادی کا ثبوت دیا۔

لیفٹننٹ کرنل راجندر سنگھ

ان دنوں نوشہرہ سے جھنگڑ جانے والی سڑک کا 16 میل کا راستہ انتہائی خراب تھا اس کے علاوہ اس راستے میں بہت گھنا جنگل پڑتا تھا جہاں دشمن کے چھپے رہنے کا خطرہ رہتا تھا۔ اس کے علاوہ مسلسل بارش کی وجہ سے مشکلات میں مزید اضافہ ہو گیا۔ بارش سے قبل دشمن نے تمام راستے میں سرنگیں بچھا رکھی تھیں۔ لیفٹننٹ کرنل راجندر سنگھ نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے ان سرنگوں پر ٹینک چلا دیئے۔ مگر تین سرنگوں کے پھٹ جانے سے ایک ٹینک پھٹ گیا جس سے سارا راستہ رک گیا۔ دشمن کی گولہ باری کے باوجود وہ اپنا کام کرتے رہے۔ ان کے ٹینکوں کی مدد سے جھنگڑ پر ہمارا دوبارہ قبضہ ہو گیا۔

اس کے چھ ماہ بعد ہی لیفٹننٹ کرنل راجندر سنگھ نے انڈین آرمی کا ایک ریکارڈ قائم کیا جبکہ 14 ہزار فٹ کی بلندی پر زوجی لا پر اپنے ٹینک کامیابی کے ساتھ چڑھا کر لے گئے۔

کیپٹن کشن سنگھ راٹھور

6 فروری 1948ء کی بات ہے۔ لیفٹننٹ کشن سنگھ راٹھور نوشہرہ کی چوٹی پر ایک چوکی کی کمان کر رہے تھے۔ لٹیروں نے اپنے حملے کا نشانہ اسے ہی بنایا تھا۔ دشمن کی تعداد ایک بٹالین سے بھی زیادہ تھی جبکہ لیفٹننٹ راٹھور صرف 70 جوانوں کی مدد سے اپنے ٹھکانے کا دفاع کر رہے تھے۔ اگرچہ لیفٹننٹ راٹھور کے دستے کے بہت سے فوجی زخمی ہو گئے تھے، مگر پھر بھی وہ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گھوم گھوم کر اپنے جوانوں کو آخری دم تک اور آخری گولی تک ڈٹے رہنے کی تحریک دیتے رہے۔

اس لڑائی میں آگے چل کر لیفٹننٹ راٹھور نے اپنے سر پر گولیاں اور گولے اٹھا کر اپنے جوانوں کو پہنچائے۔ ان کے اس کام کو دیکھ کر ان کے جوان دوگنے حوصلے کے ساتھ لڑے اور دشمن کو پیچھے دھکیل دیا۔ اس مڈبھیڑ میں دشمن کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ لیفٹننٹ راٹھور کی بہادری کے باعث ایک اہم ناکہ بچا لیا جو نوشہرہ کے دفاع کے لئے بے حد ضروری تھا۔

ایک دوسرے موقع پر لیفٹننٹ راٹھور نے جبکہ ان کے پاس صرف ایک ہی پلاٹون تھی دشمن کے ٹھکانے پر حملہ کر دیا اور اس اعلیٰ ہمت اور پختہ ارادے کا ثبوت دیا۔ ان کے سامنے دو ہی صورتیں تھیں پیچھے ہٹیں یا سنگینوں سے حملہ کریں۔ انھوں نے آخر الذکر متبادل کو ہی منتخب کیا اور اتنے جوش سے حملہ کیا کہ دشمن کے حوصلے پست ہو گئے اور انھیں بھاگتے ہی بن پڑی۔ اس ساری لڑائی میں لیفٹننٹ کشن سنگھ راٹھور نے ایک دلیر، بے خوف اور بہادر لیڈر کا ثبوت دیا۔

دھوبی رام چندر

رام چندر 18 دسمبر 47 19ء کو ایک قافلے کے ساتھ جموں جا رہے تھے جس پر قبائلیوں کی

ایک بہت بڑی فوج نے بھاٹیں کے مقام پر حملہ کر دیا۔ حملہ آوروں نے راستے میں پڑنے والے دریا کے تختے اٹھا کر راستہ بند کر دیا تھا۔ پل پر مسلسل گولیاں چلائی جا رہی تھیں رام چندر کے دستے کے کمانڈنگ آفیسر پل پر تختے رکھنے کی کوشش کر رہے تھے اور رام چندر ان کی معاونت کر رہے تھے۔ جب آفیسر موصوف زخمی ہو گئے تو رام چندر نے اپنی بندوق اٹھائی اور گولیوں کی بوچھار میں مدد کرتے رہے۔ انھوں نے دشمن کے پانچ سو سپاہیوں کو ڈھیر کر دیا جس کے نتیجے کے طور پر دشمن جہاں تھا وہیں رک گیا۔

جب آفیسر موصوف کو اپنی گاڑی چھوڑ دینی پڑی تو وہ اور رام چندر دونوں مل کر اپنے باقی ساتھیوں سے الگ ہو گئے۔ زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے مذکورہ آفیسر کی حالت نازک ہو رہی تھی۔ انھوں نے انھیں وہاں سے آٹھ میل دور قائم نزدیک ترین چوکی پر پہنچانے میں مدد کی۔ رام چندر نے اس آفیسر کو اکیلا چھوڑنے سے انکار کر دیا اور وہ ایک ثابت قدم اسکاوٹ کے طور پر کام کرتے رہے اور یہ دیکھتے رہے کہ راستہ صاف ہے۔

آفیسر موصوف کے تئیں ان کا لگاؤ فرض شناسی کے جذبے سے بھی کہیں زیادہ اعلیٰ درجے کا تھا۔ گولیوں کی بوچھار میں ان کا تحمل اور ہمت قافلے کے دوسرے بھرتی شدہ سپاہیوں کے مقابلے کہیں زیادہ اعلیٰ درجے کی تھی۔

بریگیڈیر محمد عثمان

بریگیڈیر محمد عثمان کا نام سب سے پہلے اس وقت زبان زد خلائق ہوا جب قبائلیوں نے ہزاروں کی تعداد میں نوشہرہ میں تعینات انڈین آرمی پر حملہ بول دیا۔ انھوں نے اپنی فوج کی خود رہنمائی کی اور دشمن کو بری طرح سے کھدیڑ دیا۔ دشمن کے تقریباً ایک ہزار جوان کھیت رہے۔ 987 لاشوں کی گنتی تو کی جا چکی تھی وہ ایک بے مثال اور بے خوف لیڈر تھے اور انھوں نے اس دستے کی رہنمائی کی تھی جس نے جھنگڑ پر کڑا مقابلہ ہوتے ہوتے بھی پھر سے قبضہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔

جب جھنگڑ میں ہماری حالت انتہائی نازک ہو گئی تو اس وقت بریگیڈیر محمد عثمان نے شخصی طور پر کمان سنبھالی۔ وہ اپنی جگہ پر ثابت قدمی سے ڈٹے رہے جس وقت وہ

ایک گولے سے شدید زخمی ہوگئے تو اس وقت بھی وہ ایک مورچے سے دوسرے مورچے پر جاکر اپنے سپاہیوں کو گھوم گھوم کر تحریک و ترغیب دیتے رہے ۔ 9 جولائی 1948ء کو بریگیڈیر محمد عثمان نے جام شہادت نوش کیا ۔

لیفٹننٹ کرنل رنجیت رائے

لیفٹننٹ کرنل رنجیت رائے نے 27 اکتوبر 1947ء کو جام شہادت نوش کیا۔ اس وقت وہ سری نگر کے قریب سکھ رجمنٹ کی پہلی بٹالین کی کمان سنبھال رہے تھے۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان کے پاس وقت بہت کم رہ گیا ہے انھوں نے کم سے کم ۔۔ت میں کم سے کم جوانوں کے ساتھ اپنی تیاری کی اور اپنی جان پر کھیل کر مورچہ کی کمان سنبھالی۔ سرکاری مراسلے میں کہا گیا ہے کہ خطرے سے بے پروا ہی اور ان کی اعلیٰ درجے کی تحریک آمیز قیادت کے باعث ہی دشمن کی طے شدہ پیش قدمی رک گئی اور وہ سری نگر کو بچانے کی کامیاب کوشش کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان کی شجاعت اعلیٰ درجے کی تھی۔

میجر نرودربرن بینرجی

ٹوبا ہاک فضائی کارروائیوں کے دوران آرمی میڈیکل کور کے میجر نرودربرن بینرجی انڈین فیلڈ ایمبولینس کی سرجیکل پارٹی کے ساتھ ہوائی چھتری سے دشمن کی صفوں کے پیچھے اترے اور مسلسل پانچ دن تک شدید طور پر زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ کئی بار وہ مارٹر توپوں کی گولہ باری کی زد میں آگئے مگر ان کے قدم قطعاً نہ ڈگمگائے اور اپنی جان کی پرواہ کرتے ہوئے انھوں نے کئیوں کی جانیں بچائیں۔

بریگیڈیر کنہیالال اٹل

راجپوت رجمنٹ کے بریگیڈیر کنہیالال اٹل یکم نومبر 1948ء کو زوجی لا نامی مقام سے جو جنگ شروع ہوئی وہ اس کے بریگیڈ کمانڈر تھے۔ یہ کارروائی 23 نومبر 1948ء کو کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

پنڈداسں نامی مقام پران کے بریگیڈ کو روک دیا گیا۔ تب بریگیڈیر اٹل اپنے ہیڈ کوارٹر کو لے کر سب سے اگلی بٹالین کے ساتھ آگے بڑھے اور پورے بریگیڈ نے ایک ساتھ حملہ کر کے دشمن کو پیچھے دھکیل دیا۔ جب کارگل صرف چار میل پر تھا تو بریگیڈیر اٹل اپنی دو کمپنیوں کو لے کر ایک دشوار گزار اور تنگ پہاڑی راستے سے آگے بڑھے اور دشمن کے پیچھے پہنچ گئے جس کے نتیجے کے طور پر کارگل فتح ہو گیا۔

اس پوری کارروائی میں بریگیڈیر اٹل نے بڑی بہادری اور تحمل سے کام لیا۔

ونگ کمانڈر (اب گروپ کیپٹن) ایچ مول گاؤکر

ونگ کمانڈر ایچ مول گاؤکر جموں اور کشمیر کی لڑائی میں انڈین ائر فورس کے ایک ونگ کمانڈر تھے۔ اس آفیسر نے دشمن کے مقبوضہ علاقے راموال پل اڈی میر آباد پر ہوائی حملے کا منصوبہ بنایا اور اپنی جان خطرے میں ڈال کر بڑی امداد کی۔ اوڑی، پونچھ کارگل اور لیہہ کی کامیابیوں میں اس آفیسر کی کوششوں کا بھی کافی ہاتھ رہا۔

ونگ کمانڈر (اب گروپ کیپٹن) ایم ایم انجینئر ڈی ایف سی

جموں و کشمیر کی لڑائی میں ونگ کمانڈر انجینئر انڈین ائر فورس کے ونگ نمبر ایک کے کمانڈر تھے۔ انھوں نے کرشن گنگا پل پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جو دشمن کا ایک اہم مواصلاتی سلسلہ تھا۔ سکردت اور گلگت کے اہم اڈوں اور سپلائی ڈپوؤں پر بھی کامیاب حملے کئے۔

اسکواڈرن لیڈر (اب ونگ کمانڈر) نورونہا

اسکواڈرن لیڈر نورونہا جموں اور کشمیر میں نمبر 7 بمبار اسکواڈرن کے کمانڈر تھے۔ اس بہادر ہواباز نے کئی بار اپنی جان خطرے میں ڈال کر 37 ہوائی حملوں کی رہنمائی کی۔

لانس نائیک رن بہادر گورنگ (بعد وفات)

6 دسمبر 1961ء کو کٹانگا میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملہ کرتے ہوئے لانس نائیک رن بہادر گورنگ ایک ایسی پلاٹون کے سیکنڈ ان کمانڈ تھے جو دشمن کی مشین گن اور رائفل کی شدید گولہ باری کی زد میں تھی۔ لانس نائیک گورنگ اپنی برین گن کے ساتھ تین گز تک رینگتے ہوئے دشمن کی چوکی تک جا پہنچے اور اسے پوری کامیابی کے ساتھ تباہ کر کے دکھا دیا۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ خود بھی مشین گن کی ایک گولی سے زخمی ہو گئے اور جام شہادت نوش کر لیا۔

نائیک مہاویر تھاپا (بعد وفات)

نائیک مہاویر تھاپا اس فورس کی ریئر گارڈ پلاٹون کے سیکشن کمانڈر تھے جو ریلیف فورس 16 ستمبر 1961ء کو کانگو میں نو براپل سے پیچھے ہٹ رہی تھی۔ نائیک تھاپا نے زخمی حالت میں بھی اپنے سیکشن کے ساتھ دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ وہ مشین گن کی گولیوں سے شدید زخمی ہو گئے مگر اس کے باوجود وہ اپنے سیکشن کی رہنمائی کرتے رہے اور دشمن سے نبرد آزما رہے۔ ان کے اس اقدام کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو فوج پیچھے ہٹ رہی تھی اسے کہیں زیادہ بہتر مقام پر گھات میں چھپ جانے کا موقعہ مل گیا۔ نائیک تھاپا اس جگہ سے سب سے آخر میں گئے اور انجام کار زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔

میجر اجیت سنگھ

جاٹ رجمنٹ کے میجر اجیت سنگھ نے لداخ کے ہاٹ اسپرنگ علاقے میں نالہ جنگ میں حملے کے دوران غیر معمولی حوصلہ دکھایا۔ ہاٹ اسپرنگ کے بالمقابل چینی بھاری تعداد میں یکجا ہو گئے تھے اور نالہ جنگ پر ہماری چوکی دشمن کے قبضے میں جا چکی تھی ان حالات کے پیش نظر انھیں ہاٹ اسپرنگ لوٹ جانے کو کہا گیا تاکہ اس جگہ حفاظتی کارروائی کی بہتر تنظیم کی جائے۔ میجر اجیت سنگھ نے وہیں ڈٹے رہ کر نالہ جنگ

کی چوکی واپس لینے کی درخواست کی۔ انھیں اپنے منصوبے کے مطابق کارروائی کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ نالہ جنگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔ جبکہ ہمارے فوجی دستے ہاٹ اسپرنگ کی چوکی کی حفاظت کرتے رہے۔

ہاٹ اسپرنگ کے بالمقابل اور بھی زیادہ چینی اجتماع ہو گیا اور رسکلا میں ان کے گھس آنے کی رپورٹوں کے پیش نظر ان چوکیوں سے پیچھے ہٹنے کو کہا گیا۔ تبھی اس افسر نے ان چوکیوں کو چھوڑ کر عقبی حفاظتی پوزیشن سنبھال لی۔

بریگیڈیر تیپیشور نارائن رینہ

بریگیڈیر تیپیشور نارائن رینہ نے چینیوں کی طرف سے لداخ پر کئے گئے حملے اور چشول کی لڑائی کے دوران قابل تعریف ادائیگی فرض، شاندار حوصلے اور اپنی بریگیڈ کو کمان کرنے میں مثالی رہنمائی کا ثبوت دیا۔ جب انھیں 26 اکتوبر 1962ء کو بہت تھوڑے نوٹس پر چشول جانے کا حکم ملا تو انھوں نے اپنے فوجی دستوں کو منظم میں غیر معمولی قابلیت دکھائی اور عین وقت پر اپنے بریگیڈ کو چوکر لمبے چوڑے محاذ پر تعینات تھا بے پناہ قوت ارادی کے ساتھ تیار بر تیار کر دیا۔ بعد میں چشول کی لڑائی کے دوران انھوں نے کارروائی کی رہنمائی کی اور اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے اگلی چوکیوں کا معائنہ کیا اور جوانوں اور قیمتی سامان کو دشمن کے ہاتھوں میں پڑنے سے بچا لیا۔

اسکواڈرن لیڈر جگ موہن ناتھ

اسکواڈرن لیڈر جگ موہن ناتھ جو کہ آپریشنل اسکواڈرن کے فلائنگ کمانڈر تھے، نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور بالکل خراب حالات میں دن اور رات دشوار گزار اور کٹھن پہاڑی خطوں پر اڑانیں بھرتے ہوئے بہت سے خطرناک کام انجام دیئے۔

نائیک چین سنگھ پنجاب رجمنٹ (بعد وفات)

19 اکتوبر 1962ء کو اپنی باقی ماندہ پلٹن کے ساتھ نائیک چین سنگھ کو سانگلا

سے بھیجا گیا تاکہ وہ دریائے نیامکاچو کے شمال میں سینگ جونگ کے مقام پر اپنی پلٹن کی پوزیشن کو مضبوط بنائے۔ اگلے دن علی الصبح اس دریا کے قرب وجوار میں تقریباً 500 چینیوں نے جمع ہو کر اس پر توپوں اور مارٹروں سے گولہ باری کی۔ اگرچہ دشمن کی تعداد کافی سے زیادہ تھی' ان کے پاس گولہ بارود بھی کم تھا لیکن پھر بھی نائیک جین سنگھ اور ان کے جوانوں نے دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچا کر پیچھے دھکیل دیا۔

اسی دن چینیوں نے سبھی اطراف سے ایک اور حملہ کیا مگر اس میں بھی نائیک جین سنگھ اور ان کے جوانوں نے دشمن کو پسپا کر دیا۔ جب ان کے پاس گولہ بارود قریب قریب ختم ہو گیا تو انھیں پیچھے ہٹنے کا حکم دیا گیا۔ نائیک جین سنگھ نے لائیٹ مشین گن سنبھالی تاکہ پیچھے ہٹتے ہوئے سیکشن کی حفاظت میں جوابی کارروائی کر سکیں۔ دشمن کی مشین گن سے ایک گولہ انھیں لگا۔ اگرچہ وہ شدید زخمی ہو گئے تھے مگر اپنے سیکشن کا دفاع جاری رکھا اور دشمن کی مشین گن سے نکلا ہوا ایک اور گولہ ان کے سر پر لگا اور وہ وہیں شہید ہو گئے۔

لیفٹننٹ وید پرکاش تریہن۔ راجپوتانہ رائفلز (بعد وفات)

کانگو میں راجپوتانہ رائفلز کی ایک بٹالین کی طرف سے سڑک کے ایک جنکشن پر واقع ایک دشمن کی چوکی پر حملہ کئے جانے سے پہلے 29 دسمبر 1962ء کو لیفٹننٹ وید پرکاش تریہن ایک خاص مشین گن دستے کی کمان کر رہے تھے۔ اس افسر کو اس مضبوط چوکی کا ٹھکانہ اور یہاں سے ہونے والی گولہ باری کا پتہ لگانے کا کام سونپا گیا۔ لیفٹننٹ تریہن اپنے گشتی دستے کے ساتھ جنگل سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے اور دشمن کی خندقوں سے تقریباً 100 گز کے فاصلے پر جا پہنچے۔ وہاں وہ مشین گن اور رائفل کی بھاری گولہ باری کی زد میں آ گئے اور گھر جانے کا خطرہ تھا۔ اس کا احساس کرتے ہوئے لیفٹننٹ تریہن نے پختہ ارادے کے ساتھ چوکی پر گولہ باری کر کے اسے ٹھنڈا کر دیا۔ مگر وہ بری طرح زخمی ہو گئے تھے اور اس کارروائی کے دوران انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔

میجر سوشیل کمار ماتھر۔ آبزرویشن فلائیٹ

میجر سوشیل کمار ماتھر نے گولیوں کی بوچھار میں دشمن کے مورچے پر بڑی نیچے سے متعدد بار اڑانیں بھریں۔ انھوں نے دشمن کے مورچے پر گولے داغے جو عین نشانے پر لگے۔ اس سے دشمن کا اسلحہ خانہ اڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی پاکستانی فوجوں کا اجتماع تتر بتر ہو گیا اور جہاں تک ممکن ہو سکا حملہ آوروں کا جینا حرام ہو گیا۔ بایر بیٹ علاقے میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میجر موصوف نے بڑی نیچے سے پرواز کی اور اس نے ایک پاکستانی اسلحہ خانے کو تباہ کر دیا اور دشمن کے فارمیشنوں کے پرزے اڑا دیئے۔

میجر بی۔ ایس۔ رندھاوا (بعد وفات)

نمبر 4 راجپوت رجمنٹ کے میجر بی۔ ایس۔ رندھاوا نے 1965ء میں کارگل پر حملے کے لئے ذاتی طور پر رہنمائی کی نتیجے کے طور پر 17 مئی 1965ء کو 13 ہزار اور 14 ہزار فٹ کی بلندی کے درمیان دو پاکستانی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ان چوکیوں پر قبضہ کرنا ایک لاجواب فوجی کارروائی تھی سری نگر لیہہ روڈ کے اہم اور ضروری راستے کو خراب کرنے اور سپلائی لائن کو کاٹنے کے لئے 16 مئی کی رات کو پاکستانی فوجوں نے حملہ کیا۔ کیپٹن رنبیر سنگھ میجر رندھاوا کے معاون تھے۔ ان کے بہادر جوانوں نے پاکستانیوں کے اس حملے کو ناکام کر دیا اور انھوں نے گھس پیٹھ کرنے والوں کا جنگ بندی لائن تک تعاقب کیا اور کئی گھنٹوں کی لڑائی کے بعد ان کی دو چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ میجر رندھاوا نے اس مڈبھیڑ میں اپنی بہادری کا شاندار مظاہرہ کیا۔ وہ اس لڑائی میں شدید زخمی ہو گئے اور آخر کار انھوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔

لیفٹننٹ کرنل رنجیت سنگھ دیال

25 اگست 1965ء کی رات کو لیفٹننٹ کرنل رنجیت سنگھ دیال نے جو

ان دنوں میجر تھے حاجی پیر پر حملہ کرنے والی کمپنی کی قیادت کی جب دشمن کی زبردست گولہ باری نے اس حملے کو روک دیا۔ انھوں نے انتہائی دشواریوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کمال حکمت عملی سے اپنی کمپنی کو وہاں سے نکال لیا اور اگلی رات انھوں نے پھر کمپنی کی رہنمائی کی اور درہ حاجی پیر پر قبضہ کرلیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے ایک پاکستانی افسر اور ۱۱ دیگر رینکوں کو گرفتار بھی کیا۔

29 اگست کو انھوں نے ایک اور مقام پر قبضہ کرنے کے لئے ایک پلٹن بھیجی اس پلٹن پر دشمن نے زبردست گولہ باری کی۔ لیفٹننٹ کرنل دیال نے فوری طور پر ایک پلٹن اکٹھی کی اور پہلی پلٹن کی مدد کے لئے آگے بڑھ گئے۔ انھیں پاکستانی فوجوں کی ایک ریگولر کمپنی سے ٹکر لینی تھی۔ اس کمپنی کے پاس 2، 4 انچ اور 3 انچ کے مارٹر اور مشین گنیں تھیں۔ لیفٹننٹ کرنل دیال کو دونوں پلٹنوں کی فائر کی کمک حاصل نہیں تھی۔ مگر دشمن کی زبردست گولہ باری کے باوجود وہ بجلی کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور انھیں جا دبوچا۔ جب وہ آخری حملے کی قیادت کر رہے تھے تو مشین گن فائر سے انھیں گولی لگی مگر خوش قسمتی سے ان کے ذاتی ساز و سامان سے ٹکرا کر نکل گئی اور وہ بال بال بچ گئے۔ لیفٹننٹ کرنل کی جرات سے دشمن کو جان کے لالے پڑ گئے اور وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ گیا۔

میجر جنرل گوربخش سنگھ

1965ء میں پاکستان کے ساتھ ہونے والی جنگ کے دوران ایک ماؤنٹین ڈویژن کے جی۔ او۔ سی میجر جنرل گوربخش سنگھ کھیم کرن سیکٹر میں جنگی کارروائی کے ذمے دار تھے۔ اگرچہ ان کی فارمیشن میں فوجی دستے کم تھے پھر بھی اس نے پہلے ہی نصف مطلوبہ جگہوں پر قبضہ کرلیا۔ دشمن کی برتر بکتر بند فوجوں کی طرف سے کئے گئے زبردست حملوں میں وہ اپنی پوزیشنوں پر ڈٹے رہے۔ دشمن کی زیادہ فوجی نفری کے باوجود میجر جنرل گوربخش سنگھ کی کمان میں ہمارے فوجی دستے نہ صرف اپنی پوزیشنوں کو سنبھالے رہے بلکہ اپنی جرارت اور بہادری کے ساتھ ڈیڑھ ٹینک رجمنٹ کا صفایا کر دیا۔ باقی ماندہ حملہ آور رجمنٹ کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ میجر جنرل گوربخش سنگھ

نے قیادت، عزم، استقلال اور ذاتی حوصلے کی بہترین خوبیوں کا مظاہرہ کیا۔

بریگیڈیر رام دھرم داس ہیرا

بریگیڈیر رام دھرم داس ہیرا انفینٹری بریگیڈ کے کمانڈر تھے۔ وہ 5 اگت 1965ء سے دشمن کے خلاف سرگرم جنگ میں حصہ لے رہے تھے۔ وادیٔ کشمیر میں گھس بیٹھیوں سے نبٹنے کے لئے تھوڑی سی مدت کے نوٹس پر وہ اپنے بریگیڈ کو لے کر آگے بڑھے پہل کرنے کے پختہ ارادے، طاقت اور سوجھ بوجھ کے ساتھ انھوں نے گھس بیٹھیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا اور انھیں زبردست نقصان پہنچایا۔

پنجاب کی سرحد پر پاکستان کے ساتھ جنگ شروع ہونے پر بریگیڈیر آر۔ڈی ہیرا کو سیالکوٹ کا شمال سے سلسلہ منقطع کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ اس کام میں رات کے وقت دشمن کے انجانے علاقے میں سے ہو کر حفاظتی مورچے بنانے کا کام کرنا تھا تا کہ دن کے وقت دشمن کے جوابی حملے کا سامنا کیا جائے۔ بریگیڈیر ہیرا نے اسے کامیابی کے ساتھ پورا کیا۔ دشمن کی طرف سے کئے گئے حملے کے وقت وہ اپنے جوانوں کے ساتھ انھیں نہ صرف اپنے مورچوں پر ڈٹے رہنے بلکہ دشمن کو زبردست نقصان پہنچانے کی تحریک دیتے رہے اس مڈبھیڑ میں بریگیڈیر آر۔ڈی۔ ہیرا نے اپنے آپ کو ان سب خطرات میں ڈال دیا جن میں ان کی کمان کا ہر ایک سپاہی گھرا تھا

لیفٹننٹ کرنل ڈی۔ ہائیڈ (آئی۔سی 4032) 3 جاٹ

6 2 ستمبر 1965ء کو جب پاکستان میں اچھوگل نہر پر پہلا حملہ کیا گیا تو جاٹ رجمنٹ کی ایک بٹالین کے آفیسر کمانڈنگ لیفٹننٹ کرنل ڈی ہائیڈ نے دشمن کے کڑے مقابلے کے باوجود نہر کے مغربی کنارے پر قبضہ کر لیا۔ یہ ان کی اعلیٰ قیادت کا ہی نتیجہ تھا کہ دشمن کی مسلسل گولہ باری اور بار بار کئے گئے زمینی اور ہوائی حملوں کے باوجود ان کی بٹالین نہ صرف دشمن سے چھینے گئے مورچوں پر ڈٹی رہی بلکہ آگے بھی بڑھتی رہی 9 ستمبر 1965 کو جب دشمن نے پیٹن ٹینکوں سے حملہ کیا تو ان کی بٹالین نے ایکالیس گنوں سے دشمن کے پانچ ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔

لیفٹننٹ کرنل نریندر ناتھ کھنہ (آئی سی 4018) بعد وفات

لیفٹننٹ کرنل نریندر ناتھ کھنہ سکھ رجمنٹ کی اس بٹالین کی کمان کر رہے تھے جس نے جموں اور کشمیر میں جنگ بندی کی لائن کے پار ایک اہم چوکی پر قبضہ کر رکھا تھا۔ دشمن نے اس مقام پر مضبوط قلعہ بندی کر رکھی تھی 6 ستمبر 1965ء کو لیفٹننٹ کرنل نریندر ناتھ کھنہ نے اپنی تین کمپنیوں کے ساتھ اس مقام کو گھیرتے ہوئے حملہ بولا تو ان کی کمپنیوں کو میڈیم مشین گنوں اور 50 براؤننگ کی بھاری گولہ باری اور ان کے خودکار ہتھیاروں کی مار کا سامنا کرنا پڑا اور دھاوا بولنے والی دو کمپنیوں کو پیچھے ہٹنا پڑا اور وہ آگے نہیں بڑھ سکیں۔ لیفٹننٹ کرنل نریندر ناتھ کھنہ نے اپنی کمپنیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اگرچہ دشمن کے حملے سے وہ زخمی ہو چکے تھے۔ مگر پھر بھی انھوں نے اپنی کمپنی سے دوسرا حملہ بولا اور اپنے مقصد کو پا لیا۔ آخری حملے کی کمان کرتے ہوئے انھیں 50 براؤننگ کا ایک گولہ لگا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے اور آخر انھوں نے وہیں جام شہادت نوش کیا۔

ونگ کمانڈر پریم پال سنگھ (3871) جنرل ڈیوٹی (پائیلٹ)

ونگ کمانڈر پریم پال سنگھ ایک لڑاکا بمبار اسکواڈرن کے کمانڈنگ آفیسر تھے جس نے بہت تھوڑی مدت میں اعلیٰ درجے کی جنگی تیاری کی 6 ستمبر سے 9 ستمبر 1965ء کے دوران انھوں نے چھ بڑے حملہ آور بہت نزدیک سے مصافاتی کارروائیوں میں حصہ لیا۔ ان میں سرگودھا ہوائی اڈہ، اکوال اور مرود کے ہوائی اڈوں پر ٹوہ اڑان کرنا، پشاور کے ہوائی اڈے کی صحیح کیفیت معلوم کرنا اور بہت سے علاقوں میں پاکستانی فوجوں اور ان کے بکتر بند دستوں کے اجتماع کے علاوہ مختلف سیکٹروں پر بمباری کرنا شامل تھا اپنی جان پر کھیل کر اور دشمن کی بمباری کے دوران نہایت خطرناک کارروائی میں انھوں نے دشمن کے علاقوں میں دور دور تک بمباری کرنے اور ٹوہ لگانے کے سلئے پروازیں کیں اور اپنے مقصد کو بلند ہمتی، بلند حوصلگی اور پختہ ارادی کے ساتھ پورا کیا۔

بریگیڈیر کھیم کرن سنگھ (آئی سی) (20.14)

آرمرڈ کور کے کمانڈر بریگیڈیر کھیم کرن سنگھ نے سیالکوٹ سیکٹر میں لڑائی کے دوران 6 ستمبر 1965ء 22 ستمبر 1965ء تک اپنی بریگیڈ کی کمان سنبھالی اپنی پوری آرمرڈ کور کے علاوہ بریگیڈیر کھیم کرن سنگھ کو مزید آرمرڈ یونٹوں کی کمان سونپی گئی تاکہ دشمن کے ٹینکوں کا مقابلہ کیا جا سکے جو کہ تعداد میں زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تکنیکوں سے بھی واقف تھے لڑائی کے پہلے تین دنوں میں بریگیڈیر کھیم کرن سنگھ کی کمان میں ہماری فوج نے دشمن کے 75 سے بھی زائد ٹینک تباہ کر دیئے جبکہ ہمارے تباہ ہونے والے ٹینکوں کی تعداد بہت کم تھی۔ بریگیڈیر کھیم کرن سنگھ نے پھلورہ کی لڑائی تین دن تک لڑی۔ آخر کار ان کی قیادت، بے مثل مصافیاتی سوجھ بوجھ اور تکنیکی مظاہرے اور ہمارے جوانوں کی بلند حوصلگی کے طفیل دشمن کو منہ کی کھانی پڑی اسے اس مواصلاتی سنٹر سے باہر نکال دیا گیا۔ پہلے ان کی فارمیشن کو دشمن کے ہتھیاروں کو زیادہ سے زیادہ تباہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ یہ کام اتنی عمدگی کے ساتھ ہوا کہ دشمن کو اپنی اگلی لائن برقرار رکھنے کے لئے اپنی ساری سیکورٹی فورس لانی پڑی۔ جنگ بندی سے کچھ دن پہلے دشمن کی فوج کے ٹینک کمانڈروں کے حوصلے اتنے پست ہو چکے تھے کہ وہ ہماری فوج سے دور ہی لڑتے رہے اور روبرو مقابلے سے انحراف کرتے رہے۔

میجر آسارام تیاگی (آئی سی 6 305) 3 جاٹ (بعد وفات)

21-22 ستمبر کی درمیانی رات کو پاکستان میں ڈوگرائی گاؤں میں دشمن کے ایک مورچے کو قابو کرنے کے لئے میجر آسارام تیاگی نے خود جاٹ بٹالین کی ایک کمپنی کی اگلی پلاٹون کی قیادت کی۔ دشمن کا یہ مورچہ ٹینکوں کے ٹروپ میں محفوظ تھا جس کا دفاع پل پاتنوں اور ریکائلیس گنوں سے کیا جا رہا تھا۔ دشمن کے علاقے پر حملہ کرتے وقت میجر تیاگی کے دائیں کندھے پر دو گولیاں لگیں۔ چوٹ لگنے پر بھی وہ دشمن کے ٹینکوں کی طرف بڑھتے رہے اور ہتھ گولوں سے دشمن کے پرخچے اڑا دیئے اور اس کے دو

ٹینک صحیح حالت میں پکڑ لیے گئے اور اس مدت کے دوران وہ پھر تین اور گولیوں سے زخمی ہو گئے۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنی کمپنی کی قیادت اس وقت تک کرتے رہے جب تک وہ بے ہوش ہو کر گر نہ پڑے۔ بعد میں انھیں فوجی اسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں زخموں کی تاب نہ لاکر انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔

اسکواڈرن لیڈر پدمانابھا گوتم (4821 4۔ جنرل ڈیوٹی پائیلٹ)

اسکواڈرن لیڈر پدمانابھا گوتم کمانڈر اتر بمبار کنورژن ٹریننگ یونٹ کو تھوڑی مدت پہلے اطلاع نہ ملنے پر بھی بڑی ہوشیاری سے اپنی یونٹ کو لڑائی میں کارروائی کرنے کے قابل بنادیا۔ اور بہت سی کٹھن اور خطرناک اڑانوں میں رہنمائی کی۔ 6 ستمبر سے 21 ستمبر 1965ء کے دوران پاکستانی علاقے پر چھ اہم حملے کئے اور بہت نزدیک سے مصافیاتی کارروائیاں کیں۔ اپنی جان پر کھیل کر بھی دشمن کی زبردست زمینی گولہ باری اور پاکستانی سیبر جیٹوں کے حملے کے خطرے کے باوجود اسکواڈرن لیڈر گوتم نے دلیری اور بلند حوصلگی کے ساتھ سونپی گئی خدمات بخوشی انجام دیں۔ اس میں دشمن کے علاقے میں توہ اڑان کرنے اور اکوال اور گجرات کے ہوائی اڈوں پر اور چودنڈہ کے علاقوں میں دشمن کی فوجوں کے اجتماع کے علاقوں میں بمباری کرنے کے کام شامل تھے۔

میجر بھوپندر سنگھ (آئی سی 4466) 4 ہارس (بعد وفات)

ہڈسنز ہارس کے اسکواڈرن کمانڈر میجر بھوپندر سنگھ نے 11 اور 19 ستمبر 1965 کے دوران پاکستان میں پھلورہ اور سوبدرہ کی لڑائی میں اپنی اسکواڈرن کی بڑے اعلیٰ طریقے سے رہنمائی کی۔ انھوں نے بڑی ہوشیاری سے اپنی اسکواڈرن کو پھیلا کر حوصلہ آمیز کارروائی کی جس کے نتیجے کے طور پر ان کی اسکواڈرن نے پاکستانی ٹینک اور ان کا دوسرا ساز و سامان تباہ کر دیا۔ اگرچہ ان کے ٹینک کو کئی بار گولے لگے مگر پھر بھی وہ بڑی خوش اسلوبی سے مسلسل کمان نبھاتے رہے اور بہادری کے کئی کارناموں سے اپنے جوانوں کو ہمت سے لڑنے کی ترغیب دیتے رہے۔ 19 ستمبر 1965ء کو سوبدرے کی

لڑائی میں ان کے ٹینک پر دشمن کا ایک گولہ لگا۔ وہ جل اٹھا۔ ٹینک سے نکلنے کی کوشش میں وہ بری طرح جل گئے۔ انھیں پیچھے لایا گیا جہاں بعد میں انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔ دشمن کی بھاری گولہ باری کے دوران اپنے بہت سے ٹینکوں کے ناکارہ ہو جانے کے باوجود وہ اپنے دو ہی ٹینکوں کے ساتھ دشمن سے لڑتے رہے۔

لیفٹیننٹ کرنل ارون کمار شری دھرویدیہ (آئی سی 1701) دکن ہارس

لیفٹیننٹ کرنل ارون کمار شری دھرویدیہ پاکستان کے خلاف 1965ء کی کارروائیوں میں اصل اتار اور چیما (پنجاب) میں 6 ستمبر سے 11 ستمبر تک اپنی یونٹ کے ذریعہ لڑی گئی لڑائیوں میں دکن ہارس کی کمان کر رہے تھے۔ لڑائی میں انھوں نے حوصلہ آمیز قیادت کا ثبوت دیا۔ اپنی یونٹ کو صف بند کرنے بھاری مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے دشمن کے پیٹن ٹینکوں کو بھاری نقصان پہنچانے کا قابل تعریف کام کیا۔ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ اپنی انتھک کوششوں سے ایک سیکٹر سے دوسرے سیکٹر جاتے رہے اور اس طرح قابل تعریف مثال پیش کر کے اپنے جوانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔ اصل اتار کی لڑائی میں دشمن کے بکتر بند حملوں کو روکنے اور بعد میں چیما میں 10، 11 ستمبر 1965 کو دشمن کے ٹینکوں کو تحس نحس کرنے کے لئے بڑی حد تک آپ ہی ذمہ دار تھے۔

اسکواڈرن لیڈر (اب ونگ کمانڈر) جگ موہن ناتھ

(2946) ایم وی سی۔ جنرل ڈیوٹی پائلٹ

1965ء کی پاکستان کے خلاف کارروائیوں میں کینبرا کے کمانڈنگ آفیسر اسکواڈرن لیڈر جگ موہن ناتھ دشمن کے علاقے میں کئی گشتوں پر گئے اور دشمن کے متعلق اہم جانکاری حاصل کی۔ سارے مشن جنگ سے متعلق دشمن کی کارروائیوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ لہذا انھیں دشمن کے علاقے میں بڑی حد تک اور ان کے محفوظ ہوائی اڈوں اور انسٹالیشنوں پر اپنے حفاظتی دستوں کے ساتھ اڑانیں بھرنی تھیں اگرچہ اسکواڈرن لیڈر جگ موہن ناتھ یہ بخوبی جانتے تھے کہ ہر ایک مشن پر جانے میں خطرہ

ہی خطرہ ہے مگر پھر بھی انھوں اس وقت تک اپنی اسکواڈرن کی قیادت کرکے سبھی خطرات مول لئے جب تک انھیں ان میں چند ایک مشنوں پر اپنے ساتھیوں کو بھیجنے کے لئے نہ کہا گیا۔

اپنے مشنوں پر جو معلومات انھوں نے حاصل کیں وہ اتنی اہم تھیں کہ ان کے بغیر دشمن کے ہوائی اڈوں اور انسٹالیشنوں پر ہمارے حملے اتنے کامیاب اور تباہ کن نہ ہوتے۔ دراصل ان کے مشنوں نے انڈین ائیر فورس کو ٹھیک نشانوں پر حملہ کرنے کے قابل بنا دیا جنھیں تباہ کرکے پاکستان کی جنگی کوششوں میں رکاوٹ ڈالنا تھا۔ اسکواڈرن لیڈر جگ موہن ناتھ نے بے مثل بہادری، حوصلہ، پختہ ارادی کے ساتھ فرض شناسی کا اعلیٰ ثبوت دیا۔

لیفٹننٹ کرنل مہاتم سنگھ (آئی سی 40490 جموں اینڈ کشمیر رائفلز)

لیفٹننٹ کرنل مہاتم سنگھ چولا سیکٹر میں 20 جون سے 14 اکتوبر 1967ء کے دوران جموں اور کشمیر رائفلز کی ایک بٹالین کی کمان کر رہے تھے جبکہ چینی فوجیوں نے جو کہ کئی مقامات پر ہمارے فوجی دستوں کے بالکل نزدیک تھے حالات کو مشتعل بنا رکھا تھا۔ دشوار گزار راستے اور ناساز گار موسم کے باوجود ہمارے فوجیوں نے اپنا کام بخوبی انجام دیا۔ لیفٹننٹ کرنل مہاتم سنگھ نے حالات ہمیشہ قابو میں رکھے۔ اکتوبر 1967ء میں جب دشمن نے ہمارے علاقے پر اچانک حملہ کیا تو لیفٹننٹ کرنل مہاتم سنگھ ایک دقت آمیز مارچ کے بعد جائے وقوع پر پہنچے اور اسی وقت حالات کو سنبھال لیا اور ہماری اس ایک چوٹی پر جا پہنچے جہاں لڑائی میں دشمن کا سامنا تھا۔

میجر ہربھجن سنگھ (آئی سی - 14655) راجپوت (بعد وفات)

11 ستمبر 1967ء کو صبح پانچ بج کر چالیس منٹ پر میجر ہربھجن سنگھ ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے جسے ناتھولا میں شمالی کنارے پر تار کی باڑ لگانے والے انجینئروں کی حفاظت کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔ جب تار لگاتے جا رہے تھے تو چینیوں کے ساتھ جھڑپ ہو گئی۔ چینی افواج نے اچانک سامنے اور دائیں بائیں دونوں پہلوؤں سے

گولہ باری شروع کردی یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان کی کمپنی اور انجینئرز کھلے میدان میں گھر گئے ہیں میجر ہرسجن سنگھ حملہ آوروں پر دھاوا کرنے کے لئے چلائے۔ تین چینی سپاہیوں کو سنگین سے ڈھیر کرکے وہ آگے بڑھے اور ایک ہتھ گولہ پھینک کر انھوں نے چینی لائیٹ مشین گن کو ٹھنڈا کر دیا۔ یہ کھلے میدان میں ہمارے فوجیوں پہ گولیاں برسا رہی تھی۔ ایسا کرتے کرتے وہ اپنی جان پر کھیل گئے۔

لیفٹننٹ کرنل رائے سنگھ (آئی سی۔508 6) گرینڈیئرز

20 اگست 1967ء کو لیفٹننٹ کرنل رائے سنگھ ناتھولا کی بیرونی سرحدی چوکی پر ایک یونٹ کی کمان کر رہے تھے تو شمالی سرے پر چینیوں کی پہلی گھس پیٹھ کے بعد انھیں حکم ہوا کہ وہ ناتھولا میں پن دھارا کے ساتھ تار کی باڑھ لگائیں چینیوں کی زبردست مزاحمت کے باوجود انھوں نے یہ کام بڑی ہوشیاری کے ساتھ پورا کیا 5 ستمبر 1967ء کو انھیں حکم دیا گیا کہ وہ تار کی باڑھ کو پن دھارا کے ساتھ ساتھ شمالی سرے سے جنوبی سرے تک بڑھائیں۔ اس بار چینیوں نے کچھ گولیاں بھی چلائیں ۔ انھوں نے سنگینوں اور رائفلوں کے کندوں کا کھلے عام استعمال کیا اور اس جھڑپ میں لیفٹننٹ کرنل رائے سنگھ زخمی ہو گئے۔ انھوں نے اپنا کام بڑی بہادری اور ہوشیاری کے ساتھ پورا کیا۔ چینی افواج نے تار کی باڑھ کی پرواہ کئے بغیر بھارتی سرحد میں گھس پیٹھ جاری رکھی۔ 11 ستمبر 1967 کو جب لیفٹننٹ کرنل رائے سنگھ اور ان کے ساتھی سرحد کی گھس پیٹھ کو روکنے کے لئے تار کی باڑھ کو مضبوط کر رہے تھے تو چینی افواج نے اچانک آرٹلری، مارٹروں اور ایکا تیس گنوں سے گولہ باری شروع کر دی۔

اس وقت لیفٹننٹ کرنل رائے سنگھ کی زیر کمان جوانوں نے دستیاب شدہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر جوابی حملہ کیا۔ انھوں نے لائٹ مشین گن سے خود چینی بنکروں میں گولیاں چلائیں اور اس کے ساتھ انھوں نے حفاظتی گولیاں بھی چلائیں تاکہ ان کے جوان تاروں کے پاس سے واپس آسکیں۔ جب ان کا بنکر تباہ ہو گیا تو وہ کھلے میدان میں باہر آگئے انھوں نے دیکھا کہ ایک سپاہی جس کے پاس ایک اسٹریم گرینیڈ تھا زخمی ہو گیا اور وہ گولی چلانے سے لاچار ہے۔ لیفٹننٹ کرنل رائے سنگھ نے اس کا ہتھیار اٹھا لیا

اور چینی سپاہیوں پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔
جب انھوں نے دیکھا کہ چینی سپاہی ایک براؤننگ مشین گن کے ذریعہ گولہ باری کر رہے ہیں اور کرنل کمانڈر مارا گیا ہے تو انھوں نے خود اس توپ کو سنبھالا۔ انھوں نے چند گولے چلائے ہی تھے کہ ان کے پیٹ میں گولی لگی اور وہ وہیں گر پڑے۔ اگرچہ انھیں اس مقام سے اٹھاتے اٹھاتے ہی ایک ٹکڑا اور ان کے سر کے پچھلے حصہ میں لگا مگر اس کے باوجود وہ جوانوں کو لڑتے رہنے اور دشمن کا مقابلہ ڈٹ کر کرتے رہنے کی ترغیب دیتے دیتے جام شہادت نوش کیا۔

سیکنڈ لیفٹننٹ شمشیر سنگھ سمرا گارڈز (بعد وفات)

سیکنڈ لیفٹننٹ شمشیر سنگھ سمرا دشمن کا سامنا کرتے ہوئے بے مثال بہادری پختہ ارادی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی جان پر کھیل گئے۔ مٹرا پارا پر حملے کے دوران جب وہ دشمن کے مورچے سے صرف 25 گز دور رہ گئے تھے تو ان کی چھاتی پر مشین گن کی گولی لگی۔ مگر پھر بھی وہ دشمن پر پے در پے وار کرتے ہوئے ایک ہتھ گولے سے بنکر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر وہ دوسری بنکر کی جانب مڑے تبھی انھیں ایک اور گولی لگی اور انھوں نے وہیں جام شہادت نوش کیا۔ مرتے وقت بھی ایک ہتھ گولہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ ان کی اس کارروائی سے ہماری کامیابی یقینی ہو گئی۔

جے سی 39248 صوبیدار ملکیت سنگھ 14 پنجاب (بعد وفات)

صوبیدار ملکیت سنگھ کی بٹالین جیسور سیکٹر میں ایک اہم دفاعی مورچے پر ڈٹی ہوئی تھی جبکہ دشمن کے پیدل اور بکتر بند دستوں نے اس مورچے پر حملہ کر دیا۔ وہ اپنے جوانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے ایک خندق سے دوسری خندق میں جاتے رہے جب دشمن پچاس گز کے فاصلے پر آ گیا اور وہ ان کے مورچے پر ایل ایم جی اور ہتھ گولوں کے ذریعہ فائرنگ کرنے لگا تو وہ دشمن کا سامنا کرنے کے لئے رینگ کر آگے بڑھے اور زخمی ہو جانے کے باوجود انھوں نے دشمن کے دو مشین گنروں کو ڈھیر کر دیا۔ تبھی دشمن کے

ایک ٹینک کا ایک گولہ ان پر لگا اور انھوں نے وہیں شہادت کا جام نوش کیا۔

کمانڈر کسار گوڈ ٹپنا شیٹی گوپال راؤ وسی ایس ایم (نیوی)

کمانڈر کسار گوڈ ٹپنا شیٹی گوپال راؤ نے 4 ۔5 دسمبر کی درمیانی رات کو مغربی سمندری بیڑے کے چھوٹے سے دستے سے کراچی پر دشمن کے ساحل پر جارحانہ حملہ کیا انھوں نے دشمن کے فضائی، سمندری اور آب دوزی حملے کے خطرے کی پرواہ کئے بغیر اپنے گروپ کو دشمن کے پانیوں میں اندر تک جانے میں رہنمائی کی اور دشمن کے بڑے بڑے جنگی جہازوں کے دو گروہوں کو تلاش کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔

دشمن کے تباہ کن جہازوں کی توپوں کی زبردست فائرنگ کے باعث ہمارے جہازوں کے پر سائل کو زبردست خطرے کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود کمانڈر کسار گوڈ ٹپنا شیٹی گوپال راؤ نے ایک فیصلہ کن حملہ کیا جس کے نتیجے میں اب کے دستیاب شدہ اطلاع کے مطابق دشمن کے دو تباہ کن جہازوں اور ایک مائین سویپر کو ٹھکانے لگا دیا گیا۔ غالباً چند اور جہاز بھی غرقاب کر دیئے گئے۔

دشمن کے جہازوں سے نبرد آزمائی کے بعد کمانڈر شیٹی گوپال راؤ نے اپنے ٹاسک گروپ کو دشمن کے پانیوں میں اندر تک گھس جانے کا حکم دیا۔ اور اس نے کراچی کی بندرگاہ پر بمباری کی جس سے بندرگاہ کے فوجی اڈے اور تیل کے ذخیرے نذر آتش ہو گئے۔

ایکٹنگ کیپٹن مہندر ناتھ ملاّ (بعد وفات)

نیوی کے ایکٹنگ کیپٹن مہندر ناتھ ملا کی زیر کمان انڈین نیوی کے دو جہاز تھے۔ ان کا تعلق 14 ویں فری گیٹ اسکواڈرن سے تھا۔ انھیں بحرہ عرب میں پاکستان کی ایک آبدوز کا سراغ لگانے کا کام سونپا گیا تھا۔ کیپٹن ملا اس وقت 1200 ٹن وزنی آبدوز شکن کھکھری نامی فری گیٹ کے کمانڈنگ آفیسر تھے۔ کھکھری ہمارے مغربی بحری بیڑے سے متعلق تھی۔ 9 دسمبر 1971ء کی رات کو دشمن کی ایک آبدوز نے بحرہ عرب میں کھکھری کو چند سیکنڈ کے وقفے میں تین بار تارپیڈو کیا جس کی وجہ سے جہاز تین منٹ

سے بھی کم وقفے میں ڈوبنے لگا۔ کیپٹن ملا نے جونہی یہ محسوس کیا کہ ان کے جہاز کو بچایا نہیں جا سکتا تو انھوں نے فوراً جہاز کو خالی کر دینے کا حکم دیا۔ اپنے 33 سالہ اسسٹنٹ کمانڈر جی گنیدر کرشن سوری کو ہدایت کی کہ لائف بوٹ وغیرہ جلد از جلد سمندر میں اتار دی جائیں۔

ککھری بڑی تیزی سے غرقاب ہو رہی تھی۔ اگرچہ کیپٹن مہندر ناتھ ملا کے پاس اپنی جان بچانے کے تمام مواقع موجود تھے مگر انھوں نے 8 افسروں اور 176 ملاحوں سمیت آخری دم تک ہمت نہ ہاری اور ان کے ساتھ جان دینے کو ترجیح دی۔ کمانڈر سوری بھی انھیں کے ساتھ جہاز میں ڈوب گئے اور اس طرح ان تمام جاں بازوں نے مادرِ وطن کی حفاظت کرتے کرتے اپنی جانیں قربان کیں۔

کیپٹن سوراج پرکاش اے وی ایس ایم (آئی این)

کیپٹن سوراج پرکاش 1971ء کی جنگ کے دوران خلیج بنگال میں بحری ناکہ بندی اور دشمن کے خلاف کارروائی کرنے والے انڈین نیوی کے جنگی جہاز۔ آئی این ایس۔ وکرانت کے کمانڈر تھے۔ تمام کارروائی کے دوران یہ جہاز انتہائی ناموافق حالات میں اور دشمن کی آبدوزوں اور ہوائی جہازوں کے حملے کے مسلسل خطرے کے باوجود اپنی کارروائی کرتا رہا۔ کیپٹن سوراج پرکاش نے پیشہ ورانہ مہارت، بہادری اور عزم و استقلال کا ثبوت دیا۔ ان کی زیر قیادت کی گئی کارروائیوں کی وجہ سے دشمن اندرونی اور بیرونی پانیوں کا قطعاً استعمال نہ کر سکا اور بنگلہ دیش میں پاکستانی افواج کو کوئی بیرونی امداد نہ مل سکی اور نہ ہی انھیں وہاں سے بھاگنے کا کوئی راستہ مل سکا۔

ونگ کمانڈر رودیا بھوشن وشِشٹ 45841۔ ایف۔ بی

انڈین ائر فورس کے ونگ کمانڈر رودیا بھوشن وشِشٹ کو 3 دسمبر 1971ء کی رات کو چھانگا مانگا میں دشمن کے اسلحہ اور تیل کے بڑے ذخیرے پر حملہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اگرچہ دشمن زمین پر زبردست گولہ باری کر رہا تھا پھر بھی انھوں نے انتہائی ہوشیاری کے ساتھ حملہ کر کے دشمن کے ٹھکانے کو نقصان پہنچایا۔ اگلی رات کو انھوں نے دشمن کے اس اڈے پر دوبارہ حملہ کیا اور اس کو مزید نقصان پہنچایا۔ 5 دسمبر کی رات کو

اپنے بمبار ہوائی جہازوں کی قیادت کر کے انھوں نے حاجی پیر پر دشمن کے ٹھکانوں پر گولے برسائے۔ اس موقع پر انھیں نہ صرف دشمن کی زمینی فائرنگ کا سامنا تھا بلکہ اپنے طیارے کو نچلی سطح پر پہاڑی سلسلہ کے درمیان وار کرنا بھی ان کے لئے مشکل تھا۔ پھر بھی انھوں نے تمام حملوں کے دوران اپنے کسی بھی طیارے کو نقصان پہنچنے نہیں دیا

میجر وجے رتن چودھری۔ آئی سی 11004 انجینئرز رجمنٹ (بعد وفات)

میجر وجے رتن چودھری نے جکرہ کے علاقے میں 11 12 دسمبر 1971ء کی درمیانی رات کو اندھا دھند فائرنگ کے باوجود ایک سرنگ زدہ علاقے کو تباہ کرنے کی ذمہ داری سنبھالی۔ دشمن کی زبردست فائرنگ کی وجہ سے ہماری انجینئر پارٹی کی تمام کوششیں ناکام ہو رہی تھیں۔ مگر میجر چودھری اپنی ذاتی حفاظت کی پرواہ کئے بغیر اپنے جوانوں کے پاس جاکر انھیں ہدایات اور ضروری امداد دیتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ علاقہ سرنگوں سے صاف کر دیا گیا اور فوجی نقل و حرکت پھر سے شروع کر دی مگر جب وہ دریائے بسنتر کے علاقے میں ایک سرنگ زدہ علاقے کی صفائی کا کام کر رہے تھے کہ دشمن کی طرف سے کی گئی گولہ باری میں وہ ہلاک ہو گئے۔

لیفٹننٹ کرنل سکھ جیت سنگھ۔ (آئی۔ 6704) (سندھیا ہارس)

۱۰ دسمبر 1971ء کو 14 سندھیا ہارس نیناکوٹ کے مغرب میں تعینات تھی جبکہ میڈیم آرٹلری اور ہیوی مارٹر فائرنگ کی حفاظت میں دشمن کے ٹینکوں نے ان کے مورچوں پر حملہ کر دیا۔ لیفٹننٹ کرنل سکھ جیت سنگھ نے اپنی جان پر کھیل کر اپنے ٹینکوں کی گولہ باری کی نگرانی کی اور اس دوران انتہائی جرأت اور ماہرانہ قیادت کا مظاہرہ کیا۔ یہاں تک کہ حالات کا بخوبی جائزہ لینے کی غرض سے اپنے ٹینک کا اوپر کا ڈھکن بھی کھول دیا۔ آخر دشمن کا حملہ ناکام کر دیا گیا اور اپنا نقصان کئے بغیر دشمن کے دو ٹینک تباہ کر دیئے۔ ۱۱ دسمبر 1971ء کو لیفٹننٹ کرنل سکھ جیت سنگھ نے دشمن کے ٹینکوں کا محاصرہ کرنے والے دستے کی خود کمان کی اور دشمن کی ہر کوشش کو ناکام کرتے ہوتے محاصرہ تنگ کرتے گئے اور دشمن کے مزید آٹھ ٹینک تباہ کر کے

ایک افسر، دو جے سی او، اور دیگر رینکوں کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔

رائفل مین پاتی رام گورنگ۔ 5/1 گورکھا رائفلز (بعد وفات)

ضلع کشتیا میں تھالی کے مقام پر حملے کے دوران ایک بنکر سے مشین گن کی زبردست فائرنگ ہونے لگی جس سے چند لمحات کے لئے ہماری پیش قدمی رک گئی۔ تبھی رائفل مین پاتی رام گورنگ نے فوراً آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے مشین گن چلانا شروع کر دی۔ وہ اپنی مشین گن کو کوٹھے پر رکھ کر فائرنگ کرتے رہے۔ جونہی وہ آگے بڑھے دشمن کی مشین گن کی ایک گولی ان پر لگی۔ اگرچہ وہ شدید طور پر زخمی ہو گئے تھے مگر پھر بھی وہ مشین گن سے گولیاں چلاتے رہے۔ اور جام شہادت نوش کرنے سے پہلے انھوں نے دشمن کی مشین گن کو ٹھنڈا کر دیا۔

بریگیڈیر جوگندر سنگھ گھیرایا۔ (آئی سی۔ 4 198) کے سی۔ وی ایس ایم

— بریگیڈیر جوگندر سنگھ گھیرایا نے بریگیڈ کمانڈر کے طور پر جنگی کارروائی کا منصوبہ نہایت پیشہ ورانہ سوجھ بوجھ اور مہارت کے ساتھ بنایا اور اپنی بریگیڈ کو جیسور سیکٹر میں قابل تعریف سرعت اور شدت کے ساتھ جنگی خدمات پر مامور کر دیا۔ ان کی بریگیڈ پر لگاتار چار حملے ہوئے مگر زبردست جانی نقصان کے باوجود ان کی فورس ثابت قدم رہی۔ اس میں ان کی بے مثال مصافیاتی سوجھ بوجھ، لاجواب بلند حوصلگی، حاضر دماغی اور اعلیٰ قیادت کو دخل تھا۔ اس سے دشمن کا زبردست جانی نقصان ہوا اور اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔ بریگیڈیر گھیرایا ان پے در پے جارحانہ اقدامات کے دوران اپنی افواج کی قیادت کرتے رہے۔ آخر وہ دشمن کی زبردست فائرنگ سے شدید زخمی ہو گئے۔ مگر اس کے باوجود انھوں نے وہاں سے اس وقت تک نکلنے سے انکار کر دیا جب تک کہ وہ اس حملے کی کامیابی کا منظر اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں کیونکہ بنگلہ دیش میں ہماری پیش قدمی کا انحصار اس حملے کی کامیابی پر تھا۔

بریگیڈیر جوگندر سنگھ بخشی (آئی 48 70) جاٹ

بریگیڈیر جوگندر سنگھ بخشی مشرقی محاذ پر ایک ماؤنٹین بریگیڈ کی کمان کر رہے تھے۔ 7 اور 9 دسمبر 1971ء کے درمیانی عرصے میں ان کی بریگیڈ نے کئی کامیاب حملے کئے اور کئی علاقے دشمن کے قبضے سے آزاد کرائے۔ آخر میں بوگرہ پر قبضہ کر لیا۔ بریگیڈیر جوگندر سنگھ کی پیشہ ورانہ مہارت اور جرارت مندانہ طرز عمل سے دشمن کے قدم ہر مقام سے اکھڑ گئے اور نتیجے میں ان کی بریگیڈ نے بھاری تعداد میں فوجی ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔ اور پاکستان کی 205 ویں بریگیڈ کے کمانڈر سمیت بڑی تعداد میں جنگی قیدی بنائے۔ اس پوری لڑائی کے دوران بریگیڈیر جوگندر سنگھ بخشی صف اول میں رہے۔

65 28 921 سپاہی انسویا پرساد۔ 10 مہار (بعد وفات)

سپاہی انسویا پرساد نے دشمن کا مقابلہ کرتے ہو غیر معمولی جرارت اور قابل تعریف فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ سپاہی انسویا پرساد حال ہی میں بھرتی ہونے والا ایک نوجوان تھا۔ 29 نومبر 1971 کو ان کی بٹالین کو پوربی محاذ پر دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ یہاں دشمن مضبوط مورچے پر بیٹھا تھا۔ اور اس کے پاس کے تمام علاقے پر اس کا زور تھا۔ حملے کے وقت دشمن کی خودکار شین گنوں کی وجہ سے ہماری فوج کی پیش قدمی رک گئی تھی۔ دشمن ایک عمارت کے اندر تھا۔ اس لئے جلد ہی یہ اندازہ ہو گیا کہ دشمن کے مورچوں تک پہنچنے کے لئے اس عمارت کو ختم کرنا ضروری تھا۔ اس کے لئے فضائی طاقت کا استعمال بھی ممکن نہ تھا۔ اور ہمارے اپنے جوان کافی نزدیک ہونے کی وجہ سے آرٹلری کا استعمال بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لہٰذا سوسائیڈ اسکواڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا جو چوری چھپے اس عمارت تک پہنچ کر آگ لگا دے۔ اس کام کو انجام دینے کے لئے سپاہی انسویا پرساد نے اپنی خدمات پیش کیں۔ وہ چند فاسفورس گرینڈ لے کر دشمن کے مورچوں کی طرف رینگنے لگا۔ اس دوران اس کی دونوں ٹانگوں پر گولی لگی لیکن اس نوجوان نے اپنا

کام نہیں چھوڑا۔ اور عمارت تک رینگ کر پہنچنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ عمارت کے عقبی حصے میں گولہ بارود کا ذخیرہ دیکھ کر انھوں نے اپنی کارروائی شروع کرنے کا فیصلہ کیا اور اس جانب رینگنا شروع کر دیا۔ اس دوران مشین گن کی ایک گولی سپاہی انسو یا پرساد کے کندھے پر لگی۔ اس کے جسم سے خون بڑی تیزی سے بہہ رہا تھا۔ مگر اس کی پرواہ کئے بغیر اور اپنے زخموں سے چشم پوشی اختیار کرتے ہوئے وہ اس عمارت تک پہنچ گئے اور بڑی مشکل سے ہتھ گولہ نکال کر عمارت پر دے مارا۔ اس سے عمارت کو آگ لگ گئی اور اس کے ساتھ سپاہی انسو یا پرساد نے بھی شہادت کا جام نوش کر لیا۔ ان کے اس دلیرانہ کارنامے سے ان کے ساتھیوں کو اپنا مقصد حاصل کرنے میں مدد ملی اور دشمن اس عمارت کو چھوڑ کر دم دبا کر بھاگ گیا

لیڈنگ سی مین سی سنگھ۔ نمبر 87600

لیڈنگ سی مین سی۔ سنگھ اس نیول ٹیم کے ایک رکن تھے جن کے ذمے توڑ پھوڑ کرنے کا کام تھا۔ انھیں کئی مقامات پر تنہا چھوڑ دیا گیا جہاں انھوں نے بڑی ہمت اور دلیری سے اپنا کام پورا کیا۔ انھوں نے ہمیشہ فرض شناسی، علمی قابلیت اور اعلیٰ درجے کی قیادت کا مظاہرہ کیا۔ 6 دسمبر 1971ء کو انھوں نے ایم وی پدما میں شمولیت کی۔ یہ جہاز اس الفا فورس کا ایک حصہ تھا جس نے منگلا اور کھلنا کے علاقے میں 8 سے 11 ستمبر تک دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اس فورس پر کئی ہوائی حملے ہوئے جس کی وجہ سے سی سنگھ کی کشتی ڈوب گئی اور وہ خود بھی کافی زخمی ہو گئے۔

ہوائی حملے سے زندہ بچ نکلنے والوں پر دشمن نے ساحل سے گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ لیڈنگ سی مین سی سنگھ نے دیکھا کہ زندہ بچ نکلنے والوں میں سے ایک زخمی افسر سمیت دو افراد بڑی مشکل کا سامنا کر رہے تھے۔ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر لیڈنگ سی مین سی سنگھ ان کی جانب بڑھے اور دشمن کی گولیوں کے درمیان انھیں بچا کر ساحل پر لے آئے۔ ساحل پر پہنچنے کے بعد وہ دشمن کے مورچوں کی جانب بڑھے تاکہ ان کے ساتھیوں کو بچ کر نکل جانے کا موقعہ مل جائے۔ آخر دشمن نے لیڈنگ سی مین سی سنگھ پر قابو پا کر اسے جنگی قیدی بنا لیا۔ بنگلہ دیش کی آزادی کے بعد انھیں رہا کر کے

ایک اسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

کیپٹن دیویندر سنگھ اہلاوت (آئی سی۔ 19161) 10 ڈوگرا (بعد وفات)

کیپٹن دیویندر سنگھ اہلاوت 5 ، 6 دسمبر 1971ء کی درمیانی رات کو ڈیرہ بابا نانک پل کے ایک مورچے پر قبضہ کرنے کی غرض سے ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک پل باکس سے مذکورہ کمپنی پر میڈیم مشین گن سے زبردست فائرنگ ہونے لگی۔ کیپٹن اہلاوت نے اپنی جان پر کھیل کر پل باکس پر حملہ کر دیا۔ انھوں نے ایک ہاتھ سے مشین گن کی بیرل پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے ایک بم پل باکس پر پھینک دیا۔ مشین گن خاموش ہو گئی۔ مگر کیپٹن اہلاوت بھی جنت نشین ہو گئے۔ ان کی لاش پر چھ گولیوں کے نشان تھے۔ مگر وہ اس حالت میں مشین گن کی بیرل کو جکڑ کر پکڑے ہوئے تھے۔

2850287 نائیک سگن سنگھ۔ 7 راجپوتانہ رائفلز (بعد وفات)

9 دسمبر 1971ء کو 7 راجپوتانہ رائفلز کو حکم ملا کہ مینا ماٹی میں دشمن کو اس کے مضبوط ٹھکانے سے اکھاڑ دیا جائے حالانکہ دشمن سیمنٹ کے مضبوط بنکروں پر مورچہ بند تھا اور اس کی 2 4 میڈیم مشین گنیں ہر سمت والے راستے پر مار کر رہی تھیں مگر نائیک سگن سنگھ حملہ آور سیکشنوں میں سے ایک سیکشن کو کمان کر رہے تھے۔ جونہی یہ حملہ آور جوان اپنے مقصد کے قریب پہنچے دشمن کی مشین گنوں نے گولہ باری شروع کر دی۔ حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے نائیک سگن سنگھ میڈیم مشین کی ایک چوکی کی طرف بڑھتے گئے۔ اس دوران ان کے کندھے پر ایک گولی لگی۔ ان کے زخم سے خون بری طرح بہہ رہا تھا۔ اور ایک بازو عملی طور پر لٹک بھی گیا تھا۔ مگر اس کے باوجود انھوں نے ہمت نہ ہاری اور رینگتے ہوئے دشمن کے بنکر تک جا پہنچے اور ایک گولہ دے مارا۔ اس سے دشمن کے دو سپاہی کھیت رہے۔ پھر انھوں نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر دوسری چوکی کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ مگر نقاہت کی وجہ سے گر پڑے۔ مگر دوسرے لمحے پھر رینگنے لگے اور دوسرے بنکروں کے پاس پہنچ گئے۔ اس کے

بعد انھوں نے ہتھ گولہ پھینک کر دشمن کے تین فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی انھوں نے خود بھی جام شہادت پی لیا۔

برگیڈیئر ارون شری دھر ویدیہ ایم۔وی۔سی، اے۔وی۔ایس۔ایم (آئی۔سی۔1701)، آرمرڈ کور، مہاویر چکر کی کڑی

1971ء کی بھارت پاکستان جنگ کے دوران بریگیڈیئر ارون شری دھر ویدیہ ظفروال سیکٹر میں ایک آرمرڈ برگیڈ کی کمان کر رہے تھے۔ شروع سے ہی بریگیڈیر ویدیہ نے خود کو کارروائی کے منصوبوں سے وابستہ رکھا اور ٹینکوں کی جنگ کے امکانی نمونے کا خاکہ تیار کر لیا۔ اپنی دوراندیشی، پیشہ ورانہ مہارت اور حسن تدبیر سے انھوں نے اس قسم کی لڑائی کا منصوبہ تیار کر کے اپنے رجمینٹل کمانڈر کو ساری ہدایات اتنے عمدہ طریقے سے دے رکھی تھیں کہ انھیں خود اعتمادی حاصل ہو گئی تھی۔ اسی منصوبے کی بدولت ٹینکوں کی لڑائی میں ہمیں زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ خاص طور پر چیکرہ، دلہرہ اور بسنترہ کی خوفناک لڑائیوں میں ان کے مرتب کردہ منصوبے بہت کام آئے۔ اس لڑائی میں دشمن کے ٹینک بہت بڑی تعداد میں تباہ ہوئے اس محاذ پر اتنی شاندار کامیابی میں بریگیڈیر ارون شری دھر ویدیہ کی مہارت اور عزم و عمل کو دخل تھا۔

بریگیڈیر کیلاش پرساد پانڈے آئی سی۔24128 (آرٹلری)

بریگیڈیر کیلاش پرساد پانڈے نے ڈھلائی ٹی اسٹیٹ کی لڑائی میں اپنے بریگیڈ کی کمان اس وقت سنبھالی جبکہ اس کا پہلا بریگیڈ کمانڈر زخمی ہو گیا تھا اور اسے اسپتال پہنچا دیا گیا تھا۔ اس لڑائی میں ہماری فوجوں کو جو شاندار کامیابی حاصل ہوئی اس میں بریگیڈیر کیلاش پرساد پانڈے کی غیر معمولی بہادری اور اعلیٰ درجے کی قیادت کی ہدایت کو دخل تھا۔ بریگیڈیر موصوف اگلی صفوں میں رہ کر اپنے جوانوں کو ہدایات دیتے رہے اور دشمن کی گولیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے 3 اور 4 دسمبر کی درمیانی رات کو ان کے بریگیڈ کو سوگم پر قبضہ کرنے کا حکم ملا جہاں دشمن

نے زبردست حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے اور یہ انتظامات کو میلا ہوائی اڈے کو بچانے کے لیے کیے جانے والے انتظامات کا ایک حصہ تھے۔ برگیڈیر پانڈے نے یہ کام بڑی سرعت اور ہوشیاری کے ساتھ پورا کیا۔ اس کے بعد 6 اور 7 دسمبر 1971ء کی درمیانی رات کو بینا مانی میں دشمن کو گھیر کر دریائے میگھنا کی جانب پیش قدمی کی تا کہ وہاں کے قریبی اسٹیشن پر قبضہ کر سکیں۔ بریگیڈیر کیلاش پرساد پانڈے کی اعلیٰ قیادت کی بدولت ان کے بریگیڈ نے 72 گھنٹوں میں 10 میل تک پیش قدمی کی اور دشمن کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا۔ اس لڑائی میں دشمن نے ٹینک بھی استعمال کیے تھے۔ مگر انھوں نے دشمن پر اپنا دباؤ جاری رکھا اور دشمن کو زبردست جانی اور مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ 1600 جنگی قیدی بنا لیے۔

لیفٹننٹ کرنل اروِن راؤ ہرولکر (آئی سی۔ 16 '79) '5 ' جی۔ آر

1971ء کی بھارت پاکستان جنگ میں ایٹ گرام پر حملے کے دوران کرنل ہرولکر نے اپنی بٹالین کی قیادت کی۔ یہاں انھیں دشمن کے ساتھ دو بدو لڑائی لڑنی پڑی۔ دشمن نے اپنے تحفظ کا عمدہ انتظام کر رکھا تھا اور راستوں پر پختہ بنکر بنائے ہوئے تھے۔ کرنل ہرولکر کی بٹالین کی دو حملہ آور کمپنیوں کو جب دشمن نے اپنی زبردست گولہ باری سے روک لیا تو وہ اپنی باقی ماندہ بٹالین کی ذاتی طور پر قیادت کرتے ہوئے دشمن کے عقبی حصے میں پہنچ گئے اور مشکل اور دشوار گزار راستے کے ذریعہ دشمن پر دھاوا بول دیا۔ ان کی بٹالین نے ایٹ گرام پر جو قبضہ کیا وہ صرف ان کی ذاتی بہادری، ہمت اور جاں نثاری کے جذبے کی بدولت ہی ممکن ہو سکا۔ ایٹ گرام پر قبضہ ہو جانے کے بعد ایک بہت بڑے علاقے کو آزاد کرا لیا گیا۔ اور اس سے آئندہ کارروائیوں پر بھی اثر پڑا۔

1971ء کی لڑائی میں غازی پور پر قبضہ کرنے کے بعد لیفٹننٹ کرنل اروِن راؤ ہرولکر کی زیر قیادت بٹالین کو 7 دسمبر کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ سہلٹ میں اتارا گیا جہاں انھوں نے کئی جوابی حملے کیے۔ کرنل موصوف کی اعلیٰ قیادت کے باعث اس بٹالین نے شاندار کارنامے انجام دیئے اور گولہ بارود کی محدود مقدار اور سخت مشکلات کی بھی مطلق پرواہ نہ کی۔ 15 دسمبر 1971ء کو یہ بٹالین باقی برگیڈ کے ساتھ مل گئی۔ یعنی 7 دسمبر سے

لے کر 15 دسمبر کی درمیانی مدت میں لیفٹننٹ کرنل ہرولکر نے اعلیٰ درجے کی ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا۔ اور ہمیشہ اپنی ان چھوٹی یونٹوں کے ساتھ رہے جن پر حملہ ہو رہا تھا۔ ان کی عمدہ قیادت اور استحکام کا ہی نتیجہ تھا کہ آخرکار دشمن کے حوصلے پست ہو گئے اور اس نے مزاحمت بند کر دی۔ اس کے نتیجے میں 800 6 ، افراد پر مشتمل دشمن کے گیریزن کو ہتھیار ڈال دینے پڑے۔

لیفٹننٹ کرنل ہریش چندر پاٹھک سکھ لائٹ انفنٹری

8 ویں سکھ لائٹ انفنٹری کے کمانڈنگ آفیسر لیفٹننٹ کرنل ہریش چندر پاٹھک کو پاکستان کی فتح پور چوکی اور گرد و نواح کے بانڈر پر قبضہ کرنے کا کام سونپا گیا۔ جہاں پاکستانی فوجیں بھاری تعداد میں تعینات تھیں۔ لیفٹننٹ کرنل پاٹھک نے اپنی جوانمردی اور اعلیٰ قیادت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے جوانوں کو یکجا کر کے حملہ بول دیا۔ ان کے اس اقدام سے جوانوں کے حوصلے بڑھ گئے اور انھوں نے دشمن کو اس علاقے سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا اور چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

مہاویر چکر کی کڑی

بریگیڈیر سنت سنگھ، ایم وی سی

بریگیڈیر سنت سنگھ، ایم، وی سی مشرقی محاذ پر ایک سیکٹر کی کمان کر رہے تھے تو انھیں شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ ان کی زیر کمان ایک مشترکہ فورس تھی۔ ان میں صرف ایک ہی ریگولر بٹالین تھی۔ 38 میل پیدل چل کر انھوں نے 8 دن میں میمن سنگھ اور راڈھوپور پر قبضہ کر لیا پیش قدمی کے دوران انھیں دشمن کی کڑی مزاحمت سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر انھوں نے جرأت مندی سے اپنے کئی ٹھکانوں کو دشمن سے خالی کرا لیا۔ اس ساری کارروائی کے دوران بریگیڈیر سنت سنگھ نے ذاتی طور پر جوانوں کی قیادت کی اور وہ دشمن کی مشین گنوں کی زد میں رہے۔ ان کی اعلیٰ صلاحیت، دور اندیشی، سوجھ بوجھ، بہادری اور قیادت کا نتیجہ یہ

ہوا کہ کم سے کم جانی نقصان میں پیش قدمی ہو گئی۔
انھیں 1965ء کی جنگ میں مہاویر چکر کے اعزاز سے سرفراز کیا گیا تھا۔

بریگیڈیر منجیت سنگھ، انفینٹری

19 اکتوبر 1987ء کو ایک انفینٹری بریگیڈ کی کمان سنبھالنے کے چند گھنٹے بعد ہی بریگیڈیر منجیت سنگھ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے دستوں کی قیادت کی۔ انھوں نے پرخطر ماحول میں اپنی جارحانہ قیادت اور شخصی بہادری کے اعلیٰ اظہار سے فرض شناسی کا پورا ثبوت دیا۔ بریگیڈیر منجیت سنگھ اپنی کمان کے اس حد تک تحریک و ترغیب کے موجب بنے کہ پوری بریگیڈ اچانک جوش میں آکر لبریشن ٹائیگر آف تامل ایلم کا حلقہ توڑ کر آگے بڑھے اور اپنے پیرا کمانڈو کے ساتھ کامیابی کے ساتھ رابطہ قائم کر لیا۔

اسکواڈرن لیڈر اجامد بوپیا دیوَیا (4810) جنرل ڈیوٹی پائلٹ (بعد وفات)

اسکواڈرن لیڈر اجامد بوپیا دیوَیا اسکواڈرن فارمیشن کے ایک ممبر کے طور پر ایک میسٹیر ہوائی جہاز کی پرواز پر تھے اس فارمیشن کو 7 دسمبر 1965ء کو پانچ بج کر 55 منٹ پر پاکستان کے ایک انتہائی پرتحفظ ہوائی اڈے سرگودھا پر ہوائی حملہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اسکواڈرن لیڈر دیویا کے علاوہ مشن کے باقی تمام اراکین بحفاظت اپنے اڈے پر لوٹ آئے چونکہ اس وقت اس کے متعلق کوئی اور معلومات نہیں تھیں، لہٰذا انھیں کارروائی میں لاپتہ درج کر لیا گیا۔

اس سے متعلق نہایت احتیاط سے تفتیش کی گئی اور جو پائیلٹ اس روز محو پرواز تھے ان سے کئی انٹرویو لیے گئے ان سے معلوم ہوا کہ اسکواڈرن لیڈر دیویا نے غیر معمولی ہمت کا مظاہرہ کیا۔ سرگودھا ہوائی اڈے پر وقت مقررہ پر کامیاب حملہ کرنے کے بعد ان کے میسٹیر ہوائی جہاز کی پرواز میں ایک پاکستانی سپر سانک ایف 104 سپر فائٹر ہوائی جہاز نے رکاوٹ ڈالی۔ ایف 104 ہوائی جہاز کے پائیلٹ نے پہلے فضا سے فضا میں مار کرنے والا سائڈ ونڈر میزائل کا فائر کیا۔ مگر اسکواڈرن لیڈر دیویا بچ نکلنے

میں کامیاب ہو گئے اور میزائل زمین پر پھٹ گیا۔ مگر اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے ایف 104 بڑی تیزی کے ساتھ ان کے سیبٹر ہوائی جہاز کے نزدیک آگیا اور اس پر 20 ایم ایم کی ملٹی بیرل توپ سے ایک گولہ داغا اور اس طرح اسکواڈرن لیڈر دیوتیا کے ہوائی جہاز کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔ ایف 104 اپنی سرعت انگیز رفتار کی وجہ سے سیبٹر سے آگے نکل گیا۔ انھوں نے بڑی بے خوفی کے ساتھ اپنی جان کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا تباہ شدہ ہوائی جہاز سپر ایف 104 کے پیچھے لگا دیا لیکن پاکستانی ہوا باز کی مہارت اور ایف 104 کی اعلیٰ کارکردگی اسکواڈرن لیڈر دیوتیا کی بلند حوصلگی، دلیری اور بہادری کے سامنے ماند پڑ گئی۔ اپنے تباہ شدہ ہوائی جہاز کو چلاتے ہوئے آخر انھوں نے ایف 104 ہوائی جہاز کو اڑا ہی دیا۔ اس کے بعد اسکواڈرن لیڈر دیوتیا بدقسمتی سے اپنے جہاز کو کنٹرول نہ کر سکے۔ اور یا تو وہ کسی ناکام لو لیول میں یا ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گئے، کیونکہ ان کے ہوائی جہاز کو بھاری نقصان پہنچ چکا تھا۔

لیفٹننٹ اروند سنگھ، انڈین نیوی

لیفٹننٹ اروند سنگھ انڈین میرین اسپیشل فورس کے ایک دستے اور اس بیرا کمانڈوز کے لئے خصوصی آفیسر تھے جسے سری لنکا میں بھارتی امن فوج کے ایک حصے کے طور پر خاص ذمہ داریاں سونپی گئی تھیں۔ لیفٹننٹ اروند سنگھ نے اپنے دستے کے ساتھ 19 اکتوبر 1987ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر جافنہ قلعہ سے کارروائی شروع کی۔ اس کارروائی کے دوران دہشت پسندوں کی طرف سے بچھائی گئیں گہری بارودی سرنگوں اور ہلکی سرنگوں کو پار کرنا تھا جہاں دہشت پسند عمارتوں اور ان کی چھتوں سے گولیاں برسا رہے تھے لیفٹننٹ سنگھ کی مثالی ہمت اور بہادری ان کے جوانوں کو آگے بڑھنے کی تحریک دیتی رہی اور وہ اس علاقے کو پار کر گئے اور نتیجے کے طور پر 20 اکتوبر 1987 کو 41 ویں برگیڈ نمبر ایک مراٹھا لائٹ انفنٹری کے ساتھ مل گئی۔ 21-22 اکتوبر 1987ء کی درمیانی رات کو انڈین میرین اسپیشل فورس کے دستے کو لیفٹننٹ اروند سنگھ کی زیر قیادت گرو نگر جیٹی اور جافنا گیلی میں دہشت پسندوں کی تیز رفتار کشتیوں کو

تباہ کرنے کا کام سونپا گیا۔ دستے نے صحیح نشانے پر گولے داغے اور جیٹی کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچا دیا اور دہشت پسندوں کی چھ تیز رفتار کشتیوں کو تباہ کر دیا۔ دہشت پسندوں کی باقی بچی تیز رفتار کشتیوں کو تباہ کرنے کے لئے پانی کے اندر ایک میل تک تیر کر جانا پڑا اور گیارہ تیز رفتار کشتیوں میں کامیابی کے ساتھ بھک سے اڑ جانے والا آتش گیر مادہ تھا جو ان دہشت پسندوں کو وہاں سے بچا کر لے جانے کے لئے تیار تھیں۔ اس سے قبل کہ فلیتوں میں دھماکہ ہوتا دہشت پسندوں نے اس دستے پر زبردست گولہ باری شروع کر دی۔ لیفٹننٹ اروند سنگھ نے ایک بار پھر کامیابی کے ساتھ حالات کو سنبھالا اور اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دہشت پسندوں کی گولیوں کا سامنا کر کے انھیں کھدیڑ دیا۔ اس کارروائی سے ان کے ساتھیوں کو تحریک ملی اور انھوں نے تمام تیز رفتار کشتیوں کو تباہ کر دیا۔

اس طرح لیفٹننٹ اروند سنگھ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر معمولی فرض شناسی اور اعلیٰ بہادری کا ثبوت دیا۔

جے۔سی۔ 127266 صوبیدار سنسار چند، جموں اور کشمیر لائیٹ انفینٹری

صوبیدار سنسار چند کو ایک ٹاسک فورس میں شامل کیا گیا تھا جسے 21 ہزار فٹ کی بلندی پر ہماری دو چوکیوں کے درمیان دشمن کے مقبوضہ "لیفٹ شولڈر" نامی مقام پر قبضہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ اس کام میں تین کلو میٹر کے ایک درے کو پار کر کے جس کا دہانہ گلیشئر کی جانب تھا 1200 فٹ بلند تقریباً عمودی برف کی دیوار پر چڑھنا تھا۔ 25، 26 جون 1987ء کو صوبیدار سنسار چند اپنے طے شدہ مقام پر پہنچ گئے اور مثالی جرات اور پختہ ارادی کے ساتھ اپنے فوجی دستے کی قیادت کرتے ہوئے حملہ کر دیا۔ اور دشمن کی فوجوں کے دو بیرونی مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کارروائی میں ان کے دستے کے دو جوان مارے گئے اور ایک زخمی ہو گیا۔ انھوں نے اپنے دستے کو از سر نو منظم کیا اور بے خوف ہو کر بڑی ہمت اور فرض شناسی کے جذبے کے ساتھ دشمن کے مقبوضہ حصے پر حملہ کر دیا اور پورے علاقے کو دشمن سے آزاد کرانے میں کامیاب ہو گئے۔

تباہ کرنے کا کام سونپا گیا۔ دستے نے صحیح نشانے پر گولے داغے اور جیٹی کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچادیا اور دہشت پسندوں کی چھ تیز رفتار کشتیوں کو تباہ کر دیا۔ دہشت پسندوں کی باقی بچی تیز رفتار کشتیوں کو تباہ کرنے کے لئے پانی کے اندر ایک میل تک تیر کر جانا پڑا اور گیارہ تیز رفتار کشتیوں میں کامیابی کے ساتھ بھک سے اڑ جانے والا آتش گیر مادہ تھا جو ان دہشت پسندوں کو وہاں سے بچا کر لے جانے کے لئے تیار تھیں۔ اس سے قبل کہ فلیتوں میں دھماکہ ہوتا دہشت پسندوں نے اس دستے پر زبردست گولہ باری شروع کر دی۔ لیفٹننٹ اروندسنگھ نے ایک بار پھر کامیابی کے ساتھ حالات کو سنبھالا اور اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دہشت پسندوں کی گولیوں کا سامنا کر کے انھیں کھدیڑ دیا۔ اس کارروائی سے ان کے ساتھیوں کو تحریک ملی اور انھوں نے تمام تیز رفتار کشتیوں کو تباہ کر دیا۔

اس طرح لیفٹننٹ اروندسنگھ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر معمولی فرض شناسی اور اعلیٰ بہادری کا ثبوت دیا۔

جے۔ سی۔ 127266 صوبیدار سنسار چند، جموں اور کشمیر لائٹ انفنٹری

صوبیدار سنسار چند کو ایک ٹاسک فورس میں شامل کیا گیا تھا جسے 21 ہزار فٹ کی بلندی پر ہماری دو چوکیوں کے درمیان دشمن کے مقبوضہ "لیفٹ شولڈر" نامی مقام پر قبضہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ اس کام میں تین کلومیٹر کے ایک درے کو پار کر کے جس کا دہانہ گلیشیر کی جانب تھا 1200 فٹ بلند تقریباً عمودی برف کی دیوار پر چڑھنا تھا۔ 25، 26 جون 1987ء کو صوبیدار سنسار چند اپنے طے شدہ مقام پر پہنچ گئے اور مثالی جرأت اور سخت ارادی کے ساتھ اپنے فوجی دستے کی قیادت کرتے ہوئے حملہ کر دیا۔ اور دشمن کی فوجوں کے دو بیرونی مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کارروائی میں ان کے دستے کے دو جوان مارے گئے اور ایک زخمی ہو گیا۔ انھوں نے اپنے دستے کو از سر نو منظم کیا اور بے خوف ہو کر بڑی ہمت اور فرض شناسی کے جذبے کے ساتھ دشمن کے مقبوضہ حصے پر حملہ کر دیا اور پورے علاقے کو دشمن سے آزاد کرانے میں کامیاب ہو گئے۔

لیفٹیننٹ کرنل اندربل سنگھ باوا۔ آئی۔ سی (21 176)

4/5 گورکھا رائفلز (بعد وفات)

سری لنکا میں تعینات بھارتی امن فوج کے ایک دستے کے طور پر لیفٹیننٹ کرنل اندربل سنگھ باوا 12 اکتوبر 1987ء کو اپنی بٹالین کے ساتھ پلالی پہنچے اور فوراً ہی ایکسز وسولن۔ انروتم اگر پرائی جافنہ قلعے میں دہشت پسندوں کا صفایا کرنے کے مقصد سے ان کے خلاف کارروائی شروع کر دی۔ دہشت پسندوں نے اپنی مضبوط اور مستحکم قلعہ بندی سے آگے بڑھتی ہوئی امن فوج کے ساتھ گھمسان کا رن چھیڑا۔ اس دوران انھوں نے اپنی کمان کی خود قیادت کی اور ہر ناکہ بندی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بہت بڑی تعداد میں دہشت پسندوں کو ڈھیر کرتے ہوتے تمام قلعہ بندیوں کو ناکام کر دیا۔ اور اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔

اس بٹالین کو دوبارہ کونڈاول کے شمالی علاقے میں 13 سکھ لائیٹ انفنٹری اور 10 پیرا کمانڈو دستے کی مدد کر کے انھیں آزاد کرانے کا کام سونپا گیا۔ لیفٹیننٹ کرنل باوا نے انتہائی مستحکم قلعہ بندی والے علاقے میں اپنی بٹالین کو دوبارہ تعینات کرتے ہوتے ان فوجی دستوں سے رابطہ قائم کر کے 13 اکتوبر 1987ء کو انھیں کامیابی کے ساتھ آزاد کرا دیا۔ مگر اس کارروائی کے دوران باغیوں کے سوسائیڈ اسکواڈ نے اس بہادر افسر پر گولیوں کی بوچھار کر دی اور اس طرح اس سورما نے اعلیٰ ترین روایات کے مطابق اپنی جان قربان کر دی۔

میجر ٹّپی چنداسومیاّگن پتی ذآئی۔سی۔2 (70 8 2) 8 مہار

میجر ٹّپی چنداسومیاّگن پتی کو بھارتی امن فوج کے ایک دستے کے ایک حصے کے طور پر سری لنکا میں تعینات کیا گیا تھا۔ ان کی یونٹ اُل کوڈل میں تھی جہاں 16 اکتوبر 1987ء کو دہشت پسندوں نے انھیں گھیر لیا اور ان پر کئی بار حملہ کیا۔ 41 انفنٹری بریگیڈ کو حملہ کرنے کے لئے مضبوط مقام مہیا کرانے کے لئے ان کی کمپنی نے اس

جگہ قبضہ کیا تھا۔ دہشت پسندوں نے اس مورچے پر بھاری گولہ باری کرکے بار بار حملے کئے جس سے بھاری تعداد میں فوجی ہلاک ہوگئے اور ان کی یونٹ کو گولہ بارود کی فوری طور پر ضرورت پڑگئی۔ میجر گن پتی بڑی بہادری کے ساتھ سارا دن لڑتے رہے اور دہشت پسندوں کو دور رکھنے میں کامیاب ہوگئے۔ دہشت پسندوں کی زبردست گولہ باری کی وجہ سے ہیلی کاپٹر سے گولہ بارود گرانے کی سبھی کوششیں ناکام ہوگئی تھیں لیکن اس کے باوجود میجر گن پتی ایک خندق سے دوسری خندق میں جاکر بہادری کے ساتھ 17 اکتوبر 1987ء کی صبح چھ بجے تک گولیاں چلاتے رہے اور گشتی دستے سے گولہ بارود حاصل ہونے تک مورچہ سنبھالے رہے۔

لیفٹننٹ کمانڈر سنتوش کمار گپتا (این۔ ایم)

لیفٹننٹ کمانڈر سنتوش کمار گپتا انڈین نیوی کے ائیر اسکواڈرن کے کمانڈنگ آفیسر تھے اور ائیر کرافٹ کیریر آئی۔ این۔ ایس "وکرانت" سے کارروائی کر رہے تھے۔ انھوں نے دشمن پر کئی گیارہ حملے کئے جس کے باعث دشمن کے جہازوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا اس سے بنگلہ دیش کے مختلف سیکٹر میں ساحلی انسٹالیشنوں کا بہتر طور پر دفاع مستحکم ہوسکا۔ وہ 9 دسمبر 1971ء کو کھلنا میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے کے لئے ایک سی ہاک ائیر کرافٹ کیریر سے روانہ ہوئے۔ فائرنگ ہورہی تھی۔ دشمن نے ان کے ہوائی جہاز پر نشانہ لگایا جس سے اسے نقصان پہنچا تاہم اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انتہائی خطرے کے باوجود وہ اپنی نامغلوب پختہ ارادی اور ہوشیاری سے حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھتے رہے اور اپنے ہوائی جہاز کو بحفاظت عرشہ پر لے آئے اپنے تباہ حال ہوائی جہاز کو وکرانت کے عرشہ پر بہ حفاظت لانے میں انھوں نے شانی ہمت اور پیشہ ورانہ مہارت کا ثبوت دیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے مذکورہ بندرگاہ کے ساحلی انسٹالیشنوں پر حملہ کرنے کے لئے اپنے اسکواڈرن کی قیادت کی جبکہ دشمن کے جہاز ہر طرف موجود تھے اور پیچھے زبردست مزاحمت ہورہی تھی۔ اس سے چالنا، کھلنا اور چٹاگانگ کے علاقوں میں دشمن کی مزاحمت کو روکنے میں مدد ملی۔

ویر چکر اعزاز یافتگان

جمعدار ہنس راج (بعد وفات)

جب جمعدار ہنس راج کی یونٹ ریاستی علاقے میں پاکستانی حملہ آوروں سے نبرد آزما تھی تو انھوں نے مثالی حوصلے کا ثبوت دیا۔ جب وہ ایک دستے کی رہنمائی کر رہے تھے تو دشمن کی زبردست گولہ باری ہو رہی تھی۔ مگر وہ جے۔سی۔او اپنی مٹھی بھر جوانوں کے ساتھ آگے بڑھتے اور دشمن کے مورچوں پر یکے بعد دیگرے قابض ہوتے چلے گئے۔ دشمن کو اس بہادر لیڈر کو اپنی گولی کا نشانہ بناتے دیر نہ لگی۔ جب وہ دوسرے نشانے پر پہنچ رہے تھے تو دشمن کی پوری گولہ باری ان پر مرکوز تھی۔ ایک ایل۔ایم۔جی کا نشانہ سیدھا ان پر لگا اور جمعدار ہنس راج میدان جنگ میں شہید ہو گئے۔ ان دو جھڑپوں میں انھوں نے اور ان کے بہادر ساتھیوں نے دشمن کے لاتعداد سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

لیفٹننٹ کرنل ہیرانند دوبے

لیفٹننٹ کرنل ہیرانند دوبے کو سابق برگیڈیر پریتم سنگھ کی زیر رہنمائی کام کرنا پڑا۔ جب کبھی دشمن پر قابو پانے کے لئے کوئی سنجیدہ منصوبہ تیار کیا جاتا تو کرنل موصوف کا مشورہ لازماً لیا جاتا۔ پونچھ میونسپلٹی کی سرحد کے باہر سارا شہر دشمن کے قبضے میں تھا۔ اس موقع پر لیفٹننٹ کرنل ہیرانند دوبے صرف منصوبہ بندی میں ہی نہیں

بلکہ حملہ کرنے میں بھی پورا تعاون دیتے رہے انھوں نے کئی حملوں کی قیادت کی۔ ان کے اس حوصلے کو دیکھ کر کئی لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ لیفٹننٹ کرنل دوبے نے کوئی سِدّھی کی ہے کہ دشمن کی گولی انھیں لگتی نہیں مگر بعد میں یہ منظر یہ بدل گیا، کیونکہ دو تین مرتبہ انھیں بھی زخمی ہونا پڑا۔ آخری مرتبہ تو وہ اتنے شدید زخمی ہو گئے تھے کہ علاج معالجہ کے لئے انھیں زبردستی دلّی بھیجنا پڑا۔

جما محمد

کشمیر کی لڑائی کے دنوں میں 1948ء میں زبردست دشواریوں کے دوران دلیری اور پختہ ارادی کے اظہار کے سلسلے میں اوڑی تحصیل کے کنول کوٹ گاؤں کے جما محمد نامی غیر فوجی کو ویر چکر عطا کیا گیا۔ وہ تین افراد کے ایک دستے میں شامل تھے جو گولہ بارود اور راشن لے کر لیفٹننٹ کرنل من موہن کھنہ کے ساتھ لینڈو کی پہاڑی کی جانب جا رہا تھا۔ راستے میں دشمن کے سپاہی اس دستے پر ٹوٹ پڑے۔ دستے کے بیشتر افراد زخمی ہو گئے اور لیفٹننٹ کرنل کھنہ بھی گھائل ہو گئے۔ مگر جما محمد بھاگے نہیں وہ کرنل موصوف کی دیکھ بھال کرتے رہے اور یہ جانتے ہوئے کہ دشمن کے سپاہی پھر حملہ کریں گے وہ وہیں ڈٹے رہے۔ جب کرنل موصوف کو ہوش آیا تو انھوں نے جما محمد کے ذریعہ پچھلے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع بھیجی۔ اس طرح جما محمد کی لگن اور پختہ ارادے کے باعث لیفٹننٹ کرنل من موہن کھنہ کی جان بچی۔ اس سلسلے میں انھیں جموں اور کشمیر کے کسی مقام پر منعقدہ پریڈ پر 1328 روپے کی رقم بطور انعام دی گئی اور بیس روپے ماہانہ کی پنشن تا حیات دیئے جانے کا اعلان کیا گیا۔

فلائیٹ سارجنٹ تھامس اورولوپا

انڈین ائر فورس کے فلائیٹ سارجنٹ تھامس اورولوپا کوئمبٹور کے موضع کوبلی کالی کے رہنے والے ہیں۔ وہ 1942ء میں بھرتی ہوئے تھے۔ وہ انڈین ائر فورس کے سب سے نچلے رینک کے ائر کرافٹس مین کے رینک میں بھرتی ہوئے۔ شروع میں اچھی تعلیم، صحیح آرزو، کام کرنے کی لگن، زندگی میں کارِ خیر کرنے اور فرض شناسی کے جذبے کی

وجہ سے چند برسوں میں تھامس فلائیٹ سارجنٹ کے رینک پر پہنچ گئے۔ وہ ائر فورس کے ان دو سو رماؤں میں سے تھے جنھیں پہلا ویر چکر عطا کیا گیا۔ اگرچہ تھامس نے گراؤنڈ سگنلز کی تربیت حاصل کی تھی پھر بھی دلیرانہ اقدامات میں دلچسپی کی وجہ سے انھوں نے اپنی مرضی سے بھوپال میں انسٹرکٹر کی اسامی پر اپنا تبادلہ کرایا جہاں انھوں نے عمدہ کام کیا جس کے لئے انھیں ایکٹنگ سارجنٹ کے رینک پر ترقی دینے کی سفارش کی گئی۔ تب سے انھوں نے تقریباً ایک ہزار گھنٹے تک اڑانیں بھریں اور یہ اڑانیں زیادہ تر جموں اور کشمیر کی فضائی کارروائی کے دوران بھری گئیں۔ سگنلروں کی کمی کی وجہ سے تھامس کو اپنے حصے سے زیادہ کام کرنا پڑا اور تکان کی انھوں نے مطلق پرواہ نہ کی اور کٹھن سے کٹھن حالات میں فضائی اڑان سرانجام دینے سے نہ گھبرائے۔ کئی موقعوں پر تو ان کے ہوائی جہاز پر حملہ بھی کیا گیا۔

میجر برج پال سنگھ

راجپوت رجمنٹ کے میجر برج پال سنگھ نے اپنے ماتحت دو پلاٹونوں کے بل بوتے پر کتیودھر نامی مقام پر دشمن کے دو ہزار مسلح سپاہیوں سے اپنے مورچے کا دفاع کیا وہ خود بار بار مورچے پر آتے تھے جس سے ان کے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھا۔ ان کی مثالی رہنمائی سے تحریک حاصل کر کے جوان جی توڑ کر لڑے اور اس طرح نوشہرہ کے دفاع کے لئے اس انتہائی اہم مورچے کا تحفظ ہو گیا۔

میجر ایم۔ وائی۔ شوٹے

11 فروری 1948ء کو کیپٹن (اب میجر) ایم۔ وائی۔ شوٹے کی پلاٹون پر دشمن گولہ باری کر رہا تھا۔ ان لوگوں کا گولہ بارود کم پڑ گیا تھا۔ ایسے نازک موقعہ پر کیپٹن شوٹے نے بلا کی شجاعت کا ثبوت دیا۔ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کیپٹن شوٹے نے گولہ رود کے دو بکس اکٹھے کئے اور خود اپنی پلاٹون کے اگلے علاقوں میں تعینات جوانوں کو گولہ بارود تقسیم کیا جو نہایت پرخطر کام تھا۔

صوبیدار جگ لال

24 فروری کو بارش ہو رہی تھی اور صبح سے اولے بھی پڑ رہے تھے ادھر دشمن کی جانب سے مسلسل گولہ باری جاری تھی ایسے بھیانک ماحول میں صوبیدار جگ لال نے ہمت نہ ہاری اور 12 ہزار فٹ بلند پہاڑی عبور کرنے کے بعد اسی روز منھ اندھیرے صوبیدار جگ لال نے متین پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ وہ میڈیا لائٹرز کی توپیں وجی گلی تک لے گئے اور وہ کام کر دکھایا جسے اب تک ناممکن سمجھا جاتا تھا۔

کیپٹن ستیش چندر جوشی

اپریل 1949ء میں انجینئرز رجمنٹ راجوری پر قبضہ کرنے کے لئے نبرد آزما تھی۔ اس موقع پر آرمرڈ کور کے کیپٹن ستیش چندر نے انجینئرز کی بڑی بہادری سے امداد کی اور یکم مئی 1949ء کو راجوری پر قبضہ ہو گیا۔

14 جون 1949ء کو دوبارہ کماؤں رجمنٹ کی مدد میں سرگرم عمل تھے۔ یہ رجمنٹ پونچھ کی جانب بڑھ رہی تھی۔ دشمن بڑی شدت کے ساتھ گولہ باری کر رہا تھا ایسے موقع پر کیپٹن ستیش چندر نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ٹینک سے کود کر دو زخمی سپاہیوں کو میدان جنگ سے اٹھا لیا۔

سبھی جنگوں میں کیپٹن ستیش چندر نے جس بے پناہ بہادری اور سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کیا اس سے رجمنٹ کے جوانوں کا حوصلہ بہت بڑھا۔

رائفل مین گمان سنگھ راوت

مئی 1948ء میں ایک لڑائی میں گڑھوال رائفلز کے رائفل مین گمان سنگھ راوت نے برین گن ہاتھ میں لے کر اعلیٰ فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ اس لڑائی میں پلٹن کے دو دستوں کو کشمیر کی ایک اہم چوکی پر قبضہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ پہلے حملے میں پہلے دستے کے کئی سپاہی ہلاک ہو گئے تھے یا بری طرح زخمی ہو گئے تھے۔ دشمن نے لاشوں اور گولہ بارود کو اٹھانے کی کوشش کی۔ گمان سنگھ بری طرح سے زخمی ہو گئے تھے پھر بھی انھوں نے

نبرد آزمائی کا فیصلہ کیا جب دشمن کے سپاہی قریب آئے تو انھوں نے ان پر گولہباری شروع کر دی جس سے وہ سب کے سب مر گئے۔ اس طرح انھوں نے اپنے فوجیوں کو بھی بچایا اور اپنے ہتھیاروں کو بھی۔

صوبیدار رام سرن داس

جموں اینڈ کشمیر انفینٹری کے صوبیدار رام سرن داس نے اکتوبر 1947ء میں جموں اور کشمیر کی ایک لڑائی میں اپنی جان خطرے میں ڈال کر مثالی ہمت۔ اور تحریک آمیز قیادت کا ثبوت دیا۔ سرحد پار کے حملہ آوروں نے ریاست کی فوج کو تباہ کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ تو ان کی پارٹی کو ہمارے ہیڈ کوارٹر سے الگ کر دیا گیا تھا اور حالات کی نزاکت کو دیکھ کر صوبیدار موصوف نے دشمن پر گولیاں چلانے کا حکم دے دیا اور دشمن کے سینکڑوں سپاہیوں کو زخمی کر دیا ایک اور لڑائی میں یہ صوبیدار بری طرح زخمی ہو گئے تو بھی انھوں نے وہاں سے ہٹنے سے انکار کر دیا اور دشمن پر توپیں چلاتے رہے اس سے ہمارے سپاہیوں کا حوصلہ بہت بڑھ گیا۔ اور وہ فتح یاب ہو گئے۔

سپاہی جگت رام (بعد وفات)

ریاست جموں اور کشمیر میں 23 مئی 1948ء کو مورچھل میں ایک مقام پر حملہ کرنے کے لئے جسے اینڈ کے انفینٹری کے سپاہی جگت رام ایک کمپنی ہیڈ کوارٹر کے ساتھ نرسنگ اردلی تھے۔ ایک پہاڑی پر قبضہ جمانے کے بعد انھیں صبح کی لڑائی میں زخمی ہونے والے جوانوں کی مرہم پٹی کے لئے بھیجا گیا۔ اگرچہ دشمن پہاڑی کی ایک چوٹی سے ہٹ گیا تھا۔ مگر اب تک بھی دشمن کے چند سپاہی چھپ کر گولیاں چلا رہے تھے۔ سپاہی جگت رام نے ان کی مطلق پرواہ نہ کی اور زخمی سپاہیوں کی مرہم پٹی شروع کر دی۔

یہ سپاہی ایک فوجی کی مرہم پٹی کر چکا تھا اور دوسرے کی کرنے لگا تھا کہ اس کے کندھے پر گولی لگی۔ اس کے ساتھیوں اور زخمیوں نے رائے دی کہ اسے محفوظ مقام پر لے جانا چاہئے مگر وہ گولی باری کے باوجود اپنے کام پر ڈٹے رہے دوسرے فوجی کی مرہم پٹی

کرنے کے بعد وہ تیسرے زخمی سپاہی کے پاس گئے جو کہ چاروں طرف سے دشمن کے چھپے ہوئے سپاہیوں کی زد میں تھا۔ اس کی مرہم پٹی کرنے کے بعد سپاہی جگت رام اندھیرے میں باقی زخمیوں کی تلاش کر رہے تھے کہ ان کی کمر میں گولی لگی جس کے باعث وہ شہید ہو گئے۔

جمعدار شردھا رام (بعد وفات)

16 جنوری 1948ء کی رات کو کشمیر انفینٹری کی کمپنی کو پونچھ کے علاقے میں ایک پہاڑی پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ اگلے دن پو پھٹنے سے پہلے اس پر قبضہ ہو گیا۔ کمپنی کی ہراول پلاٹون کے کمانڈر جے اینڈ کے انفینٹری کے جمعدار شردھا رام تھے۔ مذکورہ پہاڑی پر بے شمار درخت لگے تھے اور زمین بھی بہت اوبڑ کھابڑ تھی۔ ہر ایک ڈھلان پر دشمن جما ہوا تھا اور اس نے ہمارے فوجیوں کے حملے کو لائٹ مشین گن اور ہتھ گولوں کے ذریعہ روکنے کی کوشش کی۔ جمعدار شردھا رام نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے سپاہیوں کی قیادت کی۔ دشمن کو پسپا کرنے کے لئے ہر ڈھلان پر حملہ کرنا تھا۔ دشمن کے مقامات پر حملہ کرنے کے لئے جمعدار شردھا رام ہر مرتبہ سب سے اگلے سیکشن میں تھے۔ صرف ان کی بہادری کے باعث ہی اس اہم مقام پر قبضہ ہو گیا مگر تین ماہ بعد ایک دوسری لڑائی میں انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔

صوبیدار آنریری لیفٹننٹ کانشی سنگھ

جے اینڈ کے انفینٹری کی ایک کمپنی کو 17، 18 اپریل 1948ء کی رات کو پہاڑی کی ڈھلوان پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ جے اینڈ کے انفینٹری کی کمپنی صوبیدار کانشی سنگھ کی زیر کمان رات کے وقت اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے روانہ ہوئی اور اس نے صبح تقریباً پانچ بجے دشمن پر حملہ کر دیا۔ زبردست گولہ باری کے باوجود صوبیدار کانشی سنگھ آگے بڑھتے چلے گئے اور انھوں نے دشمن کو اپنے مضبوط مورچے کو چھوڑ کر بھاگنے کے لئے مجبور کر دیا۔ سر میں چوٹ لگنے کے باوجود صوبیدار موصوف نے باقاعدہ بھاگتے ہوئے دشمن کا پیچھا کیا اور کئیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ صوبیدار کانشی سنگھ نے

ایک سیکشن کو لے کر پہاڑی چوٹی پر پہنچ کر دشمن کے خفیہ مورچے پر حملہ کیا اور انھیں مار بھگایا۔ اس طرح کمپنی نے تھوڑا نقصان اٹھا کر ایک مقصد پورا کر لیا۔

صوبیدار کانشی سنگھ کی غیر معمولی ہمت کے باعث یہ حملہ کامیاب ہوا۔

صوبیدار کشن سنگھ (بعد وفات)

15 16 جولائی 1948ء کی رات کو پونچھ کے علاقے میں ایک چوکی پر دشمن نے ایک زوردار حملہ کیا۔ چوکی کا تحفظ دو پلاٹونیں کر رہی تھیں۔ جے اینڈ کے انفینٹری کے صوبیدار کشن سنگھ اور ان کے سپاہیوں نے دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

اگلے دن دشمن کی امداد کے لئے نیا دستہ آگیا تو اس نے پھر حملے شروع کر دیئے ہمارے جوانوں کو مسلسل لڑتے ہوئے 18 گھنٹے ہو چکے تھے اور انھوں نے کچھ کھایا پیا بھی نہ تھا۔ ایک انتہائی اہم مقام پر قبضہ کرنے کرتے صوبیدار کشن سنگھ نے جام شہادت نوش کیا۔

صوبیدار کشن سنگھ کی غیر معمولی ہمت، فرض شناسی اور اعلیٰ قیادت کے باعث ہی ممکن ہو سکا کہ ان کے جوانوں نے دشمن کی تعداد کہیں زیادہ ہوتے ہوتے بھی اسے پچھاڑ دیا۔ اسی باعث دشمن کو مکمل طور پر شکست ہوئی اور چوکی پر ہمارا قبضہ برقرار رہا

نائیک رام سنگھ

17 جولائی 1961ء کو پی۔ اے/ نائیک رام سنگھ کٹانگا میں واقع نیماہیں مقیم ڈوگرہ رجمنٹ کی پہلی بٹالین کی ایک پلاٹون کے سیکشن کی کمان کر رہے تھے جبکہ اس بٹالین کی معاون پلاٹون پر کٹانگا کے فوجی دستوں نے غیر متوقع طور پر حملہ کر دیا۔

پی۔ اے/ نائیک رام سنگھ اپنے فوجی دستے کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلی صف کے مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ ان مورچوں سے تقریباً 20 گز کی دوری پر ایک ایل۔ ایم۔ جی پوسٹ نے مورچہ لگا رکھا تھا۔ اور وہاں سے زبردست فائرنگ ہو رہی تھی جس کی وجہ سے ہمارے فوجی دستے کو مزید آگے بڑھنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اس چوکی پر دستی بم پھینک کر اسے ناکارہ کرنے کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہوئیں۔

پی۔ اے / نائیک رام سنگھ اپنی برین گن سے گولیاں چلاتے ہوئے زمین پر رینگ کر آگے بڑھے اور کنانگا کے فوجی دستوں والی ایل۔ ایم۔ جی پوسٹ تک پہنچ کر خندق میں دستی بم پھینک دیا جس سے فائرنگ بند ہوگئی اور اس مورچے پر بیٹھے ہوئے کنانگا کے تینوں فوجی بھی ہلاک ہوگئے۔ اس مورچے کے تباہ ہونے سے کنانگا کے فوجی دستوں کے حوصلے پست ہوگئے۔

سپاہی سورم چند

10 اکتوبر 1962ء کو نیفا میں سینگ جونگ کے مقام پر ایک پلاٹون کے جس سیکشن پر چینیوں نے حملہ کیا تھا پنجاب رجمنٹ کے سپاہی سورم چند اس سیکشن کے برین گنر تھے۔ چینیوں نے اس دن اس پوزیشن پر تین حملے کئے۔ ان حملوں کے دوران آٹومیٹک فائر کے گولے دو بار سپاہی سورم چند کے پیٹ میں لگے اور بری طرح خون بہنے لگا۔ انھوں نے اپنے زخم سے خون کے بہاؤ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے زخم کے گرد تولیہ لپیٹ لیا اور برین گنر کے طور پر وہ اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ وہ چینیوں کا تب تک مقابلہ کرتے رہے جب تک ان کا رائفل گروپ خطرے سے باہر نہ ہوگیا کہ جسے پیچھے ہٹنے کا حکم دیا گیا تھا۔

رائفل مین جیٹھو سنگھ (بعد وفات)

30 دسمبر 1962ء کو راجپوتانہ رائفلز کی ایک کمپنی کی ایک اگلی پلٹن میں رائفل مین جیٹھو سنگھ تعینات تھے۔ یہ پلٹن کانگو میں ایلزبتھ ویلے۔ جادوت ویلے سڑک کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔ پلٹن تین اطراف سے مارٹر، ایم۔ ایم۔ جی اور چھوٹے ہتھیاروں سے ہو رہی گولہ باری کی زد میں آگئی۔ اس کے دائیں طرف دشمن کی ایک ایل۔ ایم۔ جی چوکی سے کمپنی کمانڈر کی پارٹی پر فائرنگ شروع ہوگئی۔ رائفل مین جیٹھو سنگھ اور ایک دوسرے رائفل مین نے دشمن کی چوکی پر حملہ کر دیا ایک گولہ سیدھا دوسرے رائفل مین کی چھاتی میں لگا اور وہ اسی وقت چل بسا۔ تب رائفل مین جیٹھو سنگھ اکیلے ہی دشمن کی لائٹ مشین گن کو ٹھنڈا کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ وہ شدید زخمی ہوگئے۔ مگر

جام شہادت نوش کرنے سے پہلے انھوں نے ایک دستی بم پھینک کر دشمنوں کو ڈھیر کر دیا اور اس طرح دشمن کی لائٹ مشین گن کی چوکی خاموش ہو گئی۔

ویر چکر کی کڑی

6280637 سگنل مین (اب لانس نائیک) دھرم چند ڈھلن

سگنل مین دھرم چند ڈھلن لداخ میں ایک چوکی کے سگنل کمیونی کیشن چوکی کی حفاظت کر رہے تھے۔ 27 اکتوبر 1962ء کو چینیوں نے اس چوکی پر حملہ کر دیا اور گولے برسائے۔ جب سیدھی چوٹ سے وائرلیس سیٹ تباہ ہو گیا تو انھوں نے کھائیوں میں اپنی پوزیشن سنبھالی اور چینیوں کے خلاف بہادری سے لڑتے رہے۔

میجر آر۔ کے۔ بالی

سیکنڈ سکھ لائٹ انفنٹری کے میجر آر۔ کے۔ بالی پہلے بھارتی افسر تھے جو صرف تین جوانوں کے ساتھ سردار چوکی پہنچے۔ انھوں نے دشمن کے ہتھیاروں کا صفایا کر دیا اور پیچھے ہٹتی ہوئی پاکستانی فوجیں جو ضروری دستاویزات چھوڑ گئی تھیں ان پر قبضہ کر لیا اور بعد ازاں سردار چوکی میں دفاعی انتظامات کرنے کے لئے پولیس کی امداد کی۔

سردار چوکی اور بیگا کوٹ کی فوجی کارروائیوں کے شروع کے تمام دنوں میں میجر آر کے بالی نے دشمن کے حملوں کا سامنا کرنے کے لئے بلا کی بہادری اور دلیری کا مظاہرہ کیا۔ 15 جون 1965ء کو سردار چوکی کے نزدیک ایک حادثے کے بعد میجر بالی ایک پاکستانی فوجی میجر آفریدی کو ذاتی طور پر پکڑنے کے ذمے دار تھے۔

لیفٹننٹ ارجن سنگھ

جب 25 اپریل کو پاکستانیوں نے زبردست حملہ کیا تو سیکنڈ پیرا فیلڈ رجمنٹ کے لیفٹننٹ ارجن سنگھ بائریٹ کی ایک ایڈوانس چوکی پر ایک فارورڈ آبزرویشن آفیسر تھے۔ بلند حوصلگی اور بہادری کا نمایاں ثبوت دیتے ہوئے انھوں نے دشمنوں کر

مورچوں پر گولہ باری کی۔ گولے عین نشانے پر لگے جس سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ تتر بتر ہوگیا۔

اگلے روز پاکستان نے زیادہ بڑا حملہ کیا۔ اس نے اپنی انفنٹری کے ساتھ ٹینک بھی جھونک دیئے۔ مگر لیفٹیننٹ ارجن سنگھ نے پوری دلیری سے دشمن کا سامنا کیا۔ اُس نے اپنی گولہ باری سے دشمن کو تتر بتر کردیا اور جب بعد میں بھارتی کمپنی کو بھارتی دفاعی افواج کے ساتھ آملنے کے لئے باترہیٹ سے پیچھے ہٹنا پڑا تو لیفٹیننٹ ارجن سنگھ نے پوری کمپنی کی حفاظت کی اور اپنی ساری کارروائی کے دوران انھوں نے بلند ہمتی کا اعلیٰ ثبوت دیا۔ نتیجے کے طور پر دشمن کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔

حولدار گوپی ناتھ بھنگر دیو

حولدار گوپی ناتھ بھنگر دیو ساری فوجی کارروائی کے دوران سردار چوکی پر مارٹر فائر کے کنٹرولر تھے۔ حولدار گوپی ناتھ نے بھارتی فوج کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ہمت اور دلیری کا اعلیٰ ثبوت دیا۔ انھوں نے ایک اونچی سی جگہ پر فوری طور پر ایک پلیٹ فارم بنا دیا اور وہاں سے دشمن پر مارٹر کے ذریعہ گولے داغے۔ ایک بار تو حولدار گوپی ناتھ نے اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی اور وہ اس ایریا میں آگئے جہاں سرنگیں بچھی ہوئی تھیں۔ یہاں انھوں نے ایک زخمی جوان کو اٹھا لیا اور اسے بحفاظت تمام محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔

اسکواڈرن لیڈر ٹریور کیلر

اسکواڈرن لیڈر ٹریور کیلر ایک نیٹ جیٹ فائٹر ہوائی جہاز پر پرواز کر رہے تھے انھوں نے 3 ستمبر 1965ء شکروار کو چھمب میں ہوئی ایک فضائی لڑائی کے دوران ایک پاکستانی سیبر جیٹ ہوائی جہاز کو مار گرایا۔ اسکواڈرن لیڈر کیلر نے نیٹ فائٹر ہوائی جہازوں کی ایک چھوٹی سی فورس یکجا کی۔ انھیں چھمب سیکٹر میں ہماری سرحدوں میں گھس پیٹھ کرنے والے ایک پاکستانی ایر کرافٹ فورس کا مقابلہ کرنے کے احکام دیئے گئے۔ جونہی ہمارے ہوائی جہاز پہنچے انھوں نے ہمارے فوجی ٹھکانوں پر منڈلاتے

ہوئے امریکی ایف 86 سیبر اور ایف 104 اسٹار فائٹر کا سراغ لگالیا۔
ایک مختصر مگر زبردست مڈبھیڑ میں اسکواڈرن لیڈر کیلر نے ایک پاکستانی سیبر جیٹ کو فضا ہی میں مار گرایا۔

فلائیٹ لیفٹننٹ وی۔ایس۔پٹھانیہ

فلائیٹ لیفٹننٹ ویریندر سنگھ پٹھانیہ نے 4 ستمبر 1965ء کو دو پاکستانی ایف 86 سیبر جیٹ ہوائی جہازوں میں سے ایک کو مار گرایا۔ انھوں نے چار لڑاکو ہوائی جہازوں میں سے بھی ایک کو مار گرایا۔ انھوں نے تین بجے بعد دوپہر اکھنور پر پرواز کی تاکہ چار ایف سیبر جیٹ ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرکے ان کی مزاحمت کی جائے۔ دس منٹ میں دشمن کے ہوائی جہاز آگئے۔ فلائیٹ لیفٹننٹ پٹھانیہ نے بڑی مہارت کے ساتھ ایک پاکستانی سیبر جیٹ کا پیچھا کرکے اپنی پوزیشن سنبھالی اور 600 گز کی دوری سے فائرنگ کی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔ ایف 86 سیبر جیٹ میں سے دھواں نکلنے لگا۔ فلائیٹ لیفٹننٹ پٹھانیہ نے آگے بڑھ کر 500 گز کی دوری سے پھر فائرنگ کی۔ فلائیٹ لیفٹننٹ موصوف نے دشمن کے ہوائی جہاز کے ہوا میں ٹکڑے اڑتے دیکھے اور پھر وہ ہوائی جہاز زمین پر آگرا اور اکھنور کے نزدیک پھٹ گیا۔

میجر میگھ سنگھ

میجر میگھ سنگھ نے تھوڑے سے رضاکاروں کے ساتھ جن میں زیادہ تر راجستھان کے مسلمان فوجی تھے بہادری کے ساتھ کارروائیاں کرکے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔

میجر میگھ سنگھ نے اپنی آخری کارروائی میں جو انھوں نے چھمب سیکٹر میں کافی اندر پاکستانی اڈے پر کی 37 پاکستانی فوجیوں کو ڈھیر کر دیا' جن میں ایک افسر بھی تھا۔ میجر میگھ سنگھ زخمی ہو جانے کے باوجود دشمن پر حملہ کرتے اور اپنے ساتھیوں کی ہمت بڑھاتے رہے۔

کچھ عرصہ پہلے میجر میگھ سنگھ نے فوج سے ریٹائر ہونے کی درخواست کی تھی۔
مگر انھوں نے پاکستان کے ساتھ جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے یہ ارادہ ترک کر دیا

جے۔سی 13166 صوبیدار مان بہادر گورنگ $\frac{3}{8}$ گورکھا رائفلز

1965ء میں جموں وکشمیر میں سنجوئی کی چوٹی پر دشمن نے مضبوط مورچہ بندی کر رکھی تھی اور سرنگیں بچھا کر اور خاردار تار لگا کر اپنی پوزیشن کافی مضبوط کر رکھی تھی۔ اس چوٹی پر ہمارے حملے میں صوبیدار مان بہادر گورنگ نمایاں پلاٹون کمانڈر تھے۔ 3، 4 ستمبر 1965ء کی رات کو جب ان کی پلاٹون دشمن کے ٹھکانے کے نزدیک پہنچی تو دشمن نے بھاری اور موثر گولہ باری شروع کر دی۔ ایسی حالت میں دشمن کی میڈیم اور لائیٹ مشین گن اور راکٹ لانچر کے اڈوں کو تباہ کئے بغیر آگے بڑھنا مشکل تھا۔ صوبیدار مان بہادر گورنگ نے بڑی سوجھ بوجھ سے کام لیا اور ایک دوسرے دستے کو لے کر بہادری اور ہوشیاری سے بڑھتے ہوئے دشمن کے دائیں جانب جا پہنچے اور وہاں سے انھوں نے دشمن کے ٹھکانوں پر چار راکٹ چھوڑے اپنے دو دستوں کے ساتھ انھوں نے دشمن کے اگلے ٹھکانوں پر گولے چلائے۔ تبھی انھیں دشمن کی خندقوں کے آگے تقریباً چھ فٹ اونچی پتھر کی دیوار دکھائی دی۔ وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایک درخت پر چڑھ کر خندق کی چھت پر کود گئے۔ لہٰذا دشمن کے سپاہی اپنے ٹھکانے چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ جب ان کی پلاٹون آگے بڑھ رہی تھی تو صوبیدار مان بہادر گورنگ کے دائیں طرف سے ایک اور مشین گن نے گولے برسائے انھوں نے اپنی ہلکی مشین گن کے دستے سے دشمن کی مشین گن کو الجھائے رکھنے کا حکم دیا اور خود رینگتے ہوئے ان کے ٹھکانوں کے پیچھے پہنچ گئے۔ وہاں سے انھوں نے خندق میں اپنی کھکھری سے توپچیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور اس طرح ہماری فوج کو آگے بڑھنے کا موقع ملا۔

4139232 لانس حولدار امراؤ سنگھ۔ نمبر ایک پیرا رجمنٹ (بعد وفات)

۔۔۔۔۔۔ کو جموں اور کشمیر میں پیراشوٹ رجمنٹ کی ایک بٹالین

کی کمپنی کو حاجی پیر درے میں گول کنڈر پر قبضہ کرنے کا حکم ملا۔ لانس حولدار امراؤ سنگھ حملہ کرنے والی پلاٹون کے اہم دستے کی رہنمائی کر رہے تھے۔ پہلے تو دشمن کی صرف دو ہلکی مشین گنوں نے گولہ باری شروع کی اور ہماری پیش قدمی رک گئی۔ اس اہم موقع پر لانس حولدار امراؤ سنگھ اپنی جان پر کھیل کر دشمن کی مشین گن کی طرف تیزی سے آگے بڑھے اور اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کے لئے للکارا۔ وہ مشین گن سے 20 گز کی دوری تک پہنچے اور وہاں سے ایک ہتھ گولہ پھینک کر اسے خاموش کر دیا۔ اس وقت ہلکی مشین گن کا ایک گولہ ان کے سینے پر لگا اور وہ وہیں شہید ہو گئے۔ ان کی بہادری اور دشمن کی مشین گن کو ٹھنڈا کرنے کی بر وقت کارروائی سے حاجی پیر درے کے علاقے گول کنڈر پر ہمارا قبضہ ہو گیا۔

فلائیٹ لیفٹننٹ ترلوچن سنگھ (31 4 50) جنرل ڈیوٹیز (پائیلٹ)

پاکستان کے ساتھ 1965ء کی لڑائی میں ایک آپریشنل اسکواڈرن کے ڈپٹی فلائنگ کمانڈر فلائیٹ لیفٹننٹ ترلوچن سنگھ نے چودہ اڑانیں بھریں۔ انھوں نے بلند حوصلگی اور ہمت کے ساتھ کام کیا اور زمین سے دشمن کی گولہ باری اور فضا میں دشمن کے لڑاکو ہوائی جہازوں سے لوہا لے کر دشمن کے کئی چھپے ہوئے ٹینکوں اور توپوں کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انھوں نے ہماری آرمی کو موثر فضائی مدد دی اور دشمن کی بکتر بند گاڑیوں، فوجی مورچوں اور دستوں پر کامیاب ہوائی حملے کئے۔

سیکنڈ لیفٹننٹ سریندر پال سنگھ سیکھوں۔ آئی 996 2 راجپوتانہ رائفلز

(بعد وفات)

5، 6 ستمبر 1965ء کی رات کو بھارت پاکستان سرحد پر ڈیرہ بابا نانک کے پاس راوی کے پل پر جب گورکھا رجمنٹ کی ایک بٹالین نے قبضہ کیا تو دشمن نے ہمارے مورچوں پر توپوں سے زبردست گولہ باری شروع کر دی جس کے نتیجے

کے طور پر چند جوان گھائل ہو گئے۔ اس گولہ باری کے دوران سیکنڈ لیفٹیننٹ سرنیدرپال سنگھ نے بڑی دلیری کا ثبوت دیا اور وہ گھوم گھوم کر اپنی کمپنی کے زخمی جوانوں کی مدد اور مرہم پٹی کرتے رہے ایک زخمی جوان کی مرہم پٹی کرتے وقت سیکنڈ لیفٹیننٹ سرنیدرپال سنگھ سیکھوں شہید ہو گئے۔

جے۔سی 32607 نائب رسالدار محمد ایوب خاں (18 کیولری)

کیولری رجمنٹ کی ایک اسکواڈرن کے ایک فوجی دستے کے کمانڈر نائب رسالدار محمد ایوب خاں کو 9 ستمبر 1965ء کو حکم دیا گیا کہ وہ پاکستان میں سیالکوٹ سیکٹر میں سچیت گڑھ پر دشمن کے حملے کو روکے۔ لیکن اس حملے سے اس علاقے میں ہماری فوج کی مواصلاتی لائن کٹ جانے کا خطرہ تھا۔ نائب رسالدار محمد ایوب خاں نے بڑی پھرتی اور خوبی سے اپنے سپاہیوں کو اس ڈھنگ سے تعینات کیا اور لڑائی لڑی کہ دشمن کی پیدل فوج کی ایک کمپنی اور ٹینک تتر بتر ہو گئے اور دشمن کو اپنے چار ٹینکوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔

فلائنگ آفیسر آدی رستم جی گاندھی (22177 جنرل ڈیوٹیز (پائیلٹ)

6 ستمبر 1965ء کو ہمارے دو ہوائی جہازوں کی ایک پارٹی ہلواڑہ پر فضائی گشت کر رہی تھی جس میں فلائنگ آفیسر آدی رستم جی گاندھی دوسرے نمبر کے ہوائی جہاز میں تھے۔ اس وقت ہمارے دو اور ہوائی جہاز بھی فضا میں تھے۔ اچانک پاکستان کے چار ایف 86 ہوائی جہاز پیچھے اڑ کر حملہ کرنے آ گئے اور فلائنگ آفیسر گاندھی کے دستے کے پیچھے لگ گئے دشمن کے ایک سیبر جیٹ نے فلائنگ آفیسر گاندھی کے لیڈر کے ہوائی جہاز کو مار گرایا۔ مگر فلائنگ آفیسر گاندھی کے پاؤں اس اچانک حملے سے نہ ڈگمگائے اور انھوں نے بڑی ہوشیاری سے قلا بازیاں لگا کر اپنا جہاز ایف 86 ہوائی جہاز کے پیچھے لگا دیا اور اسے مار گرایا۔ اس کے بعد کافی زیادہ تعداد میں دشمن کے ہوائی جہازوں نے آکر انھیں گھیر لیا۔ اور جہازوں پر وار کیا۔ دشمن کے سیبر جیٹ کو بھگا دیا گیا۔ دشمن کا حملہ ناکام رہا اور ہوائی جہازوں اور انسٹالیشنوں کو کوئی نقصان نہیں

نہ ہوا۔ اس کارروائی میں فلائنگ آفیسر گاندھی نے دشمن کے سامنے بہادری کا قابل تعریف اظہار کیا۔

اسکواڈرن لیڈر اندرجیت سنگھ پرمار (4835) جنرل ڈیوٹیز (پائیلٹ)

1965ء کی لڑائی کے دوران اسکواڈرن لیڈر اندرجیت سنگھ پرمار نے 16 جنگی پروازیں کیں۔ میڈیم مشین گنوں کی فائرنگ اور طیارہ شکن جہازوں کے بھاری ہتھیاروں کے باوجود دشمن کے اڈوں پر کم سطح پر جاکر جاسوسی کے مشنوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سات پروازیں اور رات کے وقت 9 فضائی گشتیں کیں۔ اس نے دشمن کے بمبار ہوائی جہازوں کی مزاحمت کی جبکہ وہ ہمارے اڈوں اور انسٹالیشنوں پر بمباری کرنے آئے تھے۔ دشمن کے بمبار ہوائی جہازوں کی بمباری سے پہلے اسکواڈرن لیڈر اندرجیت سنگھ پرمار نے ان کا پیچھا کیا اور اس دوران اپنی بے پناہ بہادری اور فضائی صلاحیت کا اعلیٰ ثبوت دیا۔

فلائنگ آفیسر اپتل باربرا (جنرل ڈیوٹیز پائیلٹ)

26 اپریل 1965ء کو فلائنگ آفیسر اپتل باربرا نے بائربیٹ کے علاقے میں جہاں پر پاکستانی فوج نے ہماری ایک کمپنی کی پوزیشن پر حملہ کیا تھا' ٹوہ لینے کے لئے اڑانیں کیں۔

ان کا کام اس علاقے میں پاکستانی بکتربند گاڑیوں کے ہونے اور پاکستانی فوج کے غیر ملکی ٹینکوں کے استعمال کئے جانے کا ثبوت پیش کرنا تھا۔ یہ ثبوت حاصل کرنا بے حد ضروری تھا کیونکہ پاکستان نے بدیشی ٹینکوں کے استعمال کئے جانے کی بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

پاکستانی فائٹر ائرکرافٹ جنگی علاقے پر گشت لگا رہے تھے جنگی کارکردگی فلائنگ آفیسر باربرا کے ذریعہ پرواز کئے جانے والے ائرکرافٹ سے زیادہ تھی۔ دشمن کے ہوائی جہازوں کی مزاحمت کئے جانے کے خطرے کے ساتھ ساتھ دونوں اطراف گولہ باری کی زد میں آجانے کا خطرہ بھی موجود تھا۔

ان خطرات کا بخوبی احساس کرتے ہوئے بھی فلائنگ آفیسر اپنل بار برا نے زمین سے پچاس فٹ کی بلندی پر اور گولوں کے نشانوں کے نیچے پرواز کرنے کا ارادہ کیا۔

انھوں نے اس علاقے میں بڑی ہوشیاری کے ساتھ پرواز کی جو کہ اہم زمینی نشانوں کی کمی کے لئے بھی مشہور ہے انھوں نے پندرہ ٹینک دیکھے اور پہچان لیا کہ وہ ایم 48 ہیں۔ انھوں نے ٹینکوں اور ان کے زمین پر پیدا ہونے والے خدشے کے فوٹو لئے۔ ان سے ثابت ہو گیا کہ پاکستان نے ہماری سرزمین پر غیر ملکی ٹینک استعمال کئے تھے۔

403625 لانس حولدار دیو سنگھ بھنڈاری گڑھوال رائفلز (بعد وفات)

لانس حولدار دیو سنگھ بھنڈاری اس بٹالین کی ایک کمپنی کے اگلے سیکشن کی کمان کر رہے تھے جسے 1965ء کی جنگ بندی کے بعد راجستھان کے ایک علاقے میں گھس آنے والے دشمن کو مار بھگانے کا حکم ملا تھا۔ ان کی کمپنی کا حملہ دشمن کی ایک موزوں طریقے سے قائم کام اور ہمارے سپاہیوں کا زیادہ جانی نقصان کرنے والی ہلکی مشین گن کی وجہ سے رک گیا دشمن کے چھوٹے اور خود کار ہتھیاروں سے ہونے والی زبردست گولہ باری کے باوجود حولدار بھنڈاری رینگتے ہوئے دشمن کی ہلکی مشین گن تک جا پہنچے۔ ایک ہتھ گولہ پھینک کر دشمن کو مار دیا۔ ایسا اقدام کرتے وقت ان کے سر پر گولی لگی اور انھوں نے وہیں جام شہادت نوش کیا۔

9409060 رائفل مین دیبی پرساد لمبو (گورکھا رائفلز۔ بعد وفات)

یکم اکتوبر 1967ء کو رائفل مین دیبی پرساد لمبو چولا ایریا میں ایک پلاٹون چوکی میں سب سے اگلے سنتری تھے۔ جب چینی فوجوں نے اچانک بھاری مشین گنوں، مارٹروں راکٹ لانچروں، رائفلوں اور ایل۔ ایم۔ جی اور گرینیڈوں سے گولہ باری شروع کر دی تو وہ چینیوں پر مسلسل گولہ باری کرتے رہے۔ جب ان کا گولہ بارود ختم ہو گیا تو وہ اپنی کھکھری نکال کر چینیوں پر جھپٹے اور پانچ چینیوں کو ڈھیر کر کے خود بھی شہید ہو گئے۔

سیکنڈ لیفٹننٹ راجیو پانڈے (آئی۔سی۔ 43117)

جموں اینڈ کشمیر لائٹ انفنٹری (بعد وفات)

سیاچن کے مشکل اور دشوار گزار علاقے میں تعینات جموں اور کشمیر لائٹ انفنٹری کی 8 ویں بٹالین میں سیکنڈ لیفٹننٹ راجیو پانڈے کو 21 ہزار فٹ کی بلندی پر پہاڑی دو چوکیوں کے درمیان قائم لیفٹ شولڈر نامی مقام پر اپنا قبضہ بحال کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس کام میں گلیشیر کی جانب جانے والے تین کلومیٹر کے درے کو عبور کرنا اور پھر 1200 فٹ بلند برف کی عمودی دیوار پر چڑھنا تھا۔ اس کارروائی کے لئے 23 ر مئی 1987ء کو ایک افسر اور دیگر رینکوں کے آٹھ جوانوں کے ایک گشتی دستے کو منظم کیا گیا۔ سیکنڈ لیفٹننٹ راجیو پانڈے نے اپنی پوری ہوشیاری، مہارت اور تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مثالی ہمت سے اپنے دستے کو تحریک دیتے ہوئے انجان اور انتہائی دشوار گزار برفیلی پہاڑیوں کو رینگ رینگ کر پار کیا اور دشمن کے پہلے بنکر سے 25 میٹر دور رہنے پر انھوں نے اپنے دستے کی خود رہنمائی کرتے ہوئے دشمن پر حملہ کر دیا۔ 29 مئی 1987ء کو فیصلہ کن حملہ کرتے وقت ان کا دستہ دشمن کی طرف سے خود کار ہتھیاروں کے ذریعہ کی گئی زبردست گولہ باری کی زد میں آگیا اور افسر سمیت سبھی پانچوں جوان سورگ سدھار گئے۔ مگر اس نوجوان افسر اور ان کے جوانوں کی طرف سے دکھائے گئے حوصلے، ہمت اور بہادری کے باعث 26 جون 1987ء کو دشمن کو پیچھے دھکیل کر اپنا قبضہ کرنے میں کامیابی حاصل کرلی۔

جے۔سی۔ 155828 نائب صوبیدار دمن راج شرما

جموں اور کشمیر لائٹ انفنٹری

سیاچن گلیشیر علاقے میں سالتورو پہاڑی پر تقریباً 18 ہزار فٹ کی بلندی پر قائم ایک اہم چوکی جموں اینڈ کشمیر لائٹ انفنٹری یونٹ کے ایک سیکشن کے قبضے میں تھی۔

اس مقام سے جنوب کی جانب دشمن کی ایک چوکی تھی جس پر سے اس نے 23 ،24 کی رات کو ہماری دو چوکیوں پر ایک ساتھ حملہ کیا۔ اپنے توپ خانے سے بھاری گولہ باری کرتے ہوئے دشمن کے اس زبردست حملے کے دوران نائب صوبیدار دھن راج شرما نے ان میں سے ایک چوکی پر گولہ باری کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کر دیں۔ اپنے دس جوانوں کے ایک دستے کی قیادت کرتے ہوئے انتہائی ضروری گولا بارود لے جاتے وقت ان کے دائیں بازو پر گولی لگی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے دستے کی قیادت کرتے رہے اور آخر انھوں نے چوکی تک گولہ بارود پہنچا دیا۔

نائب صوبیدار رتن سنگھ کی نکاسی کی خبر سن کر انھوں نے چوکی کی کمان خود سنبھال لی زخمی ہو جانے کے باوجود دشمن کی بٹالین کی اعلیٰ ٹریننگ کی حامل فوج کے خلاف اس وقت تک دفاعی اقدامات کرتے رہے جب تک ان کی دائیں جانگھ پر زبردست چوٹ نہ لگی جس سے ان کی اوپری ٹانگ کٹ گئی جب انھیں نکاسی کا حکم ملا تو انھوں نے وہیں ڈٹے رہنے کی اجازت مانگی۔ اور وہ اپنے جوانوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر لڑتے رہے۔

9081926 حولدار ست پال۔ جموں اینڈ کشمیر لائٹ انفنٹری

سیاچن گلیشئر کے علاقے میں سالتورج میں 18 ہزار فٹ کی بلندی پر قائم ایک چوکی میں جموں اینڈ کشمیر لائٹ انفنٹری یونٹ کا ایک سیکشن تعینات تھا۔ اس چوکی کے جنوب میں دشمن کی ایک بھاری مشین گن کی چوکی تھی 23 ،24 ستمبر کی رات کو دشمن کی اس چوکی کے چندہ سپاہیوں کی تقریباً ایک بٹالین نے ہماری چوکی پر زبردست دھاوا بول دیا۔ دشمن کے سپاہیوں نے گولیاں چلاتے ہوئے ہماری چوکی پر اپنا دباؤ مسلسل جاری رکھا۔

چوکی کمانڈر حولدار ست پال خود میڈیم مشین گن چلا رہے تھے اور ساتھ ساتھ دشمن کے حملے کا منھ توڑ جواب دینے کے لئے راکٹ لانچروں سے اچوک گولہ باری کرنے کا حکم بھی دے رہے تھے۔ حالانکہ دشمن نے ان سے اگلے بنکر کو سیدھے ہی اڑا دیا تھا لیکن وہ خاموش رہے اور اپنی میڈیم مشین گن سے گولہ باری کرتے رہے۔ اور شدید زخمی اور

بیہوش ہونے اور محفوظ مقام پر لے جانے تک راکٹ لانچروں کو اپنی کارروائی جاری رکھنے کا حکم دیتے رہے۔

2692 34 5 نائیک ہوم بہادر تھاپا۔ گورکھا رائفلز

چار گورکھا رائفلز کے نائیک ہوم بہادر تھاپا سیاچن گلیشئر کے بلافونڈلا کے علاقے میں اپنی کمپنی سمیت تعینات تھے 23، 24 ستمبر 1987ء کی رات کو دشمن کے فوجیوں نے زبردست گولہ باری کرتے ہوئے ہماری چوکی پر حملہ کر دیا۔ ہلکی مشین گن کے دستے کے کمانڈر کے طور پر انھوں نے بڑی بے خوفی سے اچوک گولہ باری کر کے اپنی پلاٹون کی امداد کی اور وہ دشمن کے حملے کو ناکام کرتے رہے۔

24، 25 ستمبر 1987ء کی رات کو دشمن کے سپاہیوں نے سوا چھ بجے چوکی پر پھر زبردست دھاوا بول دیا۔ بھاری گولہ باری اور مراٹھوں کے حملوں کے باوجود وہ مسلسل گولہ باری کرتے ہوتے اپنی پلاٹون کی ہمت بڑھاتے رہے۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے رات دشمن کے سپاہیوں نے پھر حملہ کیا جس سے ان کے دستے کے سپاہی زخمی ہو گئے اور خود ان کے داہنے کندھے پر بھی گولی لگی۔ اس سے وہ زخمی ہو گئے۔ وہ اپنی بے پناہ دلیری کے باعث ہلکی مشین گن سے خود دشمن سے لڑنے لگے۔ دشمن کے سپاہی ان کے بالکل نزدیک آ گئے تو خندق سے باہر نکل آتے اور اپنے کوٹھے کے سہارے ہلکی مشین گن سے گولہ باری کرنے لگے۔ اسی دوران ان کی داہنی کلائی میں گولی لگی جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد انھیں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔

سیکنڈ لیفٹننٹ ستیش کمار پربھاکرن مینن ایس۔ ایس 32476

میکینائزڈ انفینٹری رجمنٹ کی 15 ویں بٹالین

میکینائزڈ انفینٹری رجمنٹ کی 15 ویں بٹالین میں سیکنڈ لیفٹننٹ ستیش کمار پربھاکرن مینن کو بھارتی امن فوج کے ایک حصے کے طور پر نمبر ایک مراٹھا لائٹ انفینٹری اور بی ایم پی کی اپنی پلاٹونوں کے ساتھ جافنہ قلعے میں تعینات کیا گیا تھا۔

10 اکتوبر 1987ء کو دہشت پسندوں نے جافنہ قلعے کی جانب آگے بڑھ رہی بریگیڈ کی قیادت کرنے والے انفنٹری بریگیڈ کے کمانڈر اور نمبر 5 راجپوتانہ رائفلز کی دو کمپنیوں کو روک کر انھیں گھیر لیا۔ جوابی گولہ باری میں نمبر 5 راجپوتانہ رائفلز کے فوجیوں کا سارا گولہ بارود ختم ہو گیا تھا۔ اور گولہ بارود حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ کمانڈر کو بچانے اور نمبر 5 راجپوتانہ رائفلز کے فوجیوں کو گولہ بارود فراہم کرانے کا صرف ایک ہی ذریعہ تھا کہ جافنہ قلعے سے کسی نہ کسی طرح رابطہ قائم کیا جائے۔

یونٹ کے کمانڈنگ آفیسر نے یہ ذمہ داری سیکنڈ لیفٹننٹ مینن کو سونپی۔ انھوں نے اسے بطور ایک چنوتی قبول کر لیا۔ اپنی پی۔ ایم۔ پلاٹون کو ساتھ لے کر بڑی خود اعتمادی اور پختہ ارادی کے ساتھ یہ نوجوان افسر قلعے سے باہر نکلا اور دہشت پسندوں کے کئی بنکروں اور مورچہ بند مشین گنوں کو تباہ کرتے ہوئے دو کلومیٹر راستہ طے کر کے بریگیڈئر کو بچانے اور نمبر 5 راجپوتانہ رائفلز کی کمپنیوں کو گولہ بارود فراہم کرانے میں کامیاب ہو گیا۔ بعد میں پی۔ ایم۔ پی۔ پلاٹون دہشت پسندوں پر گولے برساتی رہی اور یہ جافنہ میں گھس گئے۔

میجر بیریندر سنگھ۔ آئی سی (98 34 3) 13 سکھ لائٹ انفنٹری (بعد وفات)

میجر بیریندر سنگھ کو بھارتی امن فوج کے ایک حصے کے طور پر سری لنکا میں تعینات کیا گیا تھا۔ جافنہ شہر کے کوکوول علاقے میں دہشت پسندوں کے ہیڈ کوارٹرز کو تباہ کرنے کے مقصد سے وہ 30 سپاہیوں کے ایک دستے کی قیادت کر رہے تھے۔ پرواز کے لئے حالات موافق نہ ہونے اور راستے کے بارے میں غلطی ہو جانے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر نے سپاہیوں کو طے شدہ مقام سے مغرب کی جانب اس مقام پر اتار دیا جو دہشت پسندوں سے پوری طرح گھرا ہوا تھا۔ لہٰذا دہشت پسندوں نے ان سپاہیوں پر نشانہ باندھ کر زبردست گولہ باری شروع کر دی۔ میجر بیریندر سنگھ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دہشت پسندوں کا آخری دم تک مقابلہ کرنے کے لئے اپنے جوانوں کو تحریک دیتے رہے۔ یہ اور ان کے سبھی 30 ساتھی دہشت پسندوں کے ساتھ 18 گھنٹے کی گھمسان کی لڑائی کے بعد جام شہادت نوش کر گئے۔

میجر انل کول (آئی سی۔ 27273) آرمرڈ کور

سری لنکا میں بھارتی امن فوج کے ایک حصے کے طور پر میجر انل کول دو ٹینکوں سمیت 12 اکتوبر 1987ء کو ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر پلالی میں پہنچے۔ انھیں جافنہ شہر میں بھیجی گئی ایک انفینٹری بٹالین کی دو کمپنیوں کی امداد کرنے اور کوٹاول میں پیرا کمانڈو کے ساتھ رابطہ قائم کرنے اور انھیں آزاد کرانے کا کام سونپا گیا تھا۔ دہشت پسندوں نے ان کے دستے پر ٹینک شکن گولہ باری کی اور الیکٹرانک کے ذریعہ چلنے والے آتش گیر مادے سے حملہ کر دیا۔ مگر میجر انل کول ثابت قدم رہے اور دہشت پسندوں کی مضبوط ناکہ بندیوں کا صفایا کرتے ہوئے انفینٹری بٹالین کے ساتھ رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے اگرچہ وہ شدید زخمی ہوگئے تھے مگر پھر بھی وہ اپنی جان کو بھاری جوکھم میں ڈال کر کام مکمل ہونے تک کمانڈو دستے کے ساتھ ڈٹے رہے۔

میجر ایلین ڈیک گارڈنر (آئی سی۔ 31757) 5/4 گورکھا رائفلز

بھارتی امن فوج کے ایک حصے کے طور پر میجر ایلین ڈیک گارڈنر کو سری لنکا میں تعینات کیا گیا تھا۔ انھیں انفینٹری بٹالین کی ایک ایسی کمان سونپی گئی تھی جو پلالی کونڈہ ول سے جافنہ جانے والی سڑک پر آگے بڑھ رہی تھی۔ 12 اکتوبر کو ان کی کمپنی پر تین اطراف سے بھاری مارٹروں اور مشین گنوں سے حملہ ہوا۔ جونہی انھوں نے دہشت گردوں کے میڈیم مشین گن دستے کو نزدیک سے ایک عمارت سے گولہ باری کرتے ہوئے دیکھا تو اپنی ایک پلاٹون کو اس پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا دیا۔ مگر دوسری جانب سے زبردست مزاحمت کی وجہ سے ان کا حملہ کامیاب نہ ہوسکا۔ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میجر ایلین ڈیک گارڈنر اپنے معاون اور دو تین جوانوں کے ساتھ اس عمارت میں گھس گئے اور پہلی منزل پر دھاوا بول دیا۔ خود اس عمارت کی قلعہ بندی کو توڑنے کے لئے وہاں ایک ہتھ گولہ پھینکا اور دہشت گردوں کی مشین گن کو ٹھنڈا کر دیا۔ اس طرح انھوں نے سپاہیوں کی بیش قیمت جانیں بچالیں۔ لیکن کسی ایک دہشت گرد کی گولی لگنے سے ان کی ٹانگ زخمی ہوگئی لیکن اس کی پرواہ نہ کرتے ہوتے انھوں نے اپنا کام جاری رکھا۔

لیفٹننٹ کمانڈر دیپک اگروال (01527-ڈبلیو) انڈین نیوی

بھارت سری لنکا معاہدے کے بعد انڈین نیوی کی سمندری دفاعی کشتی ٹی - 56 کو جو ایک بہت ہی کم سہولت والا چھوٹا سا بحری جہاز ہے، افراد اور سامان کا غیر قانونی ڈھنگ سے آنے جانے کو روکنے کا کام سونپا گیا۔ جہاز کی کمان لیفٹننٹ کمانڈر دیپک اگروال کر رہے تھے۔ دن رات مسلسل نگرانی کی جا رہی تھی اور دہشت پسندوں کی تشدد آمیز کارروائی کے بعد حالات بگڑ جانے کی وجہ سے جہاز کی ذمہ داری اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

لیفٹننٹ کمانڈر دیپک اگروال نے اپنی اعلیٰ درجے کی ہوشیاری اور ہمت سے عمدہ قیادت کا ثبوت دیا۔ ناسازگار حالات کے باوجود وہ اپنے جوانوں کو تحریک دیتے رہے اور جو ذمہ داری انھیں سونپی گئی تھی اسے مثالی ہمت اور بے پناہ ہوشیاری کے ساتھ پورا کیا 3، 4، نومبر کی رات کو انھوں نے اپنی جان کو جوکھم میں ڈال کر گہرے اندھیرے میں پیرا کمانڈو اور باقی عملے کو انجان پانی میں اتار دیا۔ دشمن کی زبردست گولہ باری کے باوجود ان کے قدم نہ ڈگمگائے اور انھوں نے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر لی۔

لیفٹننٹ کرنل پیٹرک ایان لالور۔ بہار رجمنٹ

لیفٹننٹ کرنل پیٹرک ایان لالور مشرقی سیکٹر میں بہار رجمنٹ کی ایک بٹالین کی کمان کر رہے تھے۔ 4 دسمبر 1971ء کو انھوں نے دشمن کی ایک بے حد مضبوط اور اہم پوزیشن پر قبضہ کرنے کے لئے اپنی بٹالین کی رہنمائی کی۔ دشمن کی طرف سے بھاری آرٹلری اور خودکار ہتھیاروں کی فائرنگ کے باوجود لیفٹننٹ کرنل پیٹرک ایان لالور نے حملہ کیا اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔ دشمن نے اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے زبردست حملہ کیا۔ لیفٹننٹ کرنل پیٹرک ایان لالور اپنی جان کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے جوانوں کے حوصلے بلند رکھنے کے لئے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جاتے رہے۔ 5 اور 6 دسمبر 1971ء کی درمیانی رات کو انھوں نے خاص حکمت سے کام لیتے ہوئے دشمن کی ایک اور پوزیشن پر حملہ کیا۔ حملے کی رفتار اتنی تیز تھی کہ دشمن گھبرا کر بہت سا راشن اور گولہ بارود چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

کیپٹن راج کمار ملہوترہ ۔ پیراشوٹ رجمنٹ

کیپٹن راج کمار ملہوترہ مشرقی محاذ کے علاقے میں ایک فورس کے گروپ کمانڈر تھے انھوں نے بڑی دلیری اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے جوانوں کی رہنمائی کی اور وہ دشمن پر اپنا دباؤ برقرار رکھتے ہوئے کئی چوکیوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

میجر گوپال کرشن ترویدی گرینڈیرز

10 دسمبر 1971ء کو میجر گوپال کرشن ترویدی مغربی محاذ پر شکر گڑھ سیکٹر میں واقع ایک مقام پر گرینڈیرز بٹالین کے ایک حملے کے دوران ان کی رہنمائی کرتے رہے ۔ یہ دشمن کی بہت مضبوط پوزیشن تھی اور 800 گز گہری سرنگ کے میدان کے ذریعہ اسے محفوظ کر دیا گیا تھا۔ حملے کے دوران حملہ آور سپاہیوں پر دشمن کی طرف سے بھاری فائرنگ جاری تھی۔ اس صورت حال سے گھبرائے بغیر میجر گوپال کرشن ترویدی نے اپنے جوانوں کی رہنمائی کی اور سرنگ کے میدان سے گزر کر حملہ کر دیا اور زبردست دو بدو لڑائی کے بعد دشمن کی پوزیشن پر قبضہ کر لیا 11 ستمبر 1971ء کی رات کو دشمن نے زبردست جوابی حملہ کیا۔ میجر گوپال کرشن ترویدی نے اپنی موجودگی سے اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ایک خندق سے دوسری خندق پر جاکر اپنے جوانوں کو یہ ترغیب دی کہ وہ اپنی جگہ پر ڈٹے رہیں۔ آخر انھوں نے دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔

فلائنگ آفیسر کشن مکھی مل ملکانی ۔ فلائنگ پائیلٹ (بعد وفات)

دسمبر 1971ء کی بھارت پاکستان جنگ کے دوران فلائنگ آفیسر کشن مکھی مل ملکانی ایک لڑاکا بمبار اسکواڈرن پر خدمت انجام دے رہے تھے۔ 4 دسمبر 1971ء کو انھیں ہوائی اڈے پر جھپٹنے کے وقت حملہ کرنے کا کام سونپا گیا۔ نشانے پر دھندھ ہونے کے باوجود حملہ کامیابی کے ساتھ کیا گیا تھا اور بلاسٹ پیس کو تباہ کر دیا گیا۔ 5 دسمبر 1971ء کو انھیں دشمن کی ایک سگنلز یونٹ پر ہوائی حملہ کرنے والے مشن میں بطور نمبر 2 ... نقصان

پہنچایا کہ وہ راڈار یونٹ تمام جنگ کے دوران دوبارہ کام نہ کر سکا اور اس کارروائی میں
فلائنگ آفیسر کشن مکھی مل ملکانی نے اپنی جان کی بازی بھی لگا دی۔

کیپٹن پنڈا پونپّا نانجپّا۔ کماؤں رجمنٹ

1971ء کی بھارت پاکستان جنگ کے دوران کیپٹن پنڈا پونپّا نانجپّا کو جو شرقی محاذ
پر کماؤں رجمنٹ کی ایک بٹالین کی ایک کمپنی کی کمان کر رہے تھے دشمن کی ایک مضبوط پوزیشن
پر قبضہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ یہ پوزیشن بے حد مضبوط تھی اور اس علاقے میں اگلی کارروائی
کے پیش نظر اس پر قبضہ کرنا بے حد ضروری تھا۔ دشمن کی بھاری اور صحیح گولہ باری کے باوجود
کیپٹن پنڈا پونپّا نانجپّا نے اپنی ذاتی حفاظت کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے جوانوں کی
رہنمائی کی اور ایک خوفناک لڑائی کے بعد مقررہ نشانے پر قبضہ کر لیا۔

4142 319 حولدار شنکر دت جوشی۔ کماؤں رجمنٹ (بعد وفات)

حولدار شنکر دت جوشی ایک ایسی پلاٹون کی کمان کر رہے تھے جسے شرقی سیکٹر میں
دشمن کی ایک پوزیشن کو صاف کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ان کی قیادت کے باعث ان کی پلاٹون
نے ایک مقام پر قدم جمائے۔ انہیں وہاں سے ہٹانے کے لئے دشمن نے زبردست فائرنگ
کی عین اسی وقت حولدار شنکر دت جوشی دشمن کی میڈیم مشین گن پر جھپٹ پڑے اور اسے
تباہ کر دیا۔ اس دلیرانہ اقدام کو دیکھ کر دوسرے قریبی بنکروں سے بھی فائرنگ ہونے
لگی۔ حولدار شنکر دت جوشی اس وقت تک بنکروں پر حملہ کرتے رہے جب تک کہ وہ گولیوں
سے چھلنی ہو کر نہ گر پڑے اور میدان جنگ میں شہید ہو گئے۔

5238216 رائفل مین پریم بہادر تھاپا۔ گورکھا رائفلز (بعد وفات)

مغربی محاذ پر دشمن کی ایک پوزیشن پر تھرڈ گورکھا رائفلز کے حملے کے دوران رائفل مین
پریم بہادر تھاپا اس کی ایک بٹالین کی کمان کر رہے تھے۔ حملے کا آغاز ہوتے ہی ایک
بازو سے میڈیم مشین گن سے اچانک فائرنگ شروع کر کے حملہ روک دیا۔ اپنی جان کی
قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے رائفل مین پریم بہادر تھاپا نے اپنی مرضی سے مشین گن کو خاموش

کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ مشین گن کی طرف رینگتے ہوئے وہ گولیوں کی بوچھار سے شدید زخمی ہو گئے۔ ان کے زخموں سے تیزی سے خون بہنے لگا۔ اپنے زخموں سے بے پرواہ ہو کر وہ رینگتے رہے اور انھوں نے ایک ہتھ گولہ خندق میں پھینک دیا۔ اس طرح انھوں نے دشمن کی مشین گن کو ٹھنڈا کر دیا۔ لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر وہ جنت نشین ہو گئے۔

کیپٹن تھاٹو پراتھوکرشنن نائر سکمارن نائر۔ انجینئرز

25 جون 1973ء کو کیپٹن تھاٹو پراتھوکرشنن نائر سکمارن نائر کو جو انجینئرز رجمنٹ کی سیپر پارٹی کے انچارج تھے لالیالی جنوب مغربی ڈھلان پر واقع پسپل کے مقام پر ایسے سرنگ زدہ میدان کو صاف کرنے کا کام سونپا گیا جہاں پاکستانی فوجوں نے خود کار ہتھیار دبا رکھے تھے۔ کیپٹن نائر نے بذاتِ خود اس مقام پر سرنگیں صاف کرنی شروع کر دیں۔ ان کی شخصی مثال نے ان کی پارٹی کو یہ سارا کام مکمل کرنے کی تحریک دی۔ تقریباً 18 سرنگیں صاف کرنے کے بعد وہ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں سرنگوں کا پتہ لگانا اور انھیں صاف کرنا آسان کام نہ تھا۔ کیپٹن نائر نے ایک بار پھر پارٹی کی رہنمائی کی اور وہ سرنگوں کا پتہ لگانے اور انھیں بے کار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر اس دوران ایک سرنگ پھٹ گئی اور اس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے اور ان کے دونوں ہاتھ بے کار ہو گئے تھے۔ اور انھیں کئی اندرونی اور بیرونی زخم آئے۔

9136879 لانس حولدار پنک چوک سٹوپ ون۔ لداخ اسکاؤٹس

10 دسمبر 1971ء کو پرتاپور سیکٹر کے چالونکا کمپلیکس ہوئی لڑائی کے دوران جب لانس حولدار پنک چوک سٹوپ ون کی پیش قدمی دشمن کی بھاری اور صحیح گولہ باری کی وجہ سے رک گئی تو لانس حولدار موصوف نے اپنے پلاٹون کمانڈر اور ایک دیگر رینک کے ہمراہ دشمن کی میڈیم مشین گن چوکی پر حملہ کر دیا اور دشمن کے سپاہی کو مار گرایا اور اس طرح دشمن کی جارحانہ کارروائی رک گئی۔

5327 اسکواڈرن لیڈر مہندر کمار جین۔ فلائنگ پائلٹ (بعد وفات)

دسمبر 1971 میں پاکستان کے خلاف لڑی گئی جنگ میں اسکواڈرن لیڈر مہندر کمار جین

مغربی سیکٹر میں ایک لڑاکا بمبار اسکواڈرن کے ساتھ خدمات انجام دے رہے تھے۔ 4 دسمبر 1971ء کو انھیں مغربی سیکٹر میں میاں والی ہوائی اڈے پر حملہ آور مشنوں کے لئے روانہ کیا گیا۔ انھوں نے زمین پر کھڑے دشمن کے ہوائی جہازوں پر حملہ بول دیا۔ جب یہ حملہ کرنے کے بعد اپنے وطن لوٹ رہے تھے تو دشمن کے سپر جیٹ اور میراج ہوائی جہازوں نے حملہ کر دیا۔ اسکواڈرن لیڈر مہندر کمار جین دشمن کے حملے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور اپنے ہوائی جہاز کو بہ حفاظت واپس لے آئے۔

5، 7، اور 9 دسمبر 1971ء کو انھوں نے ہماری زمینی افواج کی امداد کے لئے پوچھ، اور دیناگر میں مزید کارروائیاں کیں۔ لیکن 10 دسمبر 1971ء کو انھیں چھمب سیکٹر میں ایک ہوائی جہازوں کے حملے کے مشن کے لیڈر کے طور پر بھیجا گیا زیر دست زمینی فائرنگ کے دوران انھوں نے دشمن کے مورچوں پر بموں اور توپوں سے صحیح بمباری کی۔ اس کارروائی کے دوران ان کے ہوائی جہاز پر گولی لگی اور وہ دشمن کے علاقے میں گر گیا۔ اس کے نتیجے میں اسکواڈرن لیڈر مہندر کمار جین نے جام شہادت نوش کر لیا۔

26831 سیکنڈ لیفٹننٹ اوکو ویزم دینامنی سنگھ

سکھ لائٹ انفنٹری (بعد وفات)

7، 8، اکتوبر 1974 کو انفنٹری بٹالین کے سیکنڈ لیفٹننٹ اوکو ویزم دینامنی سنگھ سالانہ چھٹی پر آسام میل سے اپنے گھر امپھال جا رہے تھے۔ ان کی بوگی میں دو اور مسافر بھی سفر کر رہے تھے۔

8، اکتوبر 1974ء کو صبح تقریباً پانچ بج کر 20 منٹ پر بہار کے کھرد پوا اور فتوحہ کے درمیان انھوں نے اپنے ڈبے کے بغل والے ڈبے سے امداد کے لئے کسی کی چیخ سنی۔ اسے سن کر تینوں مسافر جاگ لئے سیکنڈ لیفٹننٹ اوکو ویزم دینامنی سنگھ بوگی کی گیلری میں آ گئے اور سامنے دیکھا کہ ایک شخص خون آلود چاقو ہاتھ میں لئے اس ڈبے سے باہر دوڑ رہا تھا کہ [illegible] انھوں نے بھانپ لیا کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ بعد میں معلوم

اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر سیکنڈ لیفٹننٹ دینا منی سنگھ ملزم کو پکڑنے کے لئے اس کی طرف تیزی سے بھاگے۔ انھوں نے قاتل پر جھپٹا مارا۔ وہ ان پر چھرا تانے ہوئے تھا۔ اس گتھم گتھا میں وہ دونوں بوگی کے دروازے تک پہنچ گئے۔ دروازہ کھلا تھا دونوں چلتی گاڑی سے گر گئے۔ سیکنڈ لیفٹننٹ اوکو وبزم دینا منی سنگھ کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ مگر بعد میں ملزم کو بے ہوشی کے عالم میں اسپتال لے جایا گیا۔

اشوک چکر اعزاز یافتگان

اشوک چکر کلاس I

سپاہی سیوا سنگھ

11 ستمبر 1948ء کو سکھ رجمنٹ کے سپاہی سیوا سنگھ جل کوٹ میں دشمن کے ایک مورچے پر حملہ کرنے کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گئے۔ جب ان کے باقی ساتھی برین گن کی بوچھاروں کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکے تو سیوا سنگھ اکیلے ہی رینگتے ہوئے آگے بڑھے اور دشمن کی خندق میں دو ہتھ گولے پھینکے اور برین گن کو ٹھنڈا کر دیا۔ اس کے بعد بھی وہ آگے بڑھے اور دشمن کے تین سپاہیوں کو ڈھیر کر دیا۔ ان کے اس بہادرانہ قدم سے باقی لوگوں کی بھی ہمت بڑھی اور وہ حملہ کرنے کے لیے بڑھ آئے اور کامیابی کے ساتھ اپنا کام کیا۔ اس کام میں ان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

سب سے کم عمر سپاہی سیوا سنگھ جس کی عمر اس وقت صرف بیس سال تھی، نے حملہ کرنے کی اپنی صلاحیت اور پختہ ارادی سے سپاہیوں کے لیے ایک مثال قائم کر دی۔

اسکواڈرن لیڈر سہاس بسواس

حالات کی سنجیدگی اور حادثے کے خدشے کے باوجود اس افسر کا رویہ دلیرانہ تھا جس ہوشیاری اور بہادری کے ساتھ اس نے ہوائی جہاز میں آگ لگ جانے پر بھی اسے بنا کسی حادثے کا موقع دیئے زمین پر اتارا اسے یہ دیکھ کر ثابت ہو گیا کہ اسکواڈرن لیڈر سہاس بسواس

کتنی اعلیٰ درجے کی قیادت اور فرض شناسی کا جذبہ رکھتے ہیں۔

حولدار بچتر سنگھ

13 ستمبر 1948ء کو حولدار بچتر سنگھ جو ایک اہم پلاٹون کی قیادت کر رہے تھے کنار گڑھ سے دو گاڑیاں ان کے مورچے کی جانب آتی دکھائی دیں۔ حولدار موصوف نے اپنے ایک ساتھی کو ان پر گولی چلانے کا حکم دیا اور خود ایک اور ساتھی کے ساتھ ان گاڑیوں کو ہتھیانے کے لئے آگے بڑھے۔ زبردست گولہ باری کے باوجود انھوں نے اپنا کام جاری رکھا اور آخر کار ان دونوں گاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔

اسی دن دشمن کے ایک مضبوط مورچے سے ان کی پلاٹون پر برین گن سے فائرنگ شروع ہو گئی۔ حولدار بچتر سنگھ نے اپنی بے پناہ بہادری سے دشمن پر حملہ کر دیا۔ بدقسمتی سے ایک ایل۔ ایم۔ جی کی گولی ان کی دائیں ران پر لگی اور وہ گر پڑے مگر اپنے زخموں کی فکر نہ کرتے ہوئے بھی انھوں نے رینگتے ہوئے آگے بڑھ کر اس ایم۔ ایل۔ جی۔ چوکی پر دو ہتھ گولوں سے وار کیا جس سے دشمن کا حملہ بند ہو گیا۔ اس بہادر حوالدار نے اپنے زخم پر پٹی نہ کروا کر اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کی تحریک دینے کا کام جاری رکھا اور وہ دشمن کے ٹھکانے پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کی شخصی بہادری، پختہ ارادی، قیادت، فرض شناسی ان کے دوسرے ساتھیوں کے لئے تحریک کی موجب ثابت ہوئی۔

نائیک نر بہادر تھاپا

پانچویں گورکھا رائفلز کے نائیک نر بہادر تھاپا کی کمپنی کو 13 ستمبر 1948ء کو تنگ بھدرا آر۔ ایس پل کی بائیں جانب دشمن کی دو چوکیوں کی گولہ باری کی وجہ سے روک دیا گیا۔ دشمن کی چوکی گولہ باری میں مصروف تھی اور نائیک نر بہادر تھاپا بنا کسی حفاظتی دستے کے کھلے میدان میں ہو کر تقریباً سو گز تک آگے بڑھ گئے۔ اپنی کھکھری سے دشمن کی توپ کو خاموش کر دیا۔ گزٹ میں کہا گیا ہے کہ انھوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی کارروائی کے ذریعہ اپنی پلاٹون کو پل تک بڑھ جانے اور اس پر قبضہ کرنے میں کامیابی دلائی

حولدار سندر سنگھ

18، 19 مارچ 1956ء کو حسینی والا ہیڈ ورکس کے قریب ہندوستانی فوج پر حملہ ہوا۔ پہلا حملہ ہماری فوج نے ناکام کر دیا اور دائیں جانب کے باندھ پر حملہ آوروں کو بھگا دیا۔ حملہ آوروں نے درمیانے حصے میں لائٹ مشین گن لگا کر گولہ باری شروع کر دی اور باندھ کے دائیں اور بائیں حصے پر بھی گولیاں برسانے لگے۔

اس گولہ باری کی وجہ سے دریا میں کشتی رانی کے ذریعہ باندھ کو برقرار رکھنا مشکل ہو گیا۔ یہاں تک کہ باندھ پر تعینات ہماری فوج کی سلامتی کو بھی خطرہ درپیش ہو گیا۔ اس موقع پر۔ لائٹ مشین گن کو اڑانے کے لئے رضاکاروں کی ضرورت پڑی۔ لانس نائیک سندر سنگھ باندھ کے درمیانی حصے میں تھے۔ ان کی بہادری اور دلیری کا چرچا 1947ء میں بھی ہوا تھا۔ لہٰذا انھیں بلایا گیا اور وہ بخوشی آمادہ ہو گئے۔ انھوں نے ہتھ گولے لے کر مشین گن کی جانب رینگنا شروع کر دیا اور پیٹ کے بل پر سو گز تک رینگتے ہوئے چلنے لگے۔ وہ دوسری سمت کی سرحد تک بھی 50 گز تک رینگتے چلے گئے اور پتھروں کے ڈھیر کو پار کر گئے۔ وہاں سے انھوں نے ہتھ گولے پھینک کر مشین گن چلانے والے تین افراد کو ڈھیر کر دیا جس سے گولہ باری بند ہو گئی۔ وہ صرف اتنے ہی سے مطمئن نہ ہوئے بلکہ اپنی جان پر کھیل کر لائٹ مشین گن اٹھا لائے۔ اس کے ساتھ ہی دو برین گن کی میگزین اور 14 برین گنیں بھی لے آئے۔ لانس نائیک سندر سنگھ کے اس بہادرانہ اقدام سے ہماری فوج کو درمیانے باندھ پر قبضہ کرنے میں آسانی ہو گئی۔ کمپنی ہیڈ کوارٹر لوٹنے پر انھوں نے مطلع کیا کہ دشمن کے تین افسر بھی مارے گئے۔ وہ لوٹ کر پھر ان تینوں لاشوں کو بھی اٹھا لائے۔

لانس نائیک سندر سنگھ نے بڑی تیزی کے ساتھ اپنی جان کی بازی لگاتے ہوئے جو مثال قائم کی وہ ایک آدرش ہے۔

صوبیدار میجر کھڑک بہادر لمبو

26 اپریل 1961ء کو صوبیدار میجر کھڑک بہادر لمبو نے ایک پلاٹون کی کمان

سنبھالی اور انھیں حکم دیا گیا کہ وہ باغی ناگاؤں کے قبضے سے ایک اہم مقام کو چھین لیں۔ یہ مقام فوجی طور پر بہت اہم تھا اور اس پر باغی ناگاؤں نے بڑی مضبوطی سے مورچہ بندی کر رکھی تھی۔ علاقہ اتنا دشوار گزار تھا کہ اس تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔ باغیوں کی کمان بہت بدنام اور انتہائی خطرناک لیڈر کے ہاتھ میں تھی اور ان کے مورچوں پر حملہ کرنا جان کی بازی لگانے کے مترادف تھا۔ مگر صوبیدار میجر کھڑک بہادر لمبو بے دھڑک آگے بڑھے اور اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ حملے کے دوران انھیں مہلک زخم آئے اور ایک گولی ان کے جسم میں پہنچ گئی۔ مگر پھر بھی وہ باغیوں کی طرف بڑی بے خوفی سے بڑھتے رہے اور انھوں نے ان کے نزدیک پہنچ کر ان کے مورچوں میں دو ہتھ گولے پھینکے اور تین باغیوں کو گولی مار کر کیفر کردار کو پہنچا دیا۔ صوبیدار میجر لمبو آخر دم تک اپنے جوانوں کی ہمت بندھاتے ہوئے باغیوں کا صفایا کرنے کی ترغیب دیتے رہے۔ انھیں اشوک چکر کلاس I کا اعزاز 26 اپریل 1961ء کو عطا کیا گیا۔

سپاہی دریاؤ

حیدر آباد کی پولیس کارروائی کے وقت گرینڈیرز کی تیسری بٹالین کے سپاہی دریاؤ نے بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کی چوکی تک پہنچ کر ایل۔ ایم۔ جی چلانے والے کو شکست دے کر اس کا رخ دشمن کی جانب کر دیا۔

فلائیٹ لیفٹننٹ یو۔ اے۔ ڈی۔ کروز (296 ؟)

یکم دسمبر 1947ء کو اکھنور بھمبر سیکٹر میں پٹھان قبائلیوں نے آپ کے ہوائی جہاز کو گولی مار کر گرا لیا اور آپ کو قید کر لیا۔

فلائیٹ لیفٹننٹ ڈی کروز نے ایک جنگی قیدی کے طور پر اپنا فرض نبھایا اور دھمکی یا لالچ میں آکر ملک سے غداری نہیں کی۔

فلائیٹ لیفٹننٹ رائے زادہ ہربنس چودھری (1 :295)

6 اکتوبر 1951ء کو ترکی میں انڈین ائر فورس کا جو ڈکوٹہ ہوائی جہاز گر گیا تھا، ان

میں بچنے والے دو افراد میں سے ایک فلائیٹ لیفٹیننٹ ہرنبس چودھری بھی تھے۔ خود زخمی ہوتے ہوئے بھی آپ نے اپنے بے ہوش ساتھی کو جلتے ہوئے جہاز سے نکال کر بچا لیا۔ آپ نے سات میل پیدل چل کر زخمی کی امداد کی فراہمی کا انتظام کیا۔

فلائیٹ سارجنٹ اے ڈبلیو (او پی) او سندر یٹا (2 10007)

جھانسی میں چرگاؤں کے قریب ایک مسافر گاڑی کے چند ڈبوں میں آگ لگ گئی۔ آگ لگی دیکھ کر آپ فٹ بورڈ کے راستے اپنی جان جوکھم میں ڈال کر انجن تک پہنچ گئے اور گاڑی رکوادی جس سے ریلوے اور مسافروں کا زبردست نقصان ہوتے ہوتے بچ گیا۔

اشوک چکر کلاس II

کیپٹن جوگندر سنگھ گرھیا

24. دسمبر 1948ء کو حیدرآباد کی پولیس کارروائیوں میں بہار رجمنٹ کی پہلی بٹالین کے کیپٹن جوگندر سنگھ گرھیا کی کمپنی پر رضاکاروں سے بھرے ہوئے دو ٹرکوں نے حملہ کردیا کیپٹن گرھیا نے بڑی مردانگی سے اس کا سامنا کیا اور بارہ رضاکاروں اور ایک ڈرائیور کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

میجر (اب لیفٹننٹ کرنل) گورچرن سنگھ

ستمبر 1947ء میں پنجاب کی گڑبڑ کے دنوں میں ایک ہزار کے قریب مسلح بھیڑ نے اس گاڑی پر حملہ کردیا جس میں میجر گورچرن سنگھ لاتعداد شرنارتھیوں کو اپنی حفاظت میں دلی سے باہر لے جا رہے تھے۔ میجر گورچرن سنگھ نے گاڑی سے اتر کر بھیڑ کا مقابلہ کیا۔ آپ کو تین گولیاں لگیں اور ان کے جسم کے دو مقامات پر زخم بھی آئے۔ مگر آپ نے ہمت نہ ہاری اور اپنی بہادری سے ساڑھے تین ہزار شرنارتھیوں کی جانیں بچائیں۔

243117 حولدار امر سنگھ

حیدرآباد پولیس کارروائی میں پنجاب رجمنٹ کی ساتویں بٹالین کے حوالدار امر سنگھ سب سے پہلے رضاکار تھے جنھوں نے 18 افراد کے "قربانی اسکواڈ" کے لئے خود کو پیش کیا۔ اس اسکواڈ بلہار شاہ کے ریلوے پل پر نقصان پہنچاتے بغیر قبضہ کرنا تھا۔ گولیوں کی بوچھار میں اسکواڈ آگے بڑھا اور حولدار امر سنگھ نے اچانک بریک لگا کر پل کے سنتری کو گولی ماردی جبکہ وہ پل کو اڑانے بھاگا جارہا تھا۔

سوار پرتھی سنگھ

1947ء کی گڑبڑ میں 28 اگست کو دو ہزار مسلح افراد کی بھیڑ نے مغربی بنگال چک پرانا ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک ملٹری گاڑی پر حملہ کر دیا جس میں پندرہ سو شرنارتھی لے جاتے جارہے تھے۔ حملہ آوروں نے انجن کے ڈبے کو الگ کر دیا۔ نمبر تین کیولری کے سوار پرتھی سنگھ نے خود انجن میں کود کر انجن میں چڑھے حملہ آوروں کو مارا اور اسے پھر گاڑی سے جوڑ کر سینکڑوں شرنارتھیوں کی جان بچائی۔

20416 نائیک ہردیال سنگھ (بعد وفات)

3 نومبر 1948ء کو حیدرآباد پولیس کارروائی کے دوران سکھ رجمنٹ کی نمبر تین بٹالین کے نائیک ہردیال سنگھ اس پلاٹون کے کمانڈر تھے جسے چھ بدنام ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔

ڈاکوؤں سے 30 گز دور پہنچنے پر نائیک ہردیال سنگھ پر گولیاں چلنے لگیں اور اس کی ران پر زخم آئے۔ ہردیال سنگھ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے رائفل سے تین ڈاکوؤں کو مار گرایا۔ باقی دو ڈاکوؤں کا پیچھا کر کے آپ نے ایک اور کو مار دیا اور ایک کو زخمی کر دیا۔ بعد میں زخمی ڈاکوؤں کے ہاتھوں خود وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

فلائیٹ سارجنٹ رام چندر دوا

20 جنوری 1948ء کو سارجنٹ رام چندر نے بڑی بہادری کے ساتھ مدن لال کا پیچھا کر کے اسے پکڑ لیا کہ جب وہ مہاتما گاندھی پر بم پھینک کر بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وارنٹ آفیسر دیوراج سنگھ (100521)

30 جنوری 1948ء کو جب نتھو رام گاڈسے نے مہاتما گاندھی پر گولی چلائی تو سارجنٹ دیوراج سنگھ نے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر گاڈسے کے ہاتھ سے پستول چھین لیا۔ اور گاڈسے کی جانب پستول کر کے اسے اتنی دیر تک ٹھہرائے رکھا جب تک پولیس نے آکر اسے پکڑ نہ لیا۔

سپاہی بابو لال (بعد وفات)

10 ستمبر 1955ء کو شمال مشرقی سرحدی علاقے میں سول ایڈمنسٹریشن کی امداد کے لئے اس کی رجمنٹ نے باغی ناگاؤں پر حملہ کر دیا۔ رجمنٹ کے سب سے آگے بڑھنے والے سیکشن میں سپاہی بابو لال بھی تھے۔ سامنے سے ایک لائٹ مشین گن کی گولیوں کی بوچھار سیکشن کو آگے بڑھنے نہیں دے رہی تھی۔ مگر انھوں نے آگے بڑھ کر اس مشین گن کی گولیوں کو بیکار کرنے کا ارادہ کیا۔ 20 گز آگے بڑھنے پر ان کے جسم کے نچلے حصے میں دو گولیاں لگیں۔ مگر وہ گھسٹتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ دو باغی انھیں آگے بڑھتے ہوئے برابر دیکھ رہے تھے اور بچاؤ کی کوئی صورت نہ تھی۔ وہ آگے بڑھتے رہے۔ اتنے میں ایک گولی آکر ان کے سینے میں لگی۔ مگر گھسٹتے گھسٹتے وہ مشین گن کے قریب پہنچ گئے اور ایک ہتھ گولہ پھینک کر مرنے سے پہلے مشین گن کو خاموش کر دیا۔

جمعدار دل بہادر تھاپا

3 مئی 1961ء کو جمعدار دل بہادر تھاپا اور ان کی پلاٹون نے گھنے جنگلوں سے

گھری ہوئی ایک کھائی کی عمودی ڈھلوان پر دشمن کے حفاظتی مورچوں کا پتہ لگایا۔ جمعدار دل بہادر تھاپا ایک فوجی دستے کے ساتھ آگے بڑھے اور جونہی دشمن کے مورچے سے چند گز کے فاصلے پر پہنچے تو دشمن نے اس فوجی دستے پر زبردست فائرنگ شروع کر دی۔ اس جمعدار موصوف اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن کے مورچوں کی طرف بڑھے اور گولیاں چلاتے رہے اور اس اچانک حملے سے دشمن کے حفاظتی انتظامات کو درہم برہم کر دیا۔

لیفٹیننٹ کرنل راجن جوزف سولومن

دشمنوں کی ایک بڑی تعداد نے ایک ایسی پہاڑی پر اپنے آپ کو محفوظ کر رکھا تھا جو عمودی پہاڑیوں اور جنگلوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ سیدھی کھائیاں بھی اس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں 26 اپریل 1961ء کو لیفٹیننٹ کرنل آر جی سولومن نے دشمن کی اس حفاظتی کارروائی کے خلاف آسام رائفلز کی ایک یونٹ کی رہنمائی کی۔ تین بڑی پلاٹونوں کی کمان آپ خود کر رہے تھے۔ رات کے وقت دشوار گزار پہاڑی راستوں کو عبور کیا اور وہاں سے دشمن کے دو معاون مورچوں سے گزر کر دشمن کے حصار میں پہنچ گئے اور زبردست فائرنگ کا مقابلہ کرنے لگے اور آپ نے دشمن پر ایسے وار کئے کہ ان کا حصار مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد انھوں نے مورچے قائم رکھے اور اگلے دس روز تک ان علاقوں کو دشمن سے بالکل صاف کر دیا۔

66401 آرڈینری سی مین وریجندر پال سنگھ تومر (بعد وفات)

18 دسمبر 1961ء کو نیول لینڈنگ پارٹی کو جزیرہ انجے ڈیکس کو آزاد کرانے کا کام سونپا گیا۔ پہلا دستہ بغیر کسی مزاحمت کے جزیرہ پر اتر گیا مگر دوسرے دستے کو دن بھر پرتگالیوں کی گولیوں کی زبردست بوچھار اور کڑی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ جھاڑیوں اور چٹانوں کے پیچھے دشمن کی اس اچوک گولہ باری کی وجہ سے ایک بار تو لینڈنگ پارٹی کو رکنا پڑا۔ آرڈینری سی مین وریجندر پال سنگھ تومر کو دشمن کے پوشیدہ اڈوں پر ہینڈ گولے پھینک کر انھیں تباہ کرنے کا کام سونپا گیا۔ چنانچہ زبردست گول

باری کے باوجود وہ بے خوف رینگتے ہوتے اڈوں کی طرف بڑھتے گئے۔ جب انھوں نے ہتھ گولے پھینکنے کی کوشش کی تو وہ دشمن کی گولیوں کی بوچھار کے سامنے آگئے۔ بار بار زخمی ہونے کے باوجود وہ بڑی تیزی سے دشمن کی طرف بڑھتے گئے اور آخر مرنے سے پہلے وہ دشمن کے اڈے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

نائب صوبیدار گورنام سنگھ، انجینئرز (بعد وفات)

23 ستمبر 1977ء کو ڈیفنس سروسز اسٹاف کالج کے ساتھ کالج آف ملٹری انجینئرنگ میں ایک مظاہرے کا اہتمام کیا گیا۔ نائب صوبیدار گورنام سنگھ ٹیم کے انچارج تھے۔ یہ ٹیم سرنگیں صاف کرنے کے لئے فائرنگ کی ذمے دار تھی۔ دشمن کی طرف سے بچھائی گئی سرنگیں صاف کرنے کے لئے مائن کلیئرنگ چارج ایک آتش گیر ایجاد ہے۔ جبکہ چارج کو فائرنگ کے لئے تیار کیا جا رہا تھا اس کا پچھلا حصہ پہلے ہی حرکت میں آگیا۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ چارج دس سیکنڈ ہی میں پھٹ جائے گا گورنام سنگھ نے فوراً اپنی ٹیم کے آٹھ افراد کو اس علاقے سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد انھوں نے مظاہرے کے دوران حادثے سے بچنے اور اپنے جوانوں کے لئے خطرے کو کم کرنے کی غرض سے چارج سیف چلانے کا کٹھن کام انجام دیا۔ بدقسمتی سے گورنام سنگھ کو اس میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اس دھماکے کے نتیجے میں ان کے جسم کے پرخچے اڑ گئے۔ نائب صوبیدار گورنام سنگھ نے اپنی کمان کے سات افراد کی جانیں بچانے کے لئے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمت اور فرض شناسی کا بے مثل اظہار کیا۔

اشوک چکر کلاس III

سیلر لکشمن ٹوپس

سیلر لکشمن ٹوپس انڈین نیوی کے پہلے جہازی ہیں جنھیں آزادی کے بعد 15 اگست 1947ء سے چالو کئے جانے والے بہادری کے اعزازات میں سے ایک سے سرفراز کیا گیا ہے۔ 26 جنوری 1952ء کو کلکتہ میں انڈین نیول شپ دلی کو دیکھنے کے لئے عوام کو اجازت

دے دی گئی اور اس موقع پر ایک حادثہ ہو گیا۔ کافی بھیڑ ہونے کی وجہ سے جہاز پہ جانے کا راستہ ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ سمندر میں جا گرے۔ اس وقت پیل کرکے اپنی پھرتی اور ذہنی مستعدی کا ثبوت دیتے ہوئے سیلر لکشمن ٹوپس سمندر میں کود پڑے اور اکیلے ہی بہت سے لوگوں کو بچا کر لے آئے۔

حولدار مرلی رام

19 فروری، 1965ء کو بھارت سرحد پر چھوبیٹ کے علاقہ میں پاکستانی گولہ باری کے وقت انھوں نے انتہائی بہادری، ایثار اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور ہماری فوج کا نام اونچا کیا۔ اس روز کپتان رانے کی زیر قیادت ایک گشتی پارٹی سرحد پر گشت لگا رہی تھی کہ اچانک سرحد پار سے اس پر گولیوں کی بوچھار شروع ہو گئی۔ اونٹوں سے اترتے اترتے حولدار مرلی رام کے سیکشن کے سپاہی پیارام اور باقی دو افراد زخمی ہو گئے۔ حوالدار مرلی رام نے خطرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے فوجیوں کو گولی چلانے کو کہا اور خود پیٹ کے بل رینگ کر سپاہی پیارام کو اٹھانے کے بعد اپنے زخمی ساتھی کی جانب بڑھتے ہوئے ان کے سینے میں ایک گولی لگی۔ مگر انھوں نے اس کی مطلق پرواہ نہ کی اور اپنے ساتھی کو محفوظ مقام پر لے آئے

فلائیٹ لیفٹننٹ پلاروائی مینھیورا ماسولمی راماچندرن (4948 جی۔ڈی)

18 دسمبر 1961ء کو فلائیٹ لیفٹننٹ راماچندرن دو دیمپائر ہوائی جہازوں کی ایک ٹکڑی کو دیو میں بھیجی گئی فوج کی امداد کے لئے بھیجا گیا۔ اس علاقے پر پرواز کے وقت انھوں نے ایک گشتی کشتی کو تقریباً دو میل دور کھڑے بھارتی نیوی کے ایک جہاز کی طرف بڑھتے دیکھا۔ پہلے انھوں نے نیچے آکر اس کشتی کی جانچ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی وقت پرتگالیوں نے کشتی اور دیو کے حلقے سے گولیوں کی زبردست بوچھار شروع کر دی۔ دشمن کی گولیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فلائیٹ لیفٹننٹ راماچندرن نے اس گشتی کشتی پر حملہ کر دیا۔ اور آتش گیر مادے سے بھری ہوئی کشتی کو اڑا دیا۔ اس حملے سے ان کا ہوائی جہاز دشمن کی گولیوں سے تباہ ہو گیا۔

میجر (اب لیفٹننٹ کرنل) پریتم سنگھ گریوال، آئی 5611 گورکھا رائفلز

میجر پریتم سنگھ گریوال کو جبکہ وہ لاؤس میں بین الاقوامی کنٹرول اور دیکھ ریکھ کے کمیشن میں خدمات انجام دے رہے تھے 3 مئی 1963ء کو سرنگ کے حادثے میں ہلاک ایک فرانسیسی فوجی کی لاش کو لانے کے لئے ایک پارٹی کی رہنمائی کرنے کو کہا گیا۔ اس پارٹی کے 15 ممبر تھے۔ اس میں ہیلی کاپٹر کا عملا اور تال میل پیدا کرنے والے افسر شامل تھے۔ یہ پارٹی دو ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ دوپہر بعد مقررہ مقام پر جا پہنچی۔ جب فرانسیسی فوجی کی لاش کو تلاش کر کے اسے ہیلی کاپٹر میں رکھا جا رہا تھا تو باغیوں نے مارٹروں اور خودکار رائفلوں کے ذریعہ گولہ باری شروع کر دی۔ اس پارٹی کے دو سویلین ممبروں کے سوا باقی سب آڑ میں ہو گئے۔ میجر گریوال نے دیکھا کہ پارٹی کے دو ممبر ایک ہیلی کاپٹر کے نزدیک کھلے میدان میں کھڑے ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر ایک مارٹر لگ جانے کی وجہ سے جل رہا تھا۔ وہ اپنی جان کو جوکھم میں ڈال کر انھیں محفوظ مقام پر لانے کے لئے دوڑے جبکہ اس جگہ خودکار ہتھیاروں کے ذریعہ گولہ باری ہو رہی تھی۔ تبھی میجر گریوال کے پیچھے تقریباً 20 فٹ کی دوری پر ایک مارٹر پھٹا جس سے ان کی پیٹھ پر کئی زخم آئے مگر اس کے باوجود وہ زخمی جوانوں کو وہاں سے اٹھا کر لے گئے اور ان کے علاج کا بندوبست کرنے کے لئے نزدیکی گاؤں میں گئے۔

2 14885 لانس حولدار (اب حولدار) شیش پال سنگھ

راجپوت جودھپور رجمنٹ (بعد وفات)

جزیرہ دیپ اور سرزمین خاص کے درمیان جو چھوٹی سی خلیج پڑتی ہے اسے پار کرنے کے لئے 12 دسمبر 1961 کو جو کمپنی مقرر کی گئی تھی لانس حولدار شیش پال سنگھ اس کی پلاٹون کے کمانڈر تھے۔ ساحل پر کشتی کے لگنے سے قبل ہی انھوں نے دیکھا کہ ان کے جوانوں کو لے جانے والی کشتی دشمن کی گولہ باری سے ڈوب رہی ہے۔ لانس حولدار شیش پال سنگھ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پانی میں کود پڑے اور ڈوبتے ہوئے دو جوانوں کو بچا لیا۔ جب وہ تیسرے جوان کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے تو انھیں مشین گن کی گولیاں لگیں جس سے ان کی موت

ہوگئی۔ لیکن ان کی اس بہادری سے ان کے جوانوں کی ہمت بڑھی اور وہ جزیرے میں قدم جمانے میں کامیاب ہوگئے۔

لیفٹیننٹ شیام رتن ورما۔ آئی۔ این

14۔ فروری 1965ء کو لیفٹیننٹ شیام رتن ورما۔ آئی۔ این ایک نیوں سی ہاک ائیر کرافٹ میں سوار گوا کے ہوائی اڈے پر اتر رہے تھے کہ ہوائی جہاز کے پچھلے حصے میں آگ لگ گئی اور وہ پھٹ گیا۔ اب ہوائی جہاز گر جانے کا خطرہ لاحق تھا۔ مگر لیفٹیننٹ ورما نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر ہوائی جہاز کو نہ چھوڑا اور بڑی ہمت اور دلیری دکھا کر ہوائی جہاز کو ہوائی اڈے پر بحفاظت تمام اتار دیا۔

3351817 سپاہی ہرنبس سنگھ، سکھ رجمنٹ (بعد وفات)

10 فروری 1964ء کو سپاہی ہرنبس سنگھ ایک رائفل پلاٹون کے نمایاں سکاؤٹ تھے جو پچھلی رات باغیوں کے خفیہ اڈے پر حملہ کرنے کے لئے جانے والے دستے میں تھے۔ جب دستہ آگے بڑھ رہا تھا تو جنگل میں ایک خفیہ اڈے سے ایک باغی نے اس دستے پر گولیاں چلائیں۔ سپاہی ہرنبس سنگھ نے کاٹھی سے ہی اس مقام پر گولیاں چلائیں۔ وہ باغی زخمی ہوگیا اور رائفل اور گولہ بارود چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ بعد میں خفیہ اڈوں کی تلاش کے لئے تعینات کئے گئے دستے کے ایک دوسرے سیکشن پر نزدیک ہی سے باغیوں کی زبردست گولہ باری ہونے لگی۔ باغیوں کی گولہ باری کو بند کرنے کا کام سپاہی ہرنبس سنگھ کی پلاٹون کو سونپا گیا۔ سپاہی ہرنبس سنگھ نے ایک سکاؤٹ کی حیثیت اختیار کر لی اور باغیوں کی لگاتار گولہ باری کے باوجود وہ گھنے جنگلوں میں اپنے فوجی دستوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ انھیں ایک گولی لگی جس کی وجہ سے ان کی ٹانگ زخمی ہوگئی۔ مگر پھر بھی وہ آگے بڑھتے رہے۔ اس کے بعد ایک باغی نے مشین گن سے ان پر گولیاں چلائیں اور آخر چھاتی پر گولی لگنے سے سپاہی ہرنبس سنگھ شہید ہوگئے۔

140068 نائیک (اب حوالدار) اتر بہادر رائے۔ آسام رائفلز

نائیک اتر بہادر رائے آسام رائفلز بٹالین کے ایک سیکشن کمانڈر تھے جس نے 13، 14 اپریل 1964ء کی رات کو ایک باغی کے خفیہ اڈے کو تباہ کر دیا تاکہ باغیوں کے خفیہ اڈوں پر اچانک حملہ کیا جائے۔ انھوں نے اس کام کو کامیابی کے ساتھ پورا کیا۔ بڑا جوکھم اٹھا کر وہ جنگل سے ہوکر دشمن کی مشاہداتی چوکی پر گئے۔ جب ان کے جوانوں نے چھپے ہوئے آدمیوں کو پکڑ لیا تو باغیوں نے اونچے ٹیلے پر جوابی حملہ کر دیا۔ نائیک اتر بہادر رائے کی جنگی صلاحیت کے باعث سب جوابی حملے ناکام کر دیئے گئے۔

او نمبر 45077- ایبل سی مین (اب لیڈنگ سی مین) تیجا سنگھ

13 جنوری 1964ء کو آئی۔ این۔ ایس۔ میسور کے پراجیکشن کمرے میں آگ لگ گئی۔ جہاں ایک جہازی آگ کی لپیٹ میں آکر بے ہوش ہوکر پڑا ہوا تھا۔ کمرہ اندر سے بند تھا۔ لہٰذا افسروں اور جہازیوں کی کافی کوشش کے باوجود کوئی کمرے میں داخل نہ ہوسکا جب ساری امیدیں ٹوٹ گئیں تو ایبل سی مین تیجا سنگھ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر ایبل سی مین تیجا سنگھ دھوئیں اور آگ کے شعلوں کے درمیان اندر گئے۔ دروازوں کو توڑا اور گھپ اندھیرے میں بے ہوش جہازی کو تلاش کیا آخر وہ جہازی کو ڈھونڈ کر اسے محفوظ مقام پر لے آئے۔ انھوں نے اس کے ساتھ قیمتی سامان کو بھی بچا لیا اور آگ کے شعلوں کو مزید بھڑکنے سے بھی روک دیا

1313448 لانس نائیک موشن موگا مدالیار چدمبرم

انجینئرز رجمنٹ (بعد وفات)

لانس نائیک چدمبرم کو بھوٹان میں ایک کٹھن اور پتھریلی زمین پر سڑک بنانے کے لئے پوائنٹ ڈوزر کو چلانے کے لئے تعینات کیا گیا۔ 5 فروری 1963ء کو جب وہ ایک خاص کٹھن اور نشیبی مقام پر ڈوزر چلا رہے تھے تو دوسرے ڈرائیور نے انھیں آگاہ کیا کہ پہاڑ کی

طرف سے زمین کا ایک بڑا ٹکڑا کٹ کر مشین کی طرف چلا آرہا ہے۔ لانس نائیک چدمبرم نے ڈوزر کو نہیں چھوڑا۔ اور اپنی جان پر کھیل کر وہ ڈوزر کو چلا کر اسے بچانے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ خود ایک بھاری چٹان کے نیچے دب گئے۔ ان کے بچاؤ کی فوراً کارروائی کی گئی۔ مگر جب بچاؤ دستہ اس جگہ پر پہنچا جہاں وہ دبے ہوئے تھے، ان کی موت ہو چکی تھی۔

1563523 سیپر گیان چند (انجینئرز) (بعد وفات)

17 اکتوبر 1963ء کو سیپر گیان چند بھوٹان میں ایک سڑک کے ایک پتھریلے حصے کو چوڑا کرنے کے لئے ایک بھاری ڈوزر چلا رہے تھے۔ ایک چٹان جس پر مشین کا زیادہ زور تھا اچانک پھٹ گئی تھی۔ مشین پھسلنے لگی تو ان کے انچارج این سی او نے انھیں کود جانے کو کہا۔ مگر انھوں نے اپنی جان بچانے کے بجائے مشین کو بچانے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہوئے اور مشین سے گر کر ان کی موت ہو گئی۔

اسکواڈرن لیڈر وشواناتھ بال کرشن سارووبکر 4593 جنرل ڈیوٹی پائلٹ

ستمبر 1965ء کی لڑائی کے وقت اسکواڈرن لیڈر وشواناتھ سارو دیکر ایک لڑاکا جاسوسی اسکواڈرن کے ساتھ جنگی خدمات پر مامور تھے۔ 11 ستمبر 1965ء کو وہ اپنے ساتھی پائلٹ کے ساتھ ایک حملے کے لئے ایک جیٹ ٹرینر ہوائی جہاز سے اڑان بھرنے والے تھے جب اچانک ہوائی اڈے پر دشمن کے چار ہوائی جہازوں نے حملہ کر دیا جس کی وجہ سے ٹرینر ہوائی جہاز میں آگ لگ گئی۔ اس سے قبل کہ وہ جلتے ہوئے ہوائی جہاز کو چھوڑیں ان کے ساتھی کے کپڑوں کو آگ لگ گئی۔ وہ ہوائی جہاز میں گھس کر آگے بڑھتے ہی بے ہوش ہو گئے اور پھر وہ اپنی وردی کے صرف اوپری حصے کو ہی اتار سکے۔ لیڈر سارو دیکر کو بھی چوٹیں آئیں۔ اس وقت ہوائی جہاز کے گولہ بارود کو آگ لگ گئی اور جلنا شروع ہو گیا۔ اسکواڈرن لیڈر سارودیکر نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اپنے ساتھی کے اب تک جلتے ہوئے کپڑوں کو الگ کیا اور جلتے ہوئے جوتوں اور جرابوں کو اتار دیا۔ پھر انھوں نے اپنے کپڑوں کو اپنے ساتھی کے چاروں طرف لپیٹ دیا اور آگ کو ٹھنڈا کر کے اپنے ساتھی کی جان بچائی۔

سیکنڈ لیفٹیننٹ (اب کیپٹن) جگدیش پرساد جوشی (آئی سی 54 5771) آرٹلری

24، 25 اپریل 1965ء کی درمیانی رات کو ایک گاڑی کے ساتھ گن جڑی تھی اور اس پر 25 پاؤنڈر اور گولہ بارود لدا تھا اور یہ گاڑی گنگٹوک ناتھولا سڑک پر جا رہی تھی تو اس میں آگ لگ گئی۔ آگ بڑی تیزی سے پھیل گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں آگ کی لپٹیں پھیل گئیں۔ اور آگ گولہ بارود کے صندوقوں تک پہنچ گئی۔ آگ لگنے کی وارننگ سن کر سیکنڈ لیفٹیننٹ جگدیش پرساد جوشی جائے وقوع پر پہنچے اور اپنی جان پر کھیل کر وہ جلتی ہوئی گاڑی میں گھس گئے اور جلتے ہوئے صندوق اتارنے لگے۔ ان کی اس کارگزاری سے وہاں موجود دوسرے افراد کو بھی ایسا کرنے کی تحریک ملی۔ آگ کے زور پکڑنے کے باوجود وہ تنہا گولہ بارود کے صندوق اتارنے میں مصروف رہے۔ وہ خود کمبل لپیٹ کر بار بار دہکتی ہوئی آگ میں گئے اور انھوں نے کافی گولہ بارود بچا لیا۔ وہ اس کام میں اس وقت تک مصروف رہے جب تک کہ گولہ بارود کا پچھلا حصہ جلنے لگا۔ اس طرح انھوں نے نہ صرف کئی جانیں بچائیں بلکہ بیش قیمت سرکاری سامان کو بھی سخت نقصان سے بچا لیا۔

کیپٹن مہندر سنگھ تلواڑ، راجپوتانہ رائفلز (بعد وفات)

کیپٹن مہندر سنگھ تلواڑ اس کمپنی کے کمانڈر تھے جسے منی پور اسٹیٹ میں پاکستان کو جاتے ہوئے باغیوں کو روکنے کا کام سونپا گیا۔

13 نومبر 1964ء کو ان کی کمپنی دشوار گزار جنگلوں سے ہوتی ہوئی آگے بڑھی اور آدھی رات کے قریب مسلح باغیوں کے قریب پہنچ گئی حالات کا فوری جائزہ لے کر کیپٹن تلواڑ نے چھپنے کا فیصلہ کیا۔ چھپے ہوئے باغیوں کا معائنہ کرنے کے لئے وہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ گئے جو ایک دلدلی اور کہیں کہیں پانی کمر تک بھرا ہوا علاقہ تھا۔ کیپٹن تلواڑ نے گولی چلانے کا حکم دینے سے پہلے باغیوں کے ہجوم کو 30، 40 گز اندر تک آنے کا موقع دیا۔ باغیوں کا کافی نقصان ہوا۔ ان میں بھگدڑ مچ گئی۔ کیپٹن تلواڑ نے خود ایک باغی کو اپنی اسٹین گن سے مار گرایا۔

اس مڈبھیڑ میں 12 باغی مارے گئے اور بیس زخمی ہو گئے۔ ایک ہلکی مشین گن اور کافی

مقدار میں گولہ بارود اور دیگر ہتھیار بھی ہاتھ لگے۔

140070 حولدار (اب جمعدار) رام بہادر لمبو، آسام رائفلز

7 جون 1964ء کو ناگالینڈ میں ہماری ایک چوکی پر تقریباً 200 باغیوں نے بھاری اور ہلکی مشین گنوں سے حملہ کیا جس کی وجہ سے ساری چوکی کو آگ لگ گئی۔ حولدار رام بہادر لمبو چوکی کے مشرقی سیکٹر کی کمان کر رہے تھے جس پر باغی گولہ باری کر رہے تھے، وہ گولیوں کی بوچھار کی زد میں آئے اس علاقے میں آگے بڑھے اور باغیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ساتھیوں کی ہمت بڑھائی۔ اس دفاعی لڑائی میں ان کے تین ساتھی زخمی ہو گئے۔ جب چوکی کے مشرقی سیکٹر کی حفاظت کرنا مشکل ہو گیا تو حولدار لمبو اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر گھسٹتے ہوتے آگے بڑھے اور باغیوں کے کمانڈر کو گولی سے اڑا دیا۔ اس طرح ان کی پیش قدمی رک گئی۔

اس کے بعد حولدار لمبو نے مغربی حصے میں جہاں باغیوں کا ایک پہاڑی پر قبضہ ہو جانے سے حالت خراب ہو گئی تھی ایک چھوٹے سے دستے کی رہنمائی کی۔ انھوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خود حملہ کیا اور اس علاقے کو باغیوں سے خالی کرالیا۔

1407578 نائب صوبیدار لاہوراسنگھ، انجینئرز (بعد وفات)

نائب صوبے دار لاہوراسنگھ جو ایک فیلڈ کمپنی کے ساتھ خدمات سرانجام دینے کے لئے تعینات کئے گئے تھے 20 جولائی 1964ء کو جوشی مٹھ مانا روڈ پر بیناولی کے نزدیک ڈوزر چلا رہے تھے۔ انھوں نے ڈوزر اس لئے چلانا شروع کر دیا تھا کیونکہ آپریٹر ٹھیک ڈھنگ سے کام نہیں کر رہے تھے اور وہ کوئی شخصی مثال پیش کرنا چاہتے تھے۔ جب وہ سڑک کے ایک حصے پر ڈوزر چلا رہے تھے تو اچانک بائیں جانب کی سہارا دینے والی دیوار گر گئی اور مشین ڈھلوان کی طرف پھسلنے لگی۔ مشین کے نزدیک کھڑے لوگوں نے چلا کر انھیں مشین چھوڑنے اور وہاں سے باہر جانے کو کہا۔ اگرچہ نائب صوبیدار لاہوراسنگھ کود سکتے تھے مگر وہ بڑے حوصلے کے ساتھ پھسلتی ہوئی مشین کو بچانے کی کوشش کرتے رہے اور اسے کافی دیر تک سنبھالے رہے آخر وہ الٹ گئی اور الکھ نندہ ندی میں جا گری۔ اس کے نتیجے میں صوبیدار لاہوراسنگھ کی وفات ہو گئی۔

166 35 فلائیٹ لیفٹننٹ واسودیول بلوورم فر/آرمر

48943 فلائیٹ سارجنٹ لنگاراگھوویہ

5، 6 ستمبر 1965ء کی درمیانی رات کو ایک ہوائی اڈے پر دو ہوائی جہازوں کا رن وے پر ہی حادثہ ہو گیا۔ ان کی بم رکھنے والی جگہوں پر فیوز بم بھرے ہوئے تھے۔ حادثے سے ایک ہوائی جہاز کو آگ لگ گئی۔ کچھ بم پھٹ گئے اور دھماکے سے دوسرے بم بکھر گئے جس سے ایسا ہی ایک بم ہوائی جہاز کے پر میں جا گرا اور پر میں جا کر پھنس گیا۔ بکھرے ہوئے بم رن وے کے کنارے کنارے پڑے تھے۔ ان میں سے ایک بم جلتے ہوئے جہاز میں جا کر پھٹ جانے کی کیفیت تک پہنچ چکا تھا۔ اکثر ایسی حالت میں بم کو وہیں تباہ کر دیا جاتا ہے۔ مگر ایسا کرنے سے بہت نقصان ہونے کا خطرہ تھا۔

فلائیٹ سارجنٹ واسودیول اور فلائیٹ سارجنٹ لنگاراگھوویہ نے خطرے کی پرواہ کئے بغیر بموں کی حفاظت کا کام اپنی مرضی سے اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے کامیابی کے ساتھ پورا کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ہوائی جہاز کے پر میں پھنسے بم کو نکالا اور اس کا فیوز نکال کر اسے بے ضرر کر دیا۔

کیرتی چکر

231479 کارپورل سکمار گھوش اکوپمنٹ ورکر

9 نومبر 1966ء کو تقریباً دس سے گیارہ بجے صبح ایک آپریشنل ٹرینر ہوائی جہاز جس میں دو پائیلٹ تھے ایک اگلے ہوائی اڈے پر ہنگامی طور پر اترتے وقت تباہ ہو گیا اور اس میں آگ لگ گئی۔ کارپورل سکمار گھوش اس وقت ڈس پرسل ایریا میں کام کر رہے تھے وہ ہوائی جہاز کی طرف لپکے۔ جب وہ جائے حادثہ پر پہنچے تو آگ کافی پھیل چکی تھی۔ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سب سے پہلے انھوں نے جلتے ہوئے پچھلے کاک پٹ سے زخمی پائیلٹ کو نکالا۔ اس کے بعد وہ اگلے کاک پٹ میں گئے اور ایک نیم بے ہوش پائیلٹ کی پیٹیاں کھولیں اور اسے کاک پٹ سے باہر نکالا۔ پھر وہ ہوائی جہاز سے پیراشوٹ نکالنے کے لئے اگلے کاک پٹ پر گئے۔ اس وقت پچھلا کاک پٹ آگ کی لپٹوں سے پوری طرح گھر گیا تھا۔ اس کے باوجود وہ اگلے کاک پٹ پر پیراشوٹ نکالنے کے لئے دوبارہ گئے۔ انھوں نے صرف اپنی خواہش سے اپنی آگے کی کوشش کو جاری رکھا جبکہ موقع پر موجود ان کے افسروں نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا۔

کیپٹن سری رام راجو کوسری (آئی سی-5535) آسام انفلز

کو تباہ کرنے کے بعد میزو پہاڑی علاقے میں ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ دشمن کی پوزیشن پر حملہ کرنے کا حکم ملنے پر وہ اپنے جوانوں کے ساتھ اس جگہ پہنچے۔ دشمن نے تین مختلف اطراف سے آٹومیٹک مشین گنوں اور دوسرے چھوٹے ہتھیاروں سے گولہ باری شروع کر دی۔ تھوڑی دیر کی دو بدو لڑائی کے بعد دشمن جس کی تعداد 100 سے زائد تھی چار لاشیں اور بہت سے ہتھیار اور گولہ بارود چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔

8013 937 پائنیر مول سنگھ، پائنیر کور (بعد وفات)

5 ر اکتوبر 1968ء کی رات کو جب ایک دستے کے سب جوانوں کو جنھیں ایک مشق میں حصہ لینا تھا اپنے ایک کیمپ میں سو رہے تھے تو پائنیر مول سنگھ سنتری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ بارش خوب تیز ہو رہی تھی اور گھپ اندھیرا تھا۔ پائنیر مول سنگھ کو ایسی تیز آواز سنائی دی جیسے کوئی چیز کیمپ کی طرف لڑھکتی آ رہی ہو۔ چٹان کے ایک بڑے ٹکڑے کا احساس کرتے ہوئے انھوں نے فوراً وارننگ دی اور اپنی جان کی مطلق پرواہ کئے بغیر انھوں نے خود ہی جوانوں کو ان کے بستروں سے کھینچنا شروع کر دیا۔ وہ تب تک لگاتار ایسا کرتے رہے جب تک چٹان کے اس بڑے ٹکڑے کے نیچے دب کر ان کی موت نہ ہو گئی۔ اس حادثے میں 26 پائنیر مارے گئے اور 78 زخمی ہو گئے۔ ان میں سے آٹھ جوانوں کو پائنیر مول سنگھ نے نکالا اور 18 ان کے جگائے جانے سے محفوظ مقام تک پہنچ گئے۔

424 221 سپاہی گورکھ ناتھ سنگھ، بہار رجمنٹ (بعد وفات)

20 مارچ 1968ء کی شام کے تقریباً ساڑھے چار بجے میزو پہاڑیوں میں ایک انفنٹری یونٹ کے ایک دستے پر دشمنوں نے گھات لگائی۔ سپاہی گورکھ ناتھ سنگھ اگلے سیکشن میں تھے۔ وہ دیگر جوانوں کے ساتھ زخمی ہو گئے مگر گھبرائے بغیر انھوں نے دشمن کی پوزیشنوں پر گرینڈوں سے فائرنگ جاری رکھی۔ پھر بھی وہ رینگتے ہوئے اپنے زخمی ساتھی کے پاس گئے۔ دشمن کی زبردست گولہ باری سے بے پرواہ ہو کر انھوں نے اپنے زخمی ساتھی کی مرہم پٹی کی اور اس سے ہتھ گولے لے کر دشمن کے خلاف استعمال کیا۔ پھر وہ اس جگہ تک

رینگتے ہوئے گئے جہاں دستے کا لیڈر گرا ہوا تھا۔ اس سے ہتھ گولہ لے کر دشمن پر فائر کیا۔ اس دوران دشمن نے اپنی گولہ باری انھیں پر مرکوز کر دی جس کی وجہ سے وہ وہیں جنت نشین ہو گئے۔

کیپٹن اللہ نور کا تھیٹ (ای۔سی۔ 57412) (بعد وفات)

میزو پہاڑیوں میں آسام رائفلز کی ایک بٹالین کے ایک یونٹ کی کمان کیپٹن اللہ نور کا تھیٹ سنبھالے ہوئے تھے۔ وہ مختصر سی مدت میں ہی وہاں کے عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ 2 جولائی 1957ء کو ایک دیہاتی نے انھیں مطلع کیا کہ تین باغی گاؤں کے چرچ میں گاؤں والوں سے پناہ اور خوراک کا مطالبہ کرتے دیکھے گئے ہیں تو وہ ان شرارت پسندوں سے نپٹنے کے لئے ایک دستے کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ جب دستہ اپنی چوکی کو لوٹ رہا تھا تو کیپٹن کا تھیٹ کو اسی دیہاتی نے روک کر کہا کہ تھیں نے کیپٹن کا تھیٹ کو مطلع کیا تھا۔ اس طرح روکنے کا حقیقی مقصد کیپٹن کا تھیٹ کو خاص طور پر نشانہ بنانا تھا۔ شر پسند جنگل میں گھات لگائے بیٹھے تھے۔ انھوں نے ہلکے ہتھیاروں سے دستے پر گولی چلا دی۔ اگرچہ کیپٹن کا تھیٹ شدید زخمی ہو گئے تھے مگر انھوں نے مخبر باغی کو مار دیا۔ اس کے بعد وہ باغی گروہ کی جانب لپکے۔

انھوں نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا حکم دیا۔ اس مڈبھیڑ میں کیپٹن کا تھیٹ کے دو گولیاں اور لگیں۔ مگر اس کے باوجود وہ ان کی پرواہ کئے بغیر اپنے جوانوں کو مقابلہ کرنے کی تحریک دیتے رہے۔ شرارت پسند گھبرا گئے اور تین لاشوں، ایک بندوق اور بہت سا گولہ بارود چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مگر کیپٹن کا تھیٹ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔

6350420 لانس نائیک جتیندر روشواس، آرمی سروس کور

اا رمئی 1968ء کو لانس نائیک جتیندر روشواس اور آرمی سپلائی کور کمپنی کے چار جوانوں نے انڈین ائیر فورس کے ایک ڈکوٹہ سے میزو پہاڑیوں کی ایک چوٹی پر رسد گرانے کے لئے اڑان بھری۔ اڑان کے بعد ہوائی جہاز کے انجن میں خرابی پیدا ہو گئی اور ہوائی جہاز نیچے آنے لگا۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ہوائی جہاز کسی وقت بھی تباہ ہو سکتا ہے لانس نائیک جتیندر روشواس نے اپنے جوانوں کو ایمرجنسی کریش ڈرل کا حکم دیا۔ انھوں

نے اپنے جوانوں کی خود رہنمائی کی اور سامان کو نکالنے اور گرانے کا کام شروع کر دیا۔

ہوائی جہاز کے حادثے کے بعد کریو کے افراد حیرت انگیز طریقے سے بچ نکلے۔ انھیں معمولی چوٹیں آئیں۔

لانس نائیک جتیندر روشواس نے جلد ہی بچاؤ کے کام کے لئے اپنے جوانوں کو منظم کیا۔ کریو کے جس کمرے میں ایر فورس کے چار جوان پھنسے ہوئے تھے وہ آگ کی لپٹ دبر گرا تھا۔ لانس نائیک جتیندر روشواس اپنی جان پر کھیل کر ایر فورس کے کریو کے افراد کو باہر نکالنے کے لئے جلتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے۔ دو افسروں کی وردیاں جل رہی تھیں۔ وہ انھیں بے ہوشی کی حالت میں باہر نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ کریو کے کمرے میں اس وقت تک آتے جاتے رہے جب تک کہ ہاتھ پیر اور جسم بری طرح جھلس جانے کی وجہ سے وہ بیہوش نہ ہو گئے۔ ایسی مشکل حالت میں لانس نائیک جتیندر روشواس کے جذبۂ پہل، صبر و تحمل اور بلند حوصلگی کے باعث کئی بیش قیمت جانیں بچ گئیں۔

294972 نائیک جگ بیر سنگھ (بعد وفات)

نائیک جگ بیر سنگھ اتر پردیش کے ضلع مین پوری میں اپنے گاؤں موضع اورندھ میں سالانہ چھٹی پر آئے ہوئے تھے۔ 15، 16 مارچ 1970ء کو رات کے تقریباً گیارہ بجے 15، 16 مسلح ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے نائیک موصوف کے مکان پر حملہ کر دیا۔ نائیک جگ بیر سنگھ کے پاس 12 بور کی ایک بندوق تھی۔ انھوں نے گولیوں کی آواز سن کر فوراً دیہاتیوں کی ایک پارٹی منظم کرنے اور ڈاکوؤں کو پکڑنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کام کو پورا کرنے کے لئے تین پارٹیاں قائم کی گئیں۔ بڑے گروہ کی رہنمائی خود انھوں نے کی اس این۔ سی۔ او کی زیر سرکردگی بچاؤ پارٹی اور ڈاکوؤں کے درمیان گولی باری کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ ہوا۔ نائیک جگ بیر سنگھ ڈاکوؤں پر ٹوٹ پڑے اور ایک ڈاکو کو پکڑ لیا۔ جب ان ڈاکوؤں نے اپنے ایک ساتھی کو پھنسے دیکھا تو باقی تمام دم دبا کر بھاگ گئے۔ مگر ان میں سے ایک نے نائیک جگ بیر سنگھ پر گولی چلا دی جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گئے

میجر مہندر سنگھ قادیاں (آئی.سی 10416) جاٹ رجمنٹ

28 اپریل 1975ء کو ایک باغی ناگا جمیعت کے ہیڈکوارٹر پر ایک چھاپے کے دوران میجر مہندر سنگھ قادیاں کو ایک اسالٹ پارٹی کا کمانڈر بنایا گیا. یہ حملہ اس وقت شروع ہوا جب کٹ آف گروپ مقررہ پروگرام کے مطابق اپنی پوزیشن کی طرف بڑھا تو ناگا باغی بھی ہوشیار ہو گئے اور انھوں نے فائرنگ شروع کر دی. یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اچانک حملے کا پروگرام ناکام ہو گیا ہے اور باغی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں میجر قادیاں نے فوراً باغیوں کے کیمپ پر حملے کا حکم دے دیا. اس وقت جبکہ اسالٹ پارٹی باغیوں کے کیمپ پر حملہ کر رہی تھی تو میجر قادیاں نے دیکھا کہ ایک باغی ناگا درخت کی آڑ سے ان کی طرف فائرنگ کر رہا ہے. پہلو کی پوزیشن سے فائرنگ کرتے ہوئے انھوں نے اس باغی پر حملہ کر دیا اور اس کے سر میں گولی داغ دی. اس بہادرانہ کارروائی سے ناگا باغی نہ صرف بھاگنے سے روک لیے گئے بلکہ اس کے نتیجے میں ان کے چار افراد بھی مارے گئے. ہلاک ہونے والوں میں ایک خود ساختہ برگیڈیر باغی ناگا بھی شامل تھا. اس کے علاوہ کافی مقدار میں اسلحہ، اسٹور اور مفید کاغذات بھی ہاتھ لگے.

اسکواڈرن لیڈر دیپک یادو 1؟؟8 فلائنگ پائلٹ (بعد وفات)

اسکواڈرن لیڈر دیپک یادو کو 1964ء میں ایرفورس میں کمیشن ملا. چھ برس تک انھوں نے ایک آپریشنل فائٹر اسکواڈرن میں اسکواڈرن پائلٹ کے طور پر خدمات انجام دیں. 1971ء کی بھارت پاکستان جنگ کے دوران انھوں نے بے پناہ بلند حوصلگی سے اور اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن کے علاقے میں اندر دور تک 20 آپریشنل پروازیں بھی کیں. اس سلسلے میں ان کا تذکرہ سرکاری مراسلات میں کیا گیا 28 ستمبر 1976ء کو وہ ایک ہوائی جہاز کی جانچ کرنے کے لئے ایک ٹیسٹ پرواز کر رہے تھے. اس مسئلے کا تجربہ انھیں بذات خود اپنی پچھلی دو پروازوں میں ہو گیا تھا. آخر الذکر پرواز کے دوران ہوائی جہاز کی مشینری میں خرابی آگئی اور ہوائی جہاز ان کے کنٹرول سے باہر ہو گیا. اسکواڈرن لیڈر دیپک یادو اس حادثے کا شکار ہو گئے. انھوں نے اپنی جان پر

کھیل کر ادائیگی فرض کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

5840308- نائیک (اب حولدار) نیما ڈورجی شیرپا، گورکھا رائفلز

نائیک نیما ڈورجی شیرپا 1977ء کی کنچن جنگا مہم کے ایک ممبر تھے۔ وہ اس سے پہلے متعدد کوہ پیما مہموں میں حصہ لے چکے تھے۔ انھوں نے حسب سابق کنچن جنگا مہم میں زبردست حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ جب وہ ڈیمو گلیشئر پر راستہ صاف کر رہے تھے تو اچانک ان کا پیر پھسل گیا۔ مگر وہ رسی پکڑ کر کافی دیر تک لٹکے رہے حتیٰ کہ انھیں موت کے منھ سے بچا لیا گیا انھوں نے اس حادثے کے دوران اعلیٰ ہمت کا ثبوت دیا۔ خطرے سے بچ نکلنے کے بعد انھوں نے پھر کام شروع کر دیا اور ایک کیمپ کے لئے راستہ کھولنے میں مدد کی۔ پھر حولدار سکھ وِیندر سنگھ کی موت کے بعد ان کی لاش نیچے پہنچانے میں زبردست کام کیا۔ یہ کام انتہائی مشکل اور خطرناک تھا۔ اس کے بعد انھوں نے پہلی چوٹی پارٹی کے ممبر کے طور پر ایک غیر متوقع رکاوٹ پر قابو پانے کے سلسلے میں میجر پریم چند کی مدد کی۔ اس اہم کارگزاری کے اعتراف کے طور پر انھیں میجر پریم چند کے ساتھ پہلی چوٹی پارٹی کا ممبر منتخب کیا گیا۔ اگرچہ انھیں چوٹی پر پہنچنے کا نادر موقع ملا تھا مگر انھوں نے پوری لگن کے ساتھ اپنی پارٹی کے لئے صرف دو دن میں راستہ صاف کر دیا۔ چوٹی پر پہنچنے کے دوران انھوں نے تقریباً دو ہزار فٹ کا راستہ طے کیا۔ یہ راستہ طے کرنا ہر اعتبار سے قابل تعریف تھا۔

14208539 سگنل مین راما راؤ دتاتریہ دلیش مکھ، سگنلز (بعد وفات)

سگنل مین راما راؤ دتاتریہ دلیش مکھ ناردرن سیکٹر میں ایک جنرل اسپتال میں ان ڈور مریض تھے۔ 11 نومبر 1976ء کو اسپتال کے ایک ونگ میں آگ لگ گئی۔ آگ اتنی تیز تھی کہ تھوڑی ہی دیر میں سارے اسپتال میں پھیل گئی۔ سگنل مین دلیش مکھ جس وارڈ میں داخل تھے وہ فوراً آگ کی لپیٹ میں آگیا۔ اگرچہ سگنل مین دلیش مکھ بستر سے اٹھ سکنے اور چلنے پھرنے سے معذور تھے مگر پھر بھی وہ اٹھے اور اپنی جان سے بے پرواہ ہو کر وہ ان مریضوں کو وارڈ سے نکال کر محفوظ مقام پر پہنچانے میں مدد کرنے لگے جو بستروں سے اٹھنے سے لاچار تھے۔ یہ دو مریضوں کو ہی نکال سکے تھے کہ وارڈ بری طرح جلنے لگا۔ مگر یہ خوف زدہ نہ ہوتے

اور اسپتال کے مریضوں کو بچانے کی شدید خواہش دل میں لئے پھر واپس وارڈس گھس گئے لیکن بدقسمتی سے وہ وہاں سے واپس نہ آسکے۔ آگ بجھانے کے بعد ان کی جلی ہوئی لاش ملبے سے باہر نکلی۔

میجر پریم چند (آئی۔سی۔ 21802) وی۔ایس۔ایم (ڈوگرہ رجمنٹ)

میجر پریم چند 1970ء میں بھوٹان کی سب سے اونچی چوٹی چومولہاری پر چڑھے۔ 1975ء میں وہ نندہ دیوی پر اور 1976ء میں نندہ دیوی ایسٹ پر چڑھے۔ انھوں نے آرمی کی کنچن جنگا مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایڈوانس بیس کیمپ کھولنے کا سہرا انھیں کے سر بندھا۔ اس مہم میں حوالدار سکھ وندر سنگھ کی موت ہو جانے سے مہم کو زبردست دھکا لگا۔ مگر میجر پریم چند نے ذاتی خطرات کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے اس مہم کو کامیاب بنانے میں زبردست حصہ لیا۔ انھیں پہلی مہم کا لیڈر بنایا گیا۔ پہلی مہم کی کامیابی کا انحصار انھیں پر تھا۔

1979664 لانس نایک عطر سنگھ، آرٹلری (بعد وفات)

آرٹلری رجمنٹ میں 1280164 گنر (ٹیری ٹوریل آرمی) کے شیام سنگھ موضع سمیل پور کے پاس کے علاقے میں تعینات تھا۔ وہ اچانک جوش میں آکر جب ایک افسر کو گولی مارنے ہی والا تھا تو پاس کھڑے لانس نایک عطر سنگھ مذکورہ افسر کو بچانے کے لئے فوراً دونوں کے درمیان آگئے۔ موقع پر کھڑے دیگر افراد نے انھیں وہاں سے ہٹ جانے کو کہا۔ مگر وہ اس افسر کو بچانے کی خاطر وہیں ڈٹے رہے۔ گنر شیام سنگھ نے ایک گولی چلا دی جو لانس نایک عطر سنگھ کی چھاتی میں لگی اور وہ وہیں جاں بحق ہو گئے اور اس طرح انھوں نے ایک کی جان بچانے کی خاطر شہری بہادری اور دلیری کے ساتھ اپنی جان قربان کر دی۔

میجر رام سنگھ سہارن۔ (آئی 6569)

پسریل، 1980ء کے دوران امپھال شہر اور اس کے نواحی علاقے کی حالت باغیوں

کی سرگرمیوں کی وجہ سے بگڑ گئی تھی۔ غیر قانونی حرکتوں، جن میں منی پور کے مشرقی علاقے میں بین الاقوامی سرحد پر مسلح حملے بھی شامل تھے، میں صرف ایک باغی گروہ کے اڈے کو تباہ کرنے کا حکم ایک کمپنی آفیسر میجر رام سنگھ سہارن کو سونپا گیا۔ اطلاع ملی تھی کہ اس گروہ کے پاس رائفلیں، اسٹین گنیں اور ہتھ گولے موجود تھے۔ 7 اکتوبر 1980ء کو میجر رام سنگھ سہارن اور اس کے امدادی دستے کو اس مشکوک علاقے کے نزدیک ہیلی کاپٹر سے اتارا گیا۔

8 اکتوبر 1980ء کو میجر رام سنگھ سہارن باغیوں کے اڈے کا پتہ لگانے اور اسے تباہ کرنے چل پڑے۔ انھوں نے اس علاقے کو چھان مارا اور آخر ان کے اڈے کو تلاش کر لیا۔ انھوں نے ان کے اڈے کی تین اطراف سے ناکہ بندی کر لی تاکہ باغی بھاگ نہ نکلیں چوتھی طرف سے باغیوں کی زبردست گولہ باری کے باوجود وہ حملے میں اپنی پارٹی کی رہنمائی کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔

میجر رام سنگھ سہارن نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اپنا حملہ پوری شدت کے ساتھ جاری رکھا جس کے نتیجے میں بہت سا گولہ بارود برآمد کرنے کے علاوہ آٹھ باغیوں کو ڈھیر کر دیا اور دو کو پکڑ لیا۔

کرنل نریندر کمار، آئی۔ 6729 پرم وششٹ سیوا میڈل، انفنٹری

1981ء کے موسم بہار میں آرمی نے اپنی ایک مہم سیاچن گلیشیر روانہ کی۔ یہ ہمالیائی اور شمالی قراقرم کے مرکز میں دنیا کا طویل ترین قطبی گلیشیر ہے۔ سا سوما سے 40 کلو میٹر کی دشوار گزار اور ناہموار چڑھائی طے کر کے سیاچن گلیشیر کا دہانہ آتا ہے اور 80 کلو میٹر کا کڑا فاصلہ طے کرنے پر گلیشیر کی ایک اور چڑھائی اندرا کول آتی ہے جو برصغیر اور مشرقی ایشیا کے درمیان ایک ندی نما سرحد پر قائم ہے۔ نامور کوہ پیما کرنل نریندر کمار، پی۔ وی۔ ایس۔ ایم، اے۔ وی۔ ایس۔ ایم کی زیر قیادت 50 افراد کی یہ قراقرم مہم اس علاقے میں 28 مئی 1981ء سے 18 اگست 1981ء تک تقریباً تین ماہ وہاں رہی۔ ناہموار اور دشوار گزار برف پوش علاقے کو پار کر کے سکنگ ٹیم اندرا کول پہنچی اور سیاچن کے ساتھ دو دن کی کھوج کا کام کیا۔ یہ سب سے پہلے بیا کانگڑی چوٹی پر چڑھی۔ اس چڑھائی کا آخری 700 فٹ حصہ برف پوش عمودی چٹانوں کی شکل میں تھا۔ اس چوٹی پر چڑھنے کی

پہلی کوشش ناکام رہی۔ کرنل نریندر کمار نے نہایت صبر و تحمل اور بے پناہ بلند حوصلگی کا ثبوت دیتے اور اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابتدائی 100 فٹ برف پوش چوٹی پر تنہا چڑھنے کا فیصلہ کیا اور پھر مہم کو اوپر چڑھنے کے لئے ایک رسہ نیچے پھینکا۔ 2 جولائی 1981ء کو اندراکول کو سر کرنے کے بعد 19 ہزار فٹ کی بلندی پر پہاڑوں پر ہونے والی بیماریوں کے باعث ایک ممبر کی طبیعت خراب ہوگئی۔ علاج معالجے کا انتظام وہاں سے 20 کلو میٹر کی دوری پر تھا تیز آندھی کا سامنا کرتے ہوئے اور کئی برفیلی دراڑوں اور ایک خطرناک برفانی پل کو پار کرتے ہوئے کرنل نریندر کمار اس بیمار شخص کو سطح سے نیچے لے آئے اور اس طرح اس کی جان بچائی۔

25 400 فٹ بلند سلوتری کانگڑی کی کوہ پیمائی میں کرنل نریندر کمار نے باہمی تعاون اور تال میل سے کام کرنے، قیادت اور کوہ پیمائی میں پیشہ ورانہ صلاحیت کا ایک زریں باب کھولا۔ چوٹی پر پہنچنے کی دو ناکام کوششوں کے بعد ٹیم بلند و بالا علاقوں میں ہونے والی بیماریوں سے کمزور ہوگئی تھی، پھر بھی کرنل نریندر کمار نے اس دیو ہیکل پہاڑ کے سامنے شکست قبول نہ کی اور آخر 2 اگست 1981ء کو اس چوٹی پر چڑھنے میں کامیاب ہوگئے۔

13735590 لانس نائیک روی سنگھ، جموں اینڈ کشمیر رائفلز

جولائی 1981ء کو لانس نائیک روی سنگھ کو انتہا پسندوں کو کچلنے کے لئے ایک دستے کا ممبر بنا کر منی پور سنٹرل ڈسٹرکٹ میں بھیجا گیا۔ روی سنگھ کو حکم ملا کہ بھاگتے ہوئے انتہا پسندوں کو پکڑ کر سامنے لائے۔ یہ انتہا پسند کوئی دوسرا نہیں بلکہ انتہا پسندوں کا لیڈر تھا۔ جب وہ اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھے تو اس نے ہتھیار سے اس پر گولی چلا دی روی سنگھ نے گولی کی پرواہ نہ کی۔ اس نے بھاگتے ہوئے انتہا پسند کو پکڑ کر مار ڈالا اور ان کے لیڈر کو زندہ پکڑ لیا۔

سابق صوبیدار رام داس، غازی آباد، اتر پردیش

20 جون 1983ء کو صبح ساڑھے نو بجے کے قریب سابق صوبیدار رام داس جن کی اپنی راشن کی دکان ہے۔ غازی آباد میں مٹی کے تیل کے ایک تھوک بیوپاری کے پاس گئے

اچانک تین اشخاص موٹر سائیکل پر آئے اور مٹی کے تیل کے بیوپاری کا بریف کیس چھین لیا اس میں 80 ہزار روپے تھے۔ سابق صوبیدار رام داس نے ایک لاٹھی سے ایک شخص کی ہتھیلی پر وار کیا۔ بریف کیس نیچے گر گیا۔ ڈاکو نے فوراً اپنی دیسی ساخت کی پستول سے رام داس پر گولی چلادی۔ مگر انھوں نے کمال مستعدی سے گولی کا رخ بدل دیا۔ دوسرے دونوں نے موٹر سائیکل پر بھاگ جانے کی کوشش کی۔ مگر رام داس نے اپنی لاٹھی سے انھیں روک لیا موٹر سائیکل نیچے گر گئی اور ہجوم نے ڈاکوؤں کو پکڑ لیا۔ بہر حال پستول سے مسلح تیسرا ڈاکو بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا۔

بریگیڈیر منوہر لال گرگ، بھوپال۔ مدھیہ پردیش

بھوپال گیس کا سانحہ 2، 3 دسمبر 1984ء کی آدھی رات کو ہوا جس میں ہزاروں افراد ہلاک اور شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ اس قیامت خیز رات کو جائے حادثے سے 400 گز کے فاصلے پر سٹرا پراڈکس فیکٹری کے ملازمین بھی مہلک گیس کے شعلوں کی زد میں تھے۔ فیکٹری کے منیجر بریگیڈیر منوہر لال گرگ، اے۔ وی۔ ایس۔ ایم نے اپنی اور اپنے کنبے کی جان کی پرواہ نہیں کی جب تک کہ متاثر افراد اور زخمیوں کو ملٹری اور سول اسپتال میں پہنچانے کے انتظامات نہ ہو گئے۔

بریگیڈیر گرگ اس طرح انتہائی نازک حالت میں بہت سی جانیں بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر پونے دو گھنٹے تک ایم۔ آئی گیس سانس کے ذریعہ ان کے جسم میں داخل ہوتی رہی مگر انتہائی نازک حالت میں بھی بریگیڈیر گرگ۔ بچاؤ کارروائیوں کے سلسلے میں ٹیلی فون پر ہدایات دیتے رہے۔ نکاسی کے متعلق مفصل ہدایات کے بعد وہ ملے کی رہائشی کالونی میں گئے۔ اپنی کار میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ڈال کر خود کار چلاتے ہوئے وہ ملٹری اسپتال پہنچے ڈاکٹروں کی تجویز پر انھوں نے صرف اس وقت آکسیجن لینا منظور کیا کہ جب انھیں یہ یقین ہو گیا کہ تمام متاثرہ افراد کو نکالا جا چکا ہے۔

میجر اشوک کمار سنگھ (آئی سی۔ 27941) ایس۔ ایم۔ انجینئر

میجر اشوک کمار سنگھ کو اس بھارتی فوجی مہم کے مستقل گروپ کے ممبر کے طور پر چنا گیا

جسے 37 فٹ لمبی فائبر گلاس کشتی "ترشنا" میں دنیا بھر کا سفر طے کر کے بھارت کی بحری تاریخ میں نام پیدا کرنا تھا۔ "ترشنا" نے برطانیہ سے بمبئی کا سفر کرنا تھا۔ یہ سفر 28 ستمبر 1985ء کو بمبئی سے شروع ہوا۔ اس دوران "ترشنا" خلیج بسکے میں شدید طوفان میں پھنس گئی۔ میڈی ٹریبیڈ میں اسے ناساز موسمی حالات کا سامنا کرنا پڑا اور بحر قلزم میں اسے بھیانک مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ ایک بار تو اس طوفان میں کشتی کے مستول بھی اڑ گئے تھے۔ اس کے علاوہ موریش سے سینٹ ہیلنا تک کا سفر ان گنت طوفان سے مقابلہ کرنے کی طویل داستان ہے۔ سمندری لہریں 45 فٹ کی بلندی تک اچھل رہی تھیں۔ آک لینڈ سے سڈنی تک کشتی کو بدترین سفر سے دوچار ہونا پڑا جہاں بتایا جاتا ہے کہ گزشتہ ایک سو برسوں میں اتنا بھیانک سمندری طوفان دیکھنے میں نہیں آیا۔ میجر اشوک کمار سنگھ ایس۔ ایم نے اپنی ایک ٹانگ کے باوجود مہم کے ساتھیوں کے ساتھ مشکلات کا سامنا کیا اور انڈین آرمی کی اعلیٰ روایات کے مطابق بہادری کا شاندار مظاہرہ کیا۔

2 4 6 1543 حوالدار شواجی کرشن پاٹل۔ انجینئرز (بعد وفات)

25 جولائی 1986ء کو کوٹہ ضلع میں ہوئی تیز بارش کے دوران دیولی۔ آزاد پور سڑک کی ایک پلیا پر 4 سے 5 فٹ پانی چڑھ آیا تھا۔ آرمی کی سیلاب راحت ٹاسک فورس نے لوگوں کو پلیا کے آر پار لے جانے کے لئے وہاں ایک فوجی کشتی لگا دی جس میں حولدار شواجی کرشن پاٹل امدادی پارٹی کے ممبر تھے 29 جولائی 1986ء کو جب تین افراد کو کشتی کے ذریعہ دریا سے پار لے جایا جا رہا تھا تو اچانک ایک تیز اور خطرناک لہر کشتی سے آ ٹکرائی جس سے کشتی میں سوار تمام افراد خوف زدہ ہو گئے۔ ان کے ہلنے جلنے سے کشتی کا توازن بگڑ گیا اور وہ پانی میں گر گئے۔ انھیں ڈوبتے دیکھ کر حوالدار شواجی کرشن پاٹل نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔ دو افراد کو پکڑنے اور کشتی میں دھکیلنے سے قبل حوالدار پاٹل کو کافی دور تک تیرنا پڑا جس سے وہ تھک چکے تھے لیکن پھر بھی وہ تیسرے شخص کو بچانے کے لئے آگے بڑھے اور اسے پکڑ کر کشتی میں چڑھا لیا۔ مگر بدقسمتی سے یہ بہادر سپاہی۔ پاٹل۔ ایک بھنور میں پھنس گئے اور بہت عمدہ تیراک ہونے کے باوجود خود کو ڈوبنے سے نہ بچا سکے۔

ونگ کمانڈر مہیشور دت (11607) فلائنگ پائیلٹ

14 نومبر 1986ء کو غیر متوقع اور انتہائی زبردست برف باری کی وجہ سے 3400 میٹر بلند زوجی لا درے کے دونوں طرف کا راستہ بند ہو گیا تھا۔ وہاں ایک سو سے زائد گاڑیاں اور ان میں بیٹھے مسافر پھنس گئے۔ کئی مقامات پر زمین کے کھسکنے سے حالت اور نازک صورت اختیار کر چکی تھی۔ بچاؤ کارروائی کے لئے ونگ کمانڈر مہیشور دت نے ایم آئی ہیلی کاپٹر سے تقریباً 75 اڑانیں بھریں جن میں 56 اڑانیں پہلے چار روز میں کی گئیں انھوں نے انفرادی طور پر 145 افراد کو بچایا۔ جو کم و بیش موت کے منھ میں جا چکے تھے کیونکہ وہاں 70 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے برفیلا طوفان چل رہا تھا اور درجۂ حرارت بھی صفر سے کافی نیچے تھا۔ ان کی پرواز کے لئے کسی بھی موقع پر تیار ہیلی پیڈ دستیاب تھا اور بیشتر علاقوں پر ونگ کمانڈر دت کو سڑک کے کنارے جمی ہوئی برف پر ہیلی کاپٹر اتارنا پڑا۔ یہ سبھی اڑانیں ایسے کام چلاؤ ہیلی پیڈ وں سے ہی بھرنی پڑیں جن کا حلقہ ہیلی کاپٹر کے پہیوں کو ٹکانے بھر کے لئے بھی کافی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ یہ کارروائی اس وقت تک جاری رکھی گئی جب تک کہ انھوں نے وہاں پھنسے ہوئے تمام افراد کو بچا نہیں لیا۔

2822172 نائب صوبیدار چندر سنگھ 17 آسام رائفلز (بعد وفات)

17 آسام رائفلز کے نائب صوبیدار چندر سنگھ بھارت میں سب سے اونچی چوٹی کنچن جنگا کی مہم کے ممبر تھے۔ مرحوم پھوڈورجی کی زیر قیادت پہلی مہم 24 مئی 1987ء کو چوٹی کی جانب روانہ ہوئی لیکن اس کے بعد اس پارٹی سے ریڈیو کا رابطہ ٹوٹ گیا اور یہ پارٹی بھی واپس نہ آئی۔ اس کے چند روز بعد ہی موسم برسات شروع ہونے کی پیش گوئی کی جا چکی تھی۔ اس لئے موسم انتہائی خراب ہو گیا تھا۔ اب چوٹی کو سر کرنے کی ذمہ داری دوسری پارٹی پر تھی۔ ایسے کٹھن حالات میں نائب صوبیدار چندر سنگھ کو دوسری پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ اس پارٹی نے 30 مئی 1987ء کو چوٹی پر چڑھنا شروع کیا اور 1 گھنٹے تک مسلسل چڑھتے رہنے کے باوجود ڈوچار ہاتھ آگے لب بام رہ گیا والی بات ہو گئی۔ پھر 31 مئی 1987ء کو نائب صوبیدار چندر سنگھ کی زیر قیادت چڑھائی جاری

رکھی گئی۔ ایسی حالت میں جبکہ یہ معلوم تھا کہ موسم برسات شروع ہونے والا ہے یہ مہم وقت کو پیچھے دھکیل کر آگے بڑھنے کی ایک نہایت ہی حوصلہ مند کوشش تھی۔

چوٹی پر تقریباً 7 گھنٹے تک چڑھتے رہنے کے بعد اس مہم کا ایک ممبر رائفل مین نغار دین لیپ چا پھسل کر نیچے گر گیا۔ لیکن نائب صوبیدار چندر سنگھ کی بے پناہ سوجھ بوجھ سے اسے بال بال بچا لیا گیا۔ اس جھٹکے سے دوسرے ممبروں کے حوصلے پست نہیں ہوئے اور مہم نے آکسیجن کے بغیر ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر چوٹی پر چڑھنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اور وہاں بھارت کا ترنگا جھنڈا لہرا دیا۔ مگر بدقسمتی سے چوٹی سے اترتے وقت نائب صوبیدار چندر سنگھ اپنا توازن کھو بیٹھے اور نیپال کے بلونگ گلیشیر میں جا گرے جس سے ان کی موت ہو گئی۔

جے۔ سی۔ 13 9011- X نائب صوبیدار (کلرک) پلاکوڈیٹی گنگا دھر رام گوپال

15 جون 1987ء کو تقریباً 9 بجے صبح "ورتک پراجیکٹ" کے پائنیر گنگو تھاپا کے سر پر خون سوار ہو گیا اور اس نے اپنی کمپنی کے یونٹ ایریا میں اپنے ساتھیوں پر ڈاہ سے وار کرنا شروع کر دیا۔ اس نے ایک پائنیر کو مار ڈالا اور دو کو بری طرح زخمی کر دیا۔ ہر کوئی گھبراہٹ کے عالم میں وہاں سے جان بچانے کے لیے بھاگنے لگا۔

1069 فیلڈ ورکشاپ (گریف) کے نائب صوبیدار پلاکوڈیٹی گنگا دھر رام گوپال نے جو اس وقت وہیں پاس ہی تھے، خطرے کو بھانپ لیا۔ اور گنگو تھاپا کے سامنے جا کر اسے پکڑ لیا اسی دوران وہ پائنیر گنگو تھاپا کی لہراتی ہوئی ڈاہ سے زخمی ہو گئے۔ اپنے اس زخم اور جان کے بھاری خطرے کے باوجود انھوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گنگو تھاپا کو دبوچ لیا اور وہ یہ وحشیانہ قتل بند کرانے میں کامیاب ہو گئے۔

شوریہ چکر

کیپٹن نریندر ناتھ رانیوگی (ایم۔ 10 62) آرمی میڈیکل کور

کیپٹن نریندر ناتھ رانیوگی گورکھا رائفلز کی ایک بٹالین کے میڈیکل آفیسر تھے 14 مارچ 1966ء کو ان کی یونٹ میزو پہاڑیوں میں آئیجل پھانی روڈ پر دشمن کی زبردست گولہ باری کی زد میں آگئی اور کافی لوگ زخمی ہو گئے یا مر گئے۔ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر وہ پیچھے سے آگے بڑھے اور زبردست گولہ باری کے باوجود جب تک لڑائی میں بری طرح زخمی سب جوانوں کو نکال نہ لائے ڈاکٹری امداد کا کام کرتے رہے۔

جے۔سی۔ 1917 صوبیدار (اب صوبیدار میجر) شیر سنگھ رام (راجپوتانہ رائفلز)

صوبیدار (اب صوبیدار میجر) شیر سنگھ ایک کمپنی کے سیکنڈ ان کمانڈ تھے جسے منی پور اسٹیٹ میں پاکستان کو جاتے ہوئے حملہ آوروں کو روکنے کا کام سونپا گیا۔ 13، 14 نومبر 1964ء کو جب کمپنی دشوار گزار اور گھنے جنگلی قطعۂ زمین سے ہوتے ہوتے جلدی جلدی آگے بڑھ رہی تھی تو وہ گھات میں بیٹھے مسلح دشمن کے گھیرے میں آگئی۔ کمپنی کا دایاں حصہ ہلکی مشین گن اور رائفلوں کی زبردست گولہ باری کی زد میں آگیا۔ جب پوری پلٹن لڑائی میں مصروف تھی تو صوبیدار رام کو حکم ہوا کہ وہ حملہ کر کے دشمن کی ہلکی مشین گن کو ٹھنڈا کرے اس وقت اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اور سارے علاقے میں گولیوں کی بوچھار ہو رہی تھی۔ دشمن کی ہلکی

مشین گن کی جگہ پر جانے والا راستہ دلدلی تھا کہیں کہیں کمر تک پانی سے بھرے ہوتے نالے سے گزر کر جانا پڑتا تھا۔ اپنے تھوڑے سے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے اور اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر صوبیدار رام آگے بڑھے اور مشین گن سے 15 گز کی دوری پر جا پہنچے صوبیدار رام تب اپنے جوانوں کو لے کر آگے بڑھے اور خود اس ہلکی مشین گن چلا رہے دشمن کو اپنی اسٹین گن سے مار گرایا اور اس مشین گن پر اپنا قبضہ کر لیا۔

میجر اشوک آنند (13 105) بہار رجمنٹ (بعد وفات)

میجر اشوک آنند کو 7 مئی 1966ء کو میزو پہاڑیوں میں دشمن سے نپٹنے کے لئے ایک کمپنی کے دستے کی رہنمائی کے لئے تعینات کیا گیا۔ 16 مئی 1966ء کو دشوار گزار زمین کے حصے میں 60 میل سے زائد چلنے پر جب دستہ دشمن کی چوکی کے نزدیک پہنچا تو وہ اس کی ہلکی مشین گن اور اسٹین گن کی زبردست گولہ باری کی زد میں آگیا۔ دشمن کے تقریباً دو سو سپاہیوں نے اس دستے کو گھیر لیا۔ اس کی پیش قدمی مشکل ہو گئی۔ میجر آنند نے خود ایک پلاٹون کو جوابی گولہ باری کے لئے تعینات کر کے خود دو پلاٹونوں کے ساتھ ایک طرف دشمن کی پوزیشن پر دھاوا بول دیا۔ جب وہ دشمن کے بنکروں اور خندقوں کے بالکل نزدیک پہنچ گئے تو انھیں ایک گولی لگی اور وہ زخمی ہو گئے۔ شدید زخمی ہو جانے کے باوجود وہ آگے بڑھے اور دشمن کی چوکی سے 20 گز کی دوری تک پہنچ گئے۔ اس وقت انھیں ایک اور گولی لگی اور وہ شہید ہو گئے۔ مگر چوکی پر قبضہ کر لیا گیا۔

61904 25 سپاہی (اب لانس نائیک) راجی، مدراس رجمنٹ

26 ستمبر 1967ء کو سپاہی راجی دریائے ستلج پر حسینی والا میں پانی کی ڈیوٹی پر تھے۔ جب بارڈر سیکورٹی فورس کی طرف سے پکڑے گئے ایک مشکوک پاکستانی کے پانی چھوڑنے کے لیے بندھن کھولے گئے تو وہ اچانک دریا میں گر پڑا۔ اس وقت دریا میں طغیانی آئی ہوئی تھی وہ پاکستان کی طرف تیرنے لگا اگرچہ سیکورٹی فورس گارڈ نے اس پر دو گولیاں چلائیں مگر وہ بیکار گئیں۔ سپاہی راجی نے جو کچھ فاصلے پر دریا کے کنارے کھڑے تھے یہ دیکھا اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ کچھ گڑ بڑ ہے فوراً اس تیز بہتے دریا میں کود پڑے اور بچ کر بھاگنے والے قیدی

کو پکڑ لیا اور ہاتھا پائی کرنے کے بعد اسے قابو میں کر لیا اور پھر اسے سکیورٹی گارڈ کے سپرد کر دیا۔

جے سی 18 24 4 6 نائب صوبیدار دان بہادر گورنگ گورکھا رائفلز

نائب صوبیدار دان بہادر گورنگ 29 ستمبر 1966ء کو جموں و کشمیر میں ایک گشتی دستے میں تھے۔ جب ان کا کمانڈنگ آفیسر ایک خالی پکیٹ کے قریب ایک سرنگ کے پھٹنے سے زخمی ہو گئے تو وہ زبردست خطرے کے باوجود آگے بڑھے اور کمانڈنگ آفیسر کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر واپس آنے کی کوشش کرنے لگے۔ وہ دس گز تک ہی آ پائے تھے کہ ایک دوسری سرنگ پھٹ گئی اور وہ خود بری طرح زخمی ہو گئے۔ ان کا یہ حوصلہ آمیز اور بہادرانہ اقدام ان کے تمام ساتھیوں کے لئے تحریک کا موجب بنا اور وہ دونوں کو بچانے کے لئے آگے بڑھے۔

64 155 نائب صوبیدار بابو دھن گورنگ آسام رائفلز (بعد وفات)

6 ستمبر 1966ء کو میزو پہاڑیوں میں جب آسام رائفلز کا ایک گشتی دستے کا دشمن کے ایک مضبوط ٹھکانے سے مقابلہ ہو گیا تو نائب صوبیدار بابو دھن گورنگ نے جو دستے کی کمان کر رہے تھے دشمن پر دھاوا بول دیا۔ پیٹ میں زخم ہو جانے کے باوجود وہ آگے بڑھے اور اپنے ساتھیوں کو لڑنے کی ترغیب دی۔ دشمن کے ٹھکانے پر آخری حملے کے وقت انھیں ہلکی مشین گن کا ایک گولہ اور لگا اور ان کی اسی جگہ موت ہو گئی اس مڈبھیڑ میں دشمن کے کئی افراد بھی کھیت رہے اور کچھ اسلحہ اور گولہ بارود بھی ہاتھ لگا۔

14511 صوبیدار امر سنگھ بہادر رانا، آسام رائفلز

یکم مارچ 1966ء کو تقریباً اڑھائی بجے بعد دوپہر صوبیدار امر سنگھ بہادر رانا کو جو میزو ضلع میں ایک چوکی کی کمان کر رہے تھے ایک خط ملا جس میں وارننگ دی گئی تھی کہ وہ شام کو اپنے آپ کو باغیوں کے حوالے کر دیں اور ہتھیار ڈال دیں۔ صوبیدار رانا نے فوراً محض حاصل شدہ ذرائع سے حفاظتی انتظامات کر لئے۔ اسی روز شام کے تقریباً سات بجے کے قریب مسلح باغیوں کے ایک دستے نے خودکار ہتھیاروں اور مارٹروں سے چوکی پر حملہ کر دیا۔ زبردست مشکلات کے باوجود انھوں نے اپنے ساتھیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے ان کے مقامات

پر جاکر انھیں نبرد آزمائی کی تحریک دی۔ 45 گھنٹے تک پینے اور کھانا پکانے کے لئے پانی دستیاب نہ ہونے کے باوجود ان کی پلاٹون 4 مارچ 1966ء تک لڑتی رہی۔ اس کے بعد پانی حاصل ہوا اور گولہ بارود بھی پہنچ گیا۔ آخر کار انھوں نے باغیوں کی چوکی پر قبضہ کرنے کی کوشش کو اس وقت تک ناکام بنائے رکھا اور 12 مارچ 1966ء کو امر سنگھ بہادر رانا کو کمک پہنچ گئی۔

جے۔ سی 15858 صوبیدار موہن لال مدھیہ پردیش، کماؤں رجمنٹ

6 جون 1968ء کی رات کو دس ڈاکوؤں نے مدھیہ پردیش کے کھدیڑ گاؤں کے شری پنا لال کے گھر پر دھاوا بولا اور شری دھن کے 9 سالہ لڑکے سیتارام کو اٹھا لے جانے کی کوشش کی۔ لڑکے کے باپ نے ڈاکوؤں کو ایسا کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ مگر ڈاکوؤں نے ان پر گولی چلادی جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ صوبیدار موہن لال ان کے پڑوس میں رہتے تھے۔ وہ چھٹی پر آئے ہوئے تھے۔ وہ ان کی مدد کو آ گئے اور فوراً ایک مسلح ڈاکو سے بھڑ گئے۔ لڑکے کو چھڑا کر ڈاکو سے بندوق چھیننے کی کوشش کی ایسا کرتے وقت دوسرے ڈاکوؤں نے ان پر گولی چلادی جس سے وہ بری طرح زخمی ہو گئے اور وہیں گر پڑے۔ بالآخر ڈاکو لڑکے کو لے کر بھاگ گئے۔

378188 حولدار سیوا سنگھ جموں اینڈ کشمیر رائفلز

13 اگست 1968ء کو ہائی آلٹی ٹیوڈ وارفیئر اسکول جموں اینڈ کشمیر میں ایک گلیشیئر ٹریننگ کورس کے وقت ایک رسی جس کے ساتھ 4 افراد اور جے۔ سی۔ اوز بندھے تھے اور جس کی رہنمائی ایک حولدار انسٹرکٹر کر رہے تھے 300 فٹ گہری برف کی ایک دراڑ میں گر گئی۔ حولدار انسٹرکٹر سیوا سنگھ نے جو سکھیتوں کے ایک گروپ کی رہنمائی کر رہے تھے یہ سب دیکھا اور فوراً خود کو رسّی سے الگ کر کے برف کی دراڑ میں پہنچے جہاں انھوں نے مدد کے لئے چلانے کی آوازیں سنیں۔ وہ برف کی دراڑ میں اتر پڑے اور تہ تک پہنچ کر دو افسروں کو زندہ پایا جو ہوش میں تھے۔ انھوں نے انھیں بچاؤ رسیوں سے باندھ دیا اور انھیں اوپر کھینچنے کا حکم دیا۔ بے حد سردی اور خلا ہونے پر بھی

انھوں نے بچاؤ کوشش اس وقت تک جاری رکھی جب تک دونوں افسروں کو اوپر نہ کھینچ لیا جس سے ان کی جان بچ گئی۔

202852 سارجنٹ سینی ڈینگ دیوراجن اے۔ ایف۔ ایس۔ او

3 فروری 1967ء کو دو فلائیٹ کیڈٹوں کو ایک ٹرانسپورٹ ٹریننگ ونگ میں ڈکوٹہ ہوائی جہاز سے نیچے اترنے کی مشق کرنے کا کام دیا گیا تھا۔ ڈیوٹی پر تعینات تباہ شدہ جہازوں کو لانے والے عملے کے انچارج وانچارج کریش کریو۔ ایف۔ ایس۔ او سارجنٹ سینی ڈینگ دیوراجن نے دیکھا کہ اڑان بھرنے کی دوڑ میں ہوائی جہاز اپنے راستے سے ادھر ادھر جا رہا ہے۔ ہوائی جہاز کے تباہ ہو جانے کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے انھوں نے اپنے عملے کو آگاہ کیا اور اس جگہ پر فوراً پہنچ گئے۔ ہوائی جہاز کے دونوں انجن گر گئے تھے اور ان میں سے ایک جس میں آگ لگ گئی تھی ہوائی جہاز کے بالکل پاس تھا اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سارجنٹ دیوراجن تباہ ہوتے ہوئے جہاز میں داخل ہو گئے۔ ہوائی جہاز کا سامنے کا حصہ بالکل ٹوٹ گیا تھا اور دونوں فلائنگ کیڈٹ اپنی سیٹوں میں پھنس گئے تھے۔ انھوں نے ایک اور ہوا باز کی مدد سے بڑی ہوشیاری کے ساتھ دونوں کیڈٹوں کو ہوائی جہاز سے نکالا۔ ان کی بر وقت کارروائی سے ایک کیڈٹ کی جان بچ گئی۔ دوسرے کیڈٹ کی چوٹوں کی وجہ سے موت ہو گئی

1510420 لانس حولدار مختار سنگھ، انجینئرز

لانس حولدار مختار سنگھ اس انجینئرز رجمنٹ میں خدمات انجام دے رہے تھے جسے ایک دریا پر ایک خاص قسم کا بیلی پل تعمیر کرنے کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔ ایک موٹر پل دریا میں گر گیا تھا۔ اور اسے نکالنے کا کام چل رہا تھا۔ 29 جنوری 1968ء کو بھاری بارش کی وجہ سے دریا میں پانی بڑی تیزی سے بڑھنے لگا اور موٹر پل کے بہہ جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ لانس حولدار مختار سنگھ نے پل کو دریا میں سے نکالنے کا کام انجام دینے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور ایک جے سی او کے ساتھ کشتی میں پل کی جانب بڑھے کشتی منجدھار میں پھنس گئی اور جے سی او ڈوبنے لگا۔ لانس حولدار مختار سنگھ نے جے سی او

کو بچانے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ اسی دوران ڈوبتا ہوا جے۔ سی۔ او۔ پل کے ساتھ اٹک گیا اور خطرے کا اشارہ کیا گیا۔ تبھی بچاؤ پارٹی منظم کی گئی۔ تب تک لانس حوالدار مختار سنگھ دریا سے باہر آ چکے تھے۔ انھوں نے پھر بچاؤ کا کام انجام دینے کے لئے اپنی خدمات دوبارہ پیش کیں اور ڈوبتے ہوئے جے۔ سی۔ او کو بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

فلائیٹ لیفٹننٹ محمد رضا شیرازی (7705 - جے۔ ڈی۔ پی)

31 جنوری 1967ء کو سروس کرتے وقت ایک ہوائی جہاز کے ایندھن میں آگ لگ گئی۔ سروس کرنے والے ایرمینوں نے خطرے کا سگنل دیا۔ اور آگ بجھانے کا کام فوراً شروع ہو گیا۔ فلائیٹ لیفٹننٹ محمد رضا شیرازی ان آدمیوں کے ساتھ تھے جو آگ بجھانے کی کوشش کر رہے تھے اور وہ اس کام میں پیش پیش تھے۔ وہ بڑی تکلیف اٹھا کر جلتے ہوئے ہوائی جہاز میں چڑھ گئے اور آگ بجھانے والے ہوز ٹوٹی کو پلینم چیمبر میں ڈال دیا۔ اس بر وقت کارروائی نے آگ کو پھیلنے سے روک دیا۔ اور اگر آگ نہ بجھتی تو یہ سارے ہوائی جہاز کو جلا ڈالتی۔

9 47 9 3 12 گنر کیشو دیال۔ آرٹلری (بعد وفات)

گنر کیشو دیال 18 جون 1968ء کو جب وہ سالانہ چھٹی پر تھے تو اتر پردیش روڈ ویز کی بس پر سفر کر رہے تھے۔ بس کو دس سے زائد مسلح ڈاکوؤں نے شاہ جہاں پور کے نزدیک لوٹ لیا۔ ڈاکوؤں نے مسافروں کے قیمتی سامان کو لوٹ لیا اور خواتین سے بدسلوکی کرنے کی کوشش کی مگر گنر کیشو دیال نے نہتے ہونے کے باوجود اپنی جان پر کھیل کر پوری ہمت سے مسلح ڈاکوؤں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مگر ایسا کرتے وقت وہ ڈاکوؤں کی گولی سے ہلاک ہو گئے۔

5508 فلائیٹ لیفٹننٹ (اب اسکواڈرن لیڈر) منو وینائک اینڈالیس ڈی جی جے[51]

17 فروری 1967ء کو جب فلائیٹ لیفٹننٹ منو وینا پیرا ڈراپنگ سارٹی پر تھے تو ہوائی جہاز کے کپتان نے کہا کہ آگے دوڑنے والے ہوائی جہاز سے کودتے وقت ایک چھاتہ بردار

پھنس گیا ہے۔ انھوں نے اس چھاتہ بردار کو ہوائی جہاز کے اترنے کی جگہ سے دور گرتے دیکھا۔ یہ اندازہ لگایا گیا کہ وہ ہوائی جہاز کے دھڑ سے ٹکرا کر زخمی ہو گیا ہوگا اور اترنے اور زخمی ہو جانے کی وجہ سے ناقابل پہنچ جگہ پر ڈاکٹری امداد نہیں ملے گی۔ فلائیٹ لیفٹننٹ مینودینا نے اپنے کپتان سے کہا کہ وہ انھیں اس ایریا میں کودنے دیں۔ انھوں نے انھیں کودنے کا حکم دے دیا۔ جب وہ چھاتہ بردار کے پاس پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ اس کی داہنی کلائی سے بہت خون بہہ رہا ہے جہاں سے ہاتھ الگ ہو گیا ہے۔ انھوں نے خون بہنا بند کر دیا اور وہ اس وقت تک اس کی دیکھ بھال کرتے رہے کہ جب تک چالیس منٹ بعد امداد ملی۔ اگر وہ بروقت امداد نہ کرتے تو شاید چھاتہ بردار زندہ نہ رہتا۔

80034: جمعدار پریم بہادر رائے۔ آسام رائفلز

4 فروری 1967ء کو جمعدار پریم بہادر رائے لوشائی پہاڑیوں کے ایک علاقے میں آسام رائفلز کی ایک بٹالین کے پلاٹون کمانڈر تھے۔ ان کی ایک پلٹن نے باغیوں کو ایک خود ساختہ کارپورل پر کامیاب گھات لگا کر پکڑ لیا۔ اس باغی کی موصولہ اطلاع کی بنا پر ایک باغی کیمپ پر دھاوا بولنے چل پڑے جو کہ ان کی گھات کی پوزیشن سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھا۔ باغی کیمپ کے قرب وجوار میں پہنچتے ہی وہ اور ان کا اگلا سیکشن باغیوں کی فائرنگ میں گھر گئے۔ وہ وقت ضائع کئے اور اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر پہاڑی سے نیچے کی طرف اپنے ہتھیاروں سے فائر کرتے ہوئے دوڑے۔ اس حوصلہ آمیز اور بہادرانہ کارنامے سے تحریک حاصل کر کے ان کی پلٹن بھی ان کے پیچھے چل پڑی۔ کیمپ پہنچ کر یہ پایا گیا کہ انھوں نے پہلے وہیں ایک خود ساختہ کپتان کو اس کی رائفل سمیت ٹھنڈا کر دیا تھا اور تین باغیوں کو ڈھیر کر دیا اس کے ساتھ کچھ ہتھیار اور گولہ بارود بھی ہاتھ لگا۔

44980 چیف پیٹی آفیسر دشرتھ جابلے (بعد وفات)

45130 پیٹی آفیسر اشیت چندر بہادر ڈی

7 جون 1968ء کو آئی۔ این۔ ایس گل دار کو آئی۔ این۔ ایس سوکنیا کو نکالنے کے کام

پر تعینات کیا گیا جو دریا کے دہانے پر نظام پٹنم کی کھاڑی میں فالس دیو کے پاس ریتیلے ساحل میں پھنس گیا تھا۔ آئی۔ این۔ ایس۔ گل دار آئی۔ این۔ ایس۔ سوکنیا سے 50 گز سے زیادہ نزدیک نہ پہنچ سکا۔ جب۔ آئی۔ این۔ ایس۔ سوکنیا تک ایک لائن بھیجنے کے تمام ذرائع ناکام ثابت ہو گئے تو تیراکی کے ذریعہ لائن بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چیف پیٹی آفیسر جا بیلے اور پیٹی آفیسر بہادڑی نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا۔ وہ نائلون کی لائن اپنے ساتھ باندھ کر تیر کر دھنستے ہوتے جہاز کے نزدیک پہنچ گئے جہاں وہ تیز دھار میں پھنس گئے۔ چیف پیٹی آفیسر جا بیلے تیز دھار میں بہہ کر ڈوب گئے۔ پیٹی آفیسر بہادڑی بہاؤ میں بہہ گئے تھے وہ کافی کشمکش کے بعد آئی۔ این۔ ایس سوکنیا تک پہنچ گئے تھے۔ اور پھر آئی۔ این۔ ایس گل دار دھنستے ہوئے جہاز کے ساتھ رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

4642364 لانس نائیک (ڈرائیور) پریم رام آرمی میڈیکل کور

لانس نائیک پریم رام اپنی سالانہ چھٹیاں گزار کر 5 اگست 1968ء کو یو پی روڈویز کی ایک بس میں لوٹ رہے تھے کہ کل پرزوں کی خرابی کی وجہ سے ڈرائیور گاڑی سنبھال نہ سکا اور یہ مسافروں سمیت 60 فٹ نیچے ایک گہرے کھڈ میں گر پڑی جس کے نتیجے میں آٹھ اشخاص ہلاک ہو گئے اور لانس نائیک پریم رام سمیت باقی تمام افراد زخمی ہو گئے۔ انھوں نے اپنی تکلیف کی پرواہ کئے بغیر زخمیوں کو کھڈ سے نکالا اور انھیں قریبی طبی امداد دینے والی چوکی تک پہنچانے کا انتظام ہونے تک کام چلاؤ مرہم پٹی سے ان کا ابتدائی طبی علاج کیا۔

پیٹی آفیسر انجینئرنگ مکینک شک دیو پرساد ساہنی (48363)

27 جون 1969ء کو پیٹی آفیسر انجینئرنگ مکینک شک دیو پرساد ساہنی بوائلر روم کی نگرانی کر رہے تھے جب آئی۔ این۔ ایس کٹھار ممبئی سے دور دونوں بوائلروں کی سمندری آزمائش کر رہا تھا۔ آزمائش کے دوران اسٹار بورڈ بوائلر ایم کے لیک کرنے کی وجہ سے بند کرنا پڑا تھا۔ اس وقت شیفٹ 140 آر پی ایم کے قریب چل رہا تھا۔ دوپہر بعد تقریباً دو بج کر 50 منٹ پر بوڈوٹر یو بوائلر لیری کیٹنگ آئل مین پمپ کیسنگ کے پچھلے حصے پر

بکھر گیا جس سے آگ لگ گئی۔ بعد میں بوائلر روم دھوئیں سے بھر گیا۔ پیٹی انجینئرنگ مکینک شک دیو پرساد ساہنی آگ کو کنٹرول کرنے اور اس کے ساتھ ہی لیری کیٹنگ آئل کے رساؤ کو ہاتھ سے روکنے کے لئے فوری طور پر کام کیا۔ اس وقت تیل کا درجۂ حرارت 217 ڈگری فارن ہیٹ ہونے کی وجہ سے جل جانے کا خطرہ تھا

کیپٹن یوگیشور سہل۔ آئی 27 147 گورکھا رائفلز

کیپٹن یوگیشور سہل 17، 16 فروری 1969 کی رات کو 53 اَپ نامنگل ڈیم ایکسپریس سے سفر کر رہے تھے۔ رات کو تقریباً ساڑھے گیارہ بجے جب گاڑی میرٹھ کے نزدیک پہنچ رہی تھی کہ ایک بدنام ڈاکو ریل کے ایک ڈبے میں گھس آیا اور فائرنگ شروع کر دی۔ جس سے ایک مسافر مارا گیا۔ کیپٹن یوگیشور سہل جو نزدیک کے ڈبے میں بیٹھے تھے گولی چلنے کی آواز سن کر ڈبے سے باہر گیلری میں آئے اور دیکھا کہ دوسرے ڈبے میں ڈاکو مسافروں کو دھمکی دے رہا ہے۔ غیر مسلح ہونے کے باوجود وہ مسلح ڈاکو پر قابو پانے کے ارادے سے اس کے نزدیک بڑھتے گئے۔ ان کے کہنے پر ڈاکو کے نکل بھاگنے کی کوشش کو روکنے کے لئے مسافر دروازہ بند کرنے میں ناکام رہے۔ ڈاکو کی گولی ماردینے کی دھمکی کے باوجود وہ بہادری کے ساتھ نزدیک ہوتے چلے گئے جبکہ ڈاکو کی طرف سے چلائی گئی گولی ان کے پیٹ میں لگی۔ مگر اپنے زخم کی پرواہ کئے بغیر انھوں نے خطرے کی زنجیر کھینچ دی اور اس طرح دوسرے مسافروں اور ریلوے حکام کو خبردار کیا۔ لیکن آخر ڈاکو وہاں سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

کیپٹن مہندر سنگھ چڈھا۔ آئی۔34 188 گارڈز رجمنٹ

24 مارچ 1967ء کو باغیوں کے خلاف کارروائیوں میں کیپٹن مہندر سنگھ چڈھا کو اس کی کمپنی کے ساتھ ناگالینڈ کی سرحد پر ایک گاؤں کے چاروں طرف تلاشی کے کام کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔ گاؤں کو گھیرے میں لینے کے بعد انھوں نے اپنے دو اور جوانوں کے ساتھ گاؤں کے چاروں طرف کے باہر جانے کے راستوں کی ٹوہ شروع کی ایک ایسے ہی راستے پر ان پر ایک باغی نے فائر کیا جو گھنے جنگل میں چھپا ہوا تھا۔ کیپٹن

چڈھانے زخمی ہونے کے باوجود باغی کا پیچھا کیا اور گولی چلا کر اسے الجھائے رکھا مگر باغی غائب ہو گیا۔ اس نے اپنی کمپنی کو حکم دیا کہ گھنے جنگل میں باغی کی تلاش کی جائے اور اس کا پورا پتہ لگایا جائے۔ انھوں نے اپنے آپ کو وہاں سے لے جائے جانے کی اجازت نہیں دی۔ جب تلاشی کا کام پوری طرح ختم ہو گیا اور خون بہہ جانے اور درد کی شدت کی وجہ سے وہ چلنے کے ناقابل ہو گئے۔ تلاشی کے دوران سات باغی، بھاری مقدار میں گو[illegible] بارود اور قیمتی کاغذات بھی ہاتھ لگے۔

3945788 لانس نائیک (اب سابق لانس نائیک) [illegible] اڈگرہ رجمنٹ

17، 18 اگست 1969ء کی رات کو لانس نائیک پرتھی رام شمالی بنگال کے جلپا پوری ضلع میں نیورا پر جہاں سیلاب کی وجہ سے کافی نقصان ہوا تھا پانی صاف کرنے کے ایک پلانٹ کی حفاظت کرنے والی پارٹی کے این۔ سی۔ او انچارج تھے۔ ڈیوٹی کے وقت اس نے دریائے نیورا کی تیز پانی کی لہر میں ایک شخص کو بہتے ہوئے دیکھا۔ وہ فوراً دریا کے بھنور میں کود پڑے۔ وہ تیز رفتار سے بہتے ہوئے ڈوبتے شخص کے پاس پہنچے جو ابھی تک زندہ تھا۔ اس نے اسے بچا لیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کی حالت سدھری تو اس نے لانس نائیک پرتھی رام کو بتایا کہ وہ ایک جیپ میں سفر کر رہا تھا جو نیورا پل کی سڑک ٹوٹی ہونے کی وجہ سے پانی میں گر گئی۔ اس نے بتایا کہ جب جیپ پانی میں گری تو اس میں تین اور افراد سوار تھے۔ لانس نائیک پرتھی رام اس شخص کے ساتھ گئے جسے انھوں نے بچایا تھا اور وہ ایک اور جوان کو لے کر مذکورہ جیپ اور دیگر افراد کا پتہ لگانے کے لئے فوراً پل پر گئے۔ پل پر آ کر انھوں نے دیکھا کہ پل کے مغربی کنارے کا پہلا پایہ پانی میں بہہ گیا تھا اور جیپ اور اس کے مسافروں کا کوئی پتہ نہ تھا۔ انھوں نے دوسرے جوانوں کی مدد سے سڑک کے دونوں کناروں سے سڑک کے راستے کو روکنے کا کام شروع کر دیا تاکہ خطرے کا نشان بنایا جا سکے۔ پھر ایک اور پتھر رکھنے کے بعد وہ پل پار کر کے مشرقی سڑک میں رکاوٹ ڈالنے لگے تاکہ دوسری طرف سے آنے والی گاڑیوں کو روکا جا سکے جب وہ ایسا کر رہے تھے تو انھوں نے چالسا کی طرف سے ایک بس کو پل کی طرف آتے دیکھا۔ وہ بس کو رکوانے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کے چلّانے اور وارننگ سگنل دینے کے

باوجود بس ان سے آگے نکل گئی اور پانی میں گر گئی۔
بس اندر کی طرف گری تھی اور جلد ہی ڈوب گئی بصرف باہری حصہ ہی اوپر رہ گیا تھا۔
لانس نائیک پرتھی رام نے دوسرے جوان سے فوراً لائن ہیڈنگ سے لیس رسے لانے کو
کہا۔

یہ دیکھ کر کہ حالت کہیں بے قابو نہ ہو جائے وہ پل پر سے بس کے اوپر کود گئے۔ انھوں نے بس کا باہر نکلنے کا دروازہ کھول دیا جو پانی کے باہر تھا۔ وہ چاروں مسافروں کو باہر لے آئے اسی دوران پہلے رسوں سے بندھے لائن ہیڈنگ کو بس کی طرف لٹکا دیا اور اس طرح دوسرے جوان کی مدد سے لانس نائیک پرتھی رام نے سب مسافروں کو بچا لیا۔

4141839 نائیک پچھم سنگھ۔ گارڈز

4 نومبر 1969ء کو جب نائیک پچھم سنگھ ناگالینڈ میں اپنی چوکی سے آگے بڑھنے والے ایک دستے کی رہنمائی کر رہے تھے تو اس دستے پر باغیوں نے کسی قریبی حصے سے گولی چلائی جس کے نتیجے میں دونوں اسکاؤٹ زخمی ہو گئے۔ نائیک پچھم سنگھ نے، جو اسکاؤٹوں کے پیچھے چل رہے تھے، فوراً اپنے ساتھیوں کے ساتھ باغیوں کی پوزیشن پر حملہ کر دیا۔ باغی گھبرا گئے اور وہ بہت سا اسلحہ اور بارود چھوڑ کر بھاگ گئے۔

4445490 سپاہی بلونت سنگھ، کور آف ملٹری پولیس (بعد وفات)

5 نومبر 1969ء کی شام کو پانچ بجے جب سپاہی بلونت سنگھ ایک ماؤنٹین ڈویژن ہیڈ کوارٹرز میں اپنی ڈیوٹی ختم کر کے اپنی یونٹ لائن میں واپس آئے تو انھوں نے دیکھا کہ ایک بیرک میں آگ لگ گئی ہے۔ وہ فوراً بیرک میں گئے اور سرکاری اسٹور کا سامان باہر نکالنے لگے۔ جب وہ ایک ریڈیو سیٹ باہر لانے کے لئے بیرک میں گئے تو آگ کے شعلوں میں گھر گئے اور بری طرح جھلس گئے جس کے نتیجے میں وہ جاں بحق ہو گئے۔

6355031 حوالدار کلرک رودر نارائن دوبے، آرمی سروس کور

حوالدار کلرک رودر نارائن دوبے سالانہ چھٹی پر اپنے گاؤں ماوا، اتر پردیش میں مقیم

تھے۔ 4 اور 5 نومبر 1970ء کی درمیانی رات کو ڈاکوؤں نے ان کے پڑوسی شری سکھ دیو دوبے کے مکان پر حملہ کیا۔ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر حولدار دوبے اپنے پڑوسی کی مدد کے لئے پہنچے اور ڈاکوؤں کو للکارا۔ اگرچہ مزاحمت کے دوران ان کی دونوں ٹانگوں میں گولیوں کے بہت سے زخم آئے مگر وہ ڈاکوؤں کے ڈاکہ ڈالنے کے اقدام کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ انھوں نے اپنے اس بروقت اقدام سے اپنے پڑوسی کی جان و مال کی حفاظت کر کے اعلیٰ بہادری کا مثالی ثبوت دیا۔

225696 سارجنٹ شنکرن کُٹّی نائر

بجلی بند ہو جانے کی وجہ جاننے کے لئے 29 اکتوبر 1975ء کی رات کو 8 بجے رات جب سارجنٹ شنکرن کٹی اپنے بیس کے رہائشی کیمپ کے ایم۔ ڈی۔ سی الیکٹرک سب اسٹیشن کے قریب پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور عمارت سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہیں ساتھ ہی مدد کے لئے ایک چیخ بھی سنی۔ یہ اس عمارت کی جانب دوڑے اور دیکھا کہ ایک شخص آگ کی لپٹوں میں گھرا ہوا ہے اور عمارت سے دھواں نکل رہا ہے۔ یہ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عمارت میں گھس گئے اور مین سوئچ کو آف کر دیا۔ تب انھوں نے دیکھا کہ آگ کی لپٹوں میں گھرا ہوا وہ بے ہوش شخص ای۔ ایم ای کے اسٹاف کا ممبر ہے۔ سارجنٹ نائر نے اسے زمین پر لٹا کر اور اس کے کپڑوں کو پھاڑ کر آگ کی لپٹیں بجھا دیں۔ وہ اسے اپنے کندھے پر لاد کر ملٹری اسپتال کے میڈیکل انسپکشن روم میں لے گئے جہاں انھیں فوراً ڈاکٹری امداد بہم پہنچائی گئی۔ اور بعد میں علاج کر کے ان کی جان بچالی گئی۔

723[illegible]83 لانس دفعدار گوربچن سنگھ۔ آر۔ وی۔ سی

ایک کتے کو تربیت دینے والے لانس دفعدار گوربچن سنگھ اس گشتی دستے کے ممبر تھے جسے نئی دہلی کی ریج روڈ پر قائم آرمی ہیڈ کوارٹرز ریڈیو اسٹیشن کے زمین دوز تار کاٹنے والے گروہ کو پکڑنے کا کام سونپا گیا تھا۔ اے گشتی دستے سے بچھڑ جانے کے باوجود یہ کتے کے پیچھے چلتے رہے۔ اور بعد میں جنگل میں اس مقام پر جا پہنچے جہاں چور تار سے

دھات نکالنے کے لئے اسے گلا رہے تھے۔ اپنے ساتھیوں کا انتظار کئے بغیر اپنی جان پر کھیل کر انھوں نے چوروں کو للکارا۔ اسں پر ایک چور نے ان پر کلہاڑی سے وار کیا جس سے ان کے سر پر چوٹ آگئی۔ چوٹ لگنے کے باوجود یہ اسں کا مقابلہ کرتے رہے اور اسے بھاگنے نہیں دیا۔ اسی دوران گشتی دستہ بھی جائے وقوع پر جا پہنچا۔ ان کی اسں کارروائی سے چرایا گیا تار مل گیا اور اسں طرح جرم کرنے والا گروہ بھی پکڑا گیا۔

فلائیٹ لیفٹننٹ انل کمار ڈوگرہ

31 مئی 1973ء کی رات فلائیٹ لیفٹننٹ انل کمار ڈوگرہ اپنی کار میں سوار ہو کر وسنت وہار میں پوربی مارگ کی جانب جا رہے تھے کہ اچانک انھوں نے ایک چمکدار شعلہ ابھرتے دیکھا۔ انھوں نے فوراً اپنی کار کا رخ اسں شعلے کی جانب موڑ لیا اور گھپ اندھیرے میں اسں تنگ اور دشوار گزار پہاڑی راستے کی جانب ہو گئے۔ دراصل ایک بوئنگ 737 ہوائی جہاز وسنت وہار کے نزدیک گر گیا تھا۔ ہوائی جہاز کا جلا ہوا ملبہ کافی وسیع علاقے میں پھیلا ہوا تھا۔ انھوں نے اپنی جان کی پروا کئے بغیر ملبے میں سے زخمیوں کو نکالنا شروع کر دیا۔ انھوں نے 17 میں سے 8 زخمیوں کو نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ انھوں نے اپنے کارنامے سے ایک اعلیٰ مثال قائم کی اور وہاں اکٹھے ہوئے دیہاتیوں نے اسں سے تحریک حاصل کر کے امداد کرنی شروع کر دی۔ ان میں سے تین افراد کی حالت انتہائی نازک ہو گئی تھی۔ لہٰذا انھیں بروقت ڈاکٹری امداد پہنچانے کے لئے فلائیٹ لیفٹننٹ ڈوگرہ نے اپنی کار میں سوار کرا کے ہسپتال پہنچا دیا۔ دوسرے زخمیوں کو وہاں سے نکالنے میں مدد پہنچانے کے لئے دوبارہ جائے حادثہ پر لوٹ آئے۔

267944 کارپورل فانی کالراجو وینکٹیا۔ اے۔ ایف۔ سی۔ او II

کارپورل فانی کالراجو وینکٹیا مارچ 1973ء سے آپریشنل ونگ میں خدمات انجام دے رہے ہیں 5 ستمبر 1975ء کو جب وہ ہوائی حادثے سے بچاؤ کرنے والی پارٹی میں ڈیوٹی پر تھے تو ایک اے۔ این 12 ہوائی جہاز زمین پر اترنے لگا جس کے کیبن میں بجلی کے تار جل جانے سے وہاں سے آگ اور دھواں نکل رہا تھا۔ کارپورل فانی کالراجو وینکٹیا

فوراً بجاؤ گاڑی لے کر ہوائی جہاز کے پیچھے دوڑ پڑے جونہی ہوائی جہاز رکا یہ اپنی جان کی بازی لگا کر فوراً ہوائی جہاز میں گھس گئے اور آگ بجھانے لگے۔ بہت زیادہ دھوئیں کی وجہ سے یہ گھٹن محسوس کر رہے تھے پھر بھی کسی گھبراہٹ کے بغیر وہ آگ بجھانے کی لگاتار کوشش کرتے رہے اور آخر کار آگ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے اور اس طرح ایک ایسے جہاز کو تباہ ہونے سے بچا لیا جس کے نقصان کی تلافی نہیں ہو سکتی تھی۔

6300198 لانس نائیک جگ بیر سنگھ۔ سگنلز

31 اگست 1976ء کو تقریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر لانس نائیک جگ بیر سنگھ نے جے پور میں قائم سگنل رجمنٹ کے ایک یونٹ انفارمیشن روم کے نزدیک ایک شخص کو مشکوک حالات میں گھومتے دیکھا جب اس شخص سے پوچھ تاچھ کی گئی تو اس نے انھیں بتایا کہ وہ راجپوتانہ رائفلز کی کسی مخصوص بٹالین میں کام کرنے والے شخص کا بھائی ہے۔ لانس جگ بیر سنگھ کو معلوم تھا کہ راجپوتانہ رائفلز کی بٹالین اس اسٹیشن سے چند روز پہلے جا چکی ہے۔ لہٰذا اسے اس شخص پر شک ہو گیا وہ اسے رجمنٹ ہیڈ کوارٹرز لے گئے اسے اس کی درخواست پر ضروریات سے فراغت پانے کے لئے جانے دیا گیا۔ لانس نائیک جگ بیر سنگھ پہلے سے ہی چوکس تھے انھیں پاخانے میں دھات کی کوئی چیز گرنے کی آواز سنائی دی۔ جب وہ مشکوک شخص باہر آیا تو لانس نائیک جگ بیر سنگھ نے صفائی کرمچاری کو بلایا۔ اس نے پاخانے میں سے نو ایم۔ ایم۔ جی کی تو ایسی گولیاں نکالیں جنھیں استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ اس شخص کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ اس کے متعلق علم ہو گیا ہے۔ وہ اپنی کمر سے بندھی نو ایم ایم کی پستول نکالنے لگا۔ لانس نائیک جگ بیر سنگھ جلد ہی اس سے بھڑ گئے اور اس کے ساتھ ہی امداد کے لئے آواز لگائی۔ چند دیگر افراد کی مدد سے اس سے ہتھیار چھیننے پر پتہ چلا کہ اس کا پستول بھرا ہوا تھا اور سات اور گولیاں میگزین میں تھیں۔ اس کے بعد ملزم کی پڑتال کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ ایک بدنام ڈاکو تھا، جو قتل اور ڈاکہ زنی کے کئی جرائم میں پولیس کو مطلوب تھا۔

کرنل سدرشن سنگھ. (آئی.سی 92 40 0)، راجپوت رجمنٹ

چیف سیکورٹی آفیسر، وزارت دفاع

ڈیفنس منسٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر کرنل سدرشن سنگھ 26 جولائی 1975ء کی رات کے دو بج کر پچاس منٹ پر دھولا کنواں نئی دہلی اپنی رہائش گاہ سے اپنی کار میں سوار سنٹرل سیکریٹریٹ سے اپنے گارڈز کی اچانک جانچ کے لئے جا رہے تھے تو انھوں نے سڑک کی مغرب کی جانب ایک شخص کو ہاتھ میں ایک پیکٹ پکڑے مشکوک حالات میں دیکھا۔ کرنل سدرشن سنگھ نے اس شخص پر اپنی کار کی روشنی پھینکی اور وہ کار کی روشنی سے بچنے کے لئے نیچے کی طرف جھک گیا۔ کرنل موصوف کو اس شخص پر شک ہو گیا۔ انھوں نے اپنی کار کو روک کر اس شخص کو للکارا۔ آواز سنتے ہی وہ شخص نزدیک نالے کی طرف چلا گیا، جو رج کے جنگل کی طرف جاتا ہے۔ کرنل سدرشن سنگھ اپنی جان پر کھیل کر اس شخص کے پیچھے دوڑ پڑے۔ جونہی وہ اسے پکڑنے کو تھے وہ ایک ایسے نالے میں جا نکلا جو پچھلے چند دنوں سے موسلا دھار بارش کی وجہ سے پانی اور کیچڑ سے بھرا ہوا تھا۔ یہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اس شخص کے پیچھے دوڑ پڑے۔ وہ اندھیرے کی وجہ سے جنگل میں لاپتہ ہو گیا۔ مگر اس کا لگاتار پیچھا کیا جا رہا تھا۔ لہٰذا اس نے پیکٹ کو پھینک دیا کیونکہ اس سے اسے بھاگ کر بچ نکلنے میں رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی۔ کرنل موصوف نے اس پیکٹ کو اٹھا لیا۔ اور یہ سمجھ کر کہ اس شخص کا مزید پیچھا کرنا لاحاصل ہے واپس آ کر اس پیکٹ کو کار میں رکھ لیا۔ انھیں اس پیکٹ میں میگزین کے ساتھ ایک سیلف لوڈنگ 7.62 ایم۔ایم رائفل، دونوں میگزینوں کے ساتھ ایک 9 ایم ایم کی مشین کاربائن ملے۔ بعد میں ان ہتھیاروں کو چانکیہ پوری پولیس اسٹیشن میں جمع کرا دیا گیا۔

اسکواڈرن لیڈر کیلاش سنگھ پریہار (11 907) فلائنگ پائیلٹ

اسکواڈرن لیڈر کیلاش سنگھ پریہار کو 64ء میں انڈین ایر فورس میں کمیشن ملا تھا اور تب سے انھوں نے کسی حادثے کے بغیر 2107 گھنٹوں کی پروازیں کیں

اگست 1976ء میں ضلع جودھپور کے دریائے لونی میں غیر متوقع طغیانی کے باعث آس پاس کے دیہات سیلاب میں گھر گئے۔ ان میں ایک گاؤں بھی تھا جس کے 60 افراد ایک مندر کی چھت پر پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ مندر کا اگلا حصہ بھی سیلاب کی وجہ سے گر گیا تھا اور یہ خدشہ تھا کہ اگر باقی حصہ بھی گر گیا تو 60 افراد کی جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ اسکواڈرن لیڈر کیلاش سنگھ بریار نے انھیں بچانے کے لئے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کر دیں۔ وہ بذریعہ ہیلی کاپٹر وہاں پہنچے۔ مگر ہیلی کاپٹر میں بیٹھے بیٹھے وہ متاثرہ افراد کو ہیلی کاپٹر میں سوار نہیں کرا سکتے تھے۔ اس لئے اس بات کا علم ہو جانے کے باوجود کہ اندازے کی ذرا سی غلطی بھی ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے وہ ہیلی کاپٹر سے مندر کی بلند چوٹی پر کود پڑے تاکہ ہیلی کاپٹر پائیلٹ کو صحیح جگہ کی نشان دہی دی جا سکے مندر کی چھت پر پہنچ کر انھوں نے لوگوں کو اس ہیلی کاپٹر میں سوار کرا کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔

266278 کارپورل رشی کیش تیواڑی۔ ایل ایس ٹی/آر ٹی/آپریٹر

کارپورل رشی کیش تیواڑی 1963ء میں ائیر فورس میں بھرتی ہوئے تھے۔ 10 دسمبر 1976ء کی شام کو سات بجے میس کی طرف جاتے ہوئے انھوں نے گولی چلنے کی آواز سنی۔ وہ اس جگہ پر پہنچے جہاں سے گولی چلائی گئی تھی تو انھوں نے دیکھا کہ ڈیفنس سیکورٹی کے ایک رائفل بردار سپاہی نے چار اشخاص کو ایک قطار میں کھڑا کر رکھا ہے اور اس نے ایک راؤنڈ فائر کر دیا جس سے ایک شخص زخمی ہو گیا ہے۔ کارپورل تیواڑی نے اس سپاہی کو للکارا۔ اپنی ذاتی حفاظت کی پرواہ نہ کرتے ہوتے وہ اس کی جانب دوڑے۔ مگر ان کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ سپاہی ایک اور گولی چلا کر ایک اور شخص کو زخمی کر چکا تھا۔ کارپورل تیواڑی نے لپک کر سپاہی کو پکڑ لیا اور اسے نیچے گرا لیا۔ پھر باقی حضرات نے ان کے ساتھ مل کر سپاہی کو قابو کر کے اس کی رائفل چھین لی۔

3336296 حوالدار سکھ وندر سنگھ۔ سکھ رجمنٹ (بعد وفات)

حوالدار سکھ وندر سنگھ KITE EXPEDITION (کائٹ ایکسپی ڈیشن مہم) کے

ممبر تھے اور انھوں نے ہائی آلٹی چیوڈ وارفیئر اسکول کے انسٹرکٹر کے طور پر کشمیر اور لداخ میں کئی بار کوہ پیمائی کی۔ انھیں 1977ء میں آرمی کنچن جنگا مہم کا ممبر منتخب کیا گیا تھا گنگ ٹوک سے لاچین کی طرف جاتے ہوئے ان کی گاڑی حادثے کا شکار ہوگئی اور اس میں وہ بری طرح زخمی ہوگئے۔ وہ دس دن تک گنگ ٹوک ہسپتال میں رہے۔ وہاں سے ڈسچارج ہونے کے بعد کمزوری کے باعث انھوں نے ڈاکٹر کا یہ مشورہ ماننے سے انکار کر دیا کہ وہ اپنے یونٹ کو واپس چلے جائیں۔ وہ دوبارہ مہم میں شامل ہوگئے۔ مگر ایک خطرناک مقام پر راستہ بناتے وقت ان کا پیر پھسل گیا۔ وہ نیچے جا گرے اور ان کی گردن ٹوٹ گئی۔ ان کی اچانک موت سے مہم کو بے حد نقصان پہنچا

1432414 سیپر آنندی یادو۔ انجینئرز (بعد وفات)

ایک انجینئرز رجمنٹ کی فیلڈ کمپنی کو جو اتر پردیش میں تعینات تھی چند تعمیراتی کام سونپے گئے۔ 29 اپریل 1977ء کی صبح کو سیپر آنندی یادو اپنے سیکشن کے ساتھ گاڑی میں انجینئرنگ اسٹور لادنے میں مصروف تھے۔ اچانک پہاڑ سے بڑے بڑے گول مٹول پتھر گرنے لگے۔ تمام لوگ پناہ لینے بھاگے۔ سیپر یادو نے بھی ایک پہاڑی کے دامن میں پناہ لے لی۔ اچانک انھوں نے دیکھا کہ ایک جوان پتھر گرنے سے زخمی ہوگیا ہے۔ سیپر یادو اپنے زخمی ساتھی کو بچانے کے لئے بھاگے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ زخمی جوان تک پہنچ پاتے ایک اور پتھر ان پر آپڑا اور انھیں اٹھا کر قریب بہنے والے چشمے میں پھینک دیا۔ وہ بری طرح زخمی ہو چکے تھے اور اسی دن ایڈوانس ڈریسنگ اسٹیشن میں وہ وفات پاگئے۔

اسکواڈرن لیڈر سکھ مندر سنگھ سدھو۔ وی ایم 11011 (فلائنگ پائلٹ)

اسکواڈرن لیڈر سکھ مندر سنگھ سدھو 6 جنوری 1975ء سے ایک ہیلی کاپٹر یونٹ میں بطور فلائٹ کمانڈر تعینات تھے۔ 15 اکتوبر 1977ء کو اسکواڈرن لیڈر سدھو کو حکم دیا گیا کہ وہ اوشن ٹو سکائی مہم کے لیڈر سر ایڈمنڈ ہلری کو جو 17500 فٹ کی بلندی پر بیس کیمپ میں شدید بیمار تھے بچا کر لائیں۔ اسکواڈرن لیڈر سدھو نے فوراً تیاری کی۔ وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور سر ہلیری کا پتہ لگایا۔ مگر وہاں کی

ایسی تھی کہ ہیلی کاپٹر اتارنا ممکن نہیں تھا چنانچہ اسکواڈرن لیڈر سدھو نے اپنے ہیلی کاپٹر کو انتہائی مہارت کے ساتھ زمین سے چند انچ اوپر ہوورنگ یعنی منڈلانے کی حالت میں رکھا اسی دوران ان کا ساتھی پائیلٹ نیچے کودا اور اس نے سر ایڈمنڈ ہلیری کو ہیلی کاپٹر میں سوار کرانے میں مدد دی۔

جے سی 782 ،8 نائب صوبیدار سوائی سنگھ، راجپوتانہ رائفلز (بعد وفات)

نائب صوبیدار سوائی سنگھ جموں اور کشمیر کی کسی پہاڑی پر ایک سیکشن پلٹن چوکی کی کمان کر رہے تھے۔ وہاں سے تقریباً دو کلومیٹر دور ایک ناقابل گزر علاقے سے ایک سیکشن چوکی جسے اس پلٹن سے الگ کر دیا گیا تھا۔ 2 مارچ سے 7 مارچ 1979ء تک زبردست برف باری کی وجہ سے سیکشن چوکی اور پلٹن چوکی کا مواصلاتی نظام درہم برہم ہوگیا۔ مواصلاتی نظام بحال کرنے کے لئے 8 مارچ 1979ء کو نائب صوبیدار سوائی سنگھ اپنے گشتی دستے کے ساتھ گشت پر تھے۔ راستے میں انھوں نے دیکھا کہ پہاڑی کی چوٹی پر برف کا ایک تودہ کھسک رہا ہے۔ انھوں نے اپنے دستے کے دیگر ممبران کو اس خطرے سے خبردار کیا۔ اس طرح انھوں نے دو بیش قیمت جانیں بچائیں۔ مگر اس دوران وہ خود اس برفانی تودے کی زد میں آگئے۔ اور بعد میں انھیں برف کے نیچے دبا ہوا مردہ پایا گیا۔

246598 ؛ سپاہی رن جودھ سنگھ، پنجاب

23 اپریل 1980ء کو ایک بارڈر روڈ کی ٹاسک فورس کی ایک گاڑی میں جب اروناچل پردیش کے سیلاب زدہ نالے کو پار کر رہے تھے۔ پانی کے بہاؤ کے درمیان پہنچنے پر انجن میں پانی بھر گیا اور گاڑی وہیں رک گئی۔ اس میں سوار ڈرائیور اور اسسٹنٹ جینئر مزدوروں کی تنخواہ کا بھگتان کرنے جا رہے تھے، گاڑی کی چھت پر چڑھ گئے اور مدد کے لئے چلّانے لگے۔ اگرچہ بس سے آئے کئی مسافر بھی نالے کے کنارے پر کھڑے تھے مگر سپاہی رن جودھ سنگھ ہی ایک ایسے شخص تھے جو مدد کے لئے آگے بڑھے۔

لیفٹیننٹ کمانڈر پرتھا بکرم چودھری (00575) انڈین نیوی

لیفٹیننٹ کمانڈر پرتھا بکرم چودھری کو جولائی 1965ء میں انڈین نیوی میں کمیشن ملا تھا۔ نومبر 1977ء میں 321 نیول ائر اسکواڈرن کے فلائیٹ کمانڈر تھے تو انھیں آندھرا پردیش کے اناکاپلی اور یلاّ منچلی علاقے میں سمندری طوفان سے متاثرہ افراد کے بچاؤ کا کام سونپا گیا۔ انھوں نے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ کئی پروازیں کیں اور گھنے جنگلوں سے گھرے دیہات سے لوگوں کو نکالا اور انھیں خوراکی رسد بہم پہنچائی۔ بعض مقامات پر انھیں ہائی ٹینشن الیکٹرک کیبلوں کے درمیان سے اپنا راستہ بنا کر جانا پڑا۔ ایک مقام پر انھوں نے بارہ دیہاتی افراد کو جن میں ایک ستر سالہ عورت بھی تھی پانی میں گرتے دیکھا اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوتے انھوں نے 12 افراد کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔

لیفٹیننٹ کمانڈر (اب ایکٹنگ کمانڈر) ہری داس میگھ جی گوری

(00 45A)۔ انڈین نیوی

13 جون 1978ء کو علی الصبح ہیڈکوارٹرز مغربی نیول کمانڈ میں یہ خبر پہنچی کہ ٹوکیو سے دبئی جانے والے تجارتی جہاز الہدیٰ (ALHUDA) میں ایک ایسا مریض جس کی حالت انتہائی نازک تھی اور اسے فوری علاج کی ضرورت تھی۔ یہ جہاز اس وقت بمبئی کی بندرگاہ سے 15 میل مغرب میں تھا۔ چنانچہ لیفٹیننٹ کمانڈر (اب ایکٹنگ کمانڈر) ہری داس میگھ جی گوری کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اس مریض کو لے کر آئیں۔ اس وقت موسم خراب تھا اور موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ مگر ان تمام حالات سے بے پرواہ ہو کر لیفٹیننٹ کمانڈر گوری نے ایلوٹ III ہیلی کاپٹر کے ساتھ پرواز کی اور مذکورہ جہاز کا پتہ لگایا۔ مگر جہاز پر ہیلی کاپٹر کا اترنا آسان نہ تھا کیونکہ ایک تو جہاز پر ہیلی پیڈ نہ تھا دوسرے جہاز خراب سمندر کی وجہ سے ہچکولے لے رہا تھا۔ لیکن اس کے باوجود لیفٹیننٹ کمانڈر گوری نے ہیلی کاپٹر کو کسی نہ کسی

طرح جہاز کے عرشے پر اتارا اور مریض کو اس میں سوار کرا کر واپس لے آئے۔ پہلے اس مریض کو انڈین نیول شپ گنجالی پر پہنچایا گیا پھر اسے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔

2911012 کارپورل وشوا ناتھ شرما۔ ویپن فٹر (بعد وفات)

کارپورل وشوا ناتھ شرما اپنی کیزول چھٹیاں گزار کر اپنی یونٹ کو لوٹتے ہوئے 6 دسمبر 1977ء کو ریلوے اسٹیشن پر اترے۔ یہاں سے انہیں جودھپور کے لئے شام کی گاڑی پکڑنی تھی۔ اس دن تقریباً 10 بج کر چالیس منٹ پر ائیر فورس اسٹیشن جودھپور کے سارجنٹ مانگے رام ریلوے اسٹیشن کے سامنے واقع کمپنی باغ سے گزر رہے تھے کہ وہاں اس نے دیکھا کہ دو جیب کترے ایک سوتے ہوئے شخص کی جیب کاٹ رہے ہیں۔ سارجنٹ مانگے رام نے جب انہیں للکارا تو دونوں جیب کتروں نے ان پر حملہ کر کے انہیں باڑھ میں دھکیل دیا۔ اتفاق سے کارپورل وشوا ناتھ شرما بھی اسی باغ میں تھے۔ یہ دیکھ کر وہ سارجنٹ مانگے رام کی امداد کے لئے دوڑے۔ جیب کتروں نے بھاگنے کی کوشش کی مگر کارپورل شرما اور سارجنٹ مانگے رام نے ان کا پیچھا کیا۔ اس پر گردیپ نامی جیب کترے نے ایک جھٹکے سے چھرا نکالا اور کارپورل شرما کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ سارجنٹ مانگے رام انہیں اسی وقت جے پرکاش ناراین ہسپتال میں لے گئے۔ بعد میں 17 دسمبر 1977ء کو انہیں ملٹری ہسپتال دہلی کینٹ میں لے جایا گیا جہاں اگلے روز ان کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں پولیس نے ملزموں کو گرفتار کر لیا۔

4451500 سپاہی نربھے سنگھ۔ سکھ لائیٹ انفنٹری (بعد وفات)

21 ستمبر 1978ء کو سپاہی نربھے سنگھ تین کھلاڑیوں کے ساتھ کراس کنٹری دوڑ پوری کر کے لوٹ رہے تھے جب وہ یونٹ لائینز سے تقریباً 300 گز کی دوری پر تھے تو آگے کے کھلاڑی لانس حولدار بچن سنگھ پر ایک جنگلی ہاتھی نے اچانک حملہ کر دیا اور اسے اپنی سونڈ سے پکڑ کر اٹھا لیا۔ خطرہ دیکھ کر سپاہی نربھے سنگھ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر جنگلی ہاتھی سے بھڑ گئے۔ سپاہی نربھے سنگھ کی اس کارروائی سے ہاتھی غصے میں آ گیا۔ اس نے لانس حولدار بچن سنگھ کو دور پھینک دیا اور زور سے چنگھاڑتے ہوئے سپاہی نربھے سنگھ

پر حملہ کر دیا۔ ہاتھی نے انھیں اپنی سونڈ سے پکڑ کر اٹھا لیا اور کئی بار زمین پر پٹکا۔ بعد میں ان کی موت ہو گئی۔

2470429 سپاہی جسوِیندر سنگھ۔ پنجاب (بعد وفات)

بوکارو میں سینٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس کے جوانوں نے سرکاری احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہاں کے اسلحہ خانے پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔ اس پر سول حکام کی امداد کے لئے 23 جون 1979ء کو فوج طلب کی گئی تاکہ وہ اس فورس کے جوانوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر سکیں۔ بیرک اور اسلحہ کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ چاروں طرف خاردار تار لگے تھے۔ خندقیں کھدی ہوئی تھیں اور بیرکوں کی چھتوں اور پہلی منزل کی کھڑکیوں پر ریت کے بوروں سے بنکر بنائے گئے تھے۔

24، 25 جون 1979ء کی رات کو ایک انفنٹری بٹالین کو سینٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس کی بیرکوں کو گھیرنے کا حکم دیا گیا۔ حکم کی فوری تعمیل ہوئی۔ لیکن کمپنی جب اسلحہ خانے اور دفتر کی عمارت پر دھاوا بول رہی تھی تو ان کی چھتوں پر سینٹرل انڈسٹریل سیکورٹی فورس کے جوان گولیاں برسا رہے تھے۔ جس کمپنی کو آڈیٹوریم کی عقبی بیرکوں کو گھیرنے کا کام سونپا گیا تھا اس کو آگے بڑھ کر اور ہاتھا پائی کر کے اس بیرک کے جوانوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کئے جانے کے لئے کہا۔ سپاہی جسوِیندر سنگھ اس عمارت میں نبرد آزما تھے اور سب سے آگے تھے اس عمارت سے نکلتے وقت سپاہی جسوِیندر سنگھ بنکر سے آئی ایک گولی سے زخمی ہو گئے۔ انھیں وہاں سے اسپتال پہنچایا گیا جہاں 28 جون 1979ء کو زخموں کی تاب نہ لا کر وہ جنت نشین ہو گئے۔

لیفٹننٹ اوم پرکاش سندھو (01599)۔ آر۔ آئی۔ این)

6 جون 1981ء کی شام کو تقریباً چار بج کر 50 منٹ پر سمستی پور سے بن مکھی جانے والی بدقسمت 416 ڈاؤن مسافر گاڑی باگ متی دریا میں گر گئی۔ جائے حادثہ پر پانی بڑی تیزی سے بہہ رہا تھا۔ پانی کیچڑ آلود اور گہرا تھا جس سے پانی کے درمیان کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ انڈین نیوی کو اس حادثے میں ہلاک شدگان کی لاشیں جلد از جلد نکالنے

کی خطرناک ذمہ داری سونپی گئی. اور ندی کی گہری تہ میں دبی ہوئی بوگیوں کو نکالنے کا کام سونپا گیا۔ لیفٹننٹ اوم پرکاش سندھو کو پانی میں ڈوبی ہوئی بوگیوں کا پتہ لگانے اور ان میں پھنسی ہوئی لاشیں نکالنے کے کام سونپے گئے. غوط لگانے کے نہایت خطرناک حالات میں اور پھنسے ہوئے ملبے سے ذاتی سلامتی کے خطرے کے باوجود انھوں نے پانی کے اندر معائنہ کرنے اور ملبے کا پتہ لگانے کے لئے ابتدائی غوطہ خوری کی. وہ خود بھاری خطرے کا سامنا کرتے ہوئے مثالی عزم سے مسلسل غوطہ خوری کرتے رہے تاکہ ان کی پارٹی کو کم خطرے کا سامنا کرنا پڑے. ان کی پرجوش، تحریک آمیز اور ٹھوس تنظیمی صلاحیت سے ان کی پارٹی کو دو ڈوبی ہوئی بوگیوں کا پتہ لگانے میں کامیابی حاصل ہوگئی.

میجر بھارت بھوشن بسرہ (آئی.سی۔2 2817) آرٹلری

6 نومبر 1984ء کو میجر بھارت بھوشن بسرہ 27 اترکنڈیشنڈ ایکسپریس میں یونٹ کی مشق کے کیمپ میں جانے کے لئے پوکھرن رینج کے لئے محو سفر تھے. میجر جے پی سنگھ بھی ان کے ہمراہ تھے. ایمبارکیشن ہیڈکوارٹرز بمبئی کے میجر اے ایس گھمن بھی ان کے کنبے کے ساتھ اسی ڈبے میں سفر کر رہے تھے. جب گاڑی سبزی منڈی دہلی ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو اس پر ایک مشتعل ہجوم نے حملہ کر دیا جو ایک خاص فرقے کے افراد کو کھینچ کر باہر نکال رہے تھے اور ہلاک کر دینے کے لئے فساد کر رہے تھے. اس بھاری ہجوم کے ایک حصے نے اس ڈبے پر حملہ کر دیا جس میں میجر گھمن سفر کر رہے تھے اور مطالبہ کیا کہ انھیں اور ان کے کنبے کے افراد کو ہجوم کے سپرد کر دیا جائے. اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میجر بھارت بھوشن بسرہ نے میجر جے پی سنگھ کی مدد کے لئے ڈبے کا دروازہ بند کر دیا اور دونوں باہر پہرے پر کھڑے ہوگئے. اگرچہ ہجوم نے انھیں خطرناک نتائج کی دھمکی دی لیکن انھوں نے نہایت تحمل اور حوصلے سے ہجوم کے غصے کا سامنا کیا اور ہجوم کو ان کے ڈبے سے دور بھگا دیا اور اس طرح اپنے ایک ساتھی افسر اور ان کے کنبے کی قیمتی جانیں بچائیں.

کیپٹن سنجیو شیکھر (آئی.سی۔ 40307) انجینئرز

کیپٹن سنجیو شیکھر کو 37 فٹ لمبی فائبر گلاس کشتی "ترشنا" میں دنیا کے گرد

سفر کرنے کے لئے انڈین آرمی کی مہم کے مستقل عملے کا ایک ممبر چنا گیا تھا۔ اس چھوٹی سی کشتی میں محض ہوا کی طاقت سے دنیا کا چکر لگانے اور لاتعداد کڑے طوفانوں میں کشتی کو چلانے اور لگن کا ایک دلیرانہ اقدام تھا۔ عملے کے مستقل رکن کیپٹن سنجیو شیکھر ہر اور طوفان کے مشکل حالات میں بھی ہمیشہ عرشے پر رہے اور اپنی زندگی کو سخت خطرے میں ڈال کر بھی نگرانی کا فرض ادا کرتے رہے۔ وہ کشتی میں خوراک کی منصوبہ بندی، دواؤں اور کشتی کے ذخیرے کے انچارج تھے۔ انھوں نے ہنستے ہوئے صبر آزما مشکلات کا بڑی بہادری سے سامنا کیا۔

میجر ہربخش سنگھ گل (آئی سی۔ 24556) آرٹلری

میجر ہربخش سنگھ گل ماؤنٹ کامیٹ کی 25447 فٹ اور ماؤنٹ آبی گامن کی 24130 فٹ پر جون جولائی 1986ء میں جانے والی آرٹلری رجمنٹ کی گولڈن جوبلی مہم کے سینئر ڈپٹی لیڈر تھے۔ انھوں نے 3 جون 1986ء سے 10 جون 1986ء تک کیمپ I، II اور III تک چڑھائی کی اپنی جسمانی پختگی اور ذہنی پختہ ارادی اور صبر و استقلال برقرار رکھنے کے ساتھ اپنے زیر کمان جوانوں کے تحفظ کی تدبیر اختیار کرنے میں سوجھ بوجھ کا ثبوت دیا۔

انھوں نے 11 اور 12 جون 1986ء کو 22250 فٹ بلند اور انتہائی دشوار گزار اور عمودی برف پوش چٹان جہاں سے پیر پھسلتے ہی جاں بحق ہو جانے کا خطرہ تھا کیمپ IV کو جانے والی پارٹی کی قیادت کی۔ 15 جون 1986ء کو انھوں نے ماؤنٹ آبی گامن کی چوٹی پر چڑھنے کے لئے دوسری مرتبہ کی جانے والی کوشش کے دوران پارٹی کی قیادت کی۔ رسی کے سہارے اوپر چڑھتے وقت ایک افسر کی رسی چھوٹ گئی لیکن اس سے متزلزل ہوئے بغیر وہ اپنے چھ ممبران کو چوٹی پر لے جانے میں کامیاب ہو گئے نیچے اترتے وقت بھی ایک اور افسر کی رسی چھوٹ گئی لیکن صبر اور تحمل کا ثبوت دیتے ہوئے یہ اپنے تین ساتھیوں کو کیمپ III میں بحفاظت لے آئے۔ چوٹی پر چڑھنے کے بعد انھیں کیمپ III اور IV کے درمیان 28500 فٹ پر رسی کو لٹکانے کا انتہائی جوکھم کا کام کرنا پڑا اس کے لئے انھیں کیمپ III کے پانچ چکر کاٹنے پڑے۔

اسکواڈرن لیڈر دیویندر سنگھ کھجوریا (5073) ایروناٹیکل انجینئرنگ (ٹیکنیکل) ایئر

ایلورو کے سب کلکٹر کو 20 اگست 1986ء کو 12 بجے دوپہر ایک مصیبت کا پیغام موصول ہوا کہ باندھ میں شگاف آجانے کے بعد سیلاب کے پانی نے موضع کوناپیٹا کو پوری طرح ڈبو دیا ہے اور راجیہ کے باقی علاقوں سے اس کا رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ خوراکی اجناس اور ضروری دواؤں کی کمی سے ہزاروں دیہاتیوں کی جان خطرے میں ہے ہیضہ وبا کی شکل اختیار کر رہا تھا۔ اس گاؤں میں دوائیں خوراک و رسد فوراً پہنچانا ضروری ہو گئی تھی۔ یہ کام اسکواڈرن لیڈر دیویندر سنگھ کھجوریا کو دیا گیا۔ فلائیٹ انجینئر لیڈر کو سونپے گئے۔ ایک ہیلی کاپٹر میں فوراً ضروری دوائیاں اور خوراکی رسد کے پیکٹ بھرے گئے اور ہیلی کاپٹر وہ اہم کام انجام دینے کے لئے چل پڑا۔ گاؤں میں پہنچنے پر فلائیٹ گنر نے ضروری دوائیں، خوراکی رسد کے پیکٹ گرانے کے لئے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن دروازہ بری طرح جکڑا ہوا تھا۔ چٹخنی کھولنے کی ان کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں۔ حالت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اسکواڈرن لیڈر کھجوریا اپنی سیٹ سے اٹھ کر فوراً سامان رکھنے والے کیبن کی طرف لپکے۔ کنارے کی کھڑکی کھولی اور دیکھا کہ باہر نکلنے کے دروازے سے لوہے کا کنڈا مڑ کر کھانچے میں پھنس گیا ہے۔ وہاں چاروں طرف پانی بھرا ہوا ہونے سے ہیلی کاپٹر کو نیچے نہیں اتارا جا سکتا تھا۔ اسکواڈرن لیڈر کھجوریا محو پرواز ہیلی کاپٹر کے باہر کے کھانچے میں پھنسے کنڈے کو ہٹانے کی کوشش کرنے لگے۔ یہ کام انتہائی جوکھم کا تھا۔ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور بے پناہ ہمت کا ثبوت دیتے ہوئے انہوں نے ساتھ کی کھڑکی سے اپنا سر باہر نکالا اور بھاری روٹور ڈاؤن واش اور پنکھے کی تیز ہوا کے باوجود اپنے جسم کا نصف سے زائد حصہ باہر نکال کر دروازے میں لگے لوہے کے کنڈے تک پہنچنے کی کوشش کی مگر اسے کھول نہ سکے۔ پھر انہوں نے فلائیٹ گنر اور انجیکشن کریو سے کہا کہ وہ مضبوطی سے ان کے پیر پکڑے رہیں۔ پھر کھڑکی سے اور باہر نکل کر چٹخنی تک پہنچنے کی کوشش کی اور آخر کار اسے ہٹانے میں کامیاب ہو گئے جس سے دروازہ کھل گیا۔ اس سے بے یار و مددگار دیہاتیوں کو انتہائی ضروری خوراکی رسد اور دوائیں بر وقت مل گئیں۔

1371046 لانس نائیک سبرامنی روی، انجینئرز

اگست 1986ء کے پہلے اور دوسرے ہفتے میں مسلسل بارش کی وجہ سے گوداوری گھاٹی میں آئے اچانک سیلاب کے دوران حکومت آندھرا پردیش نے فوجی امداد طلب کی۔ 8 فوجی پرسانل کی ایک امدادی پارٹی 20 اگست کو ٹیم کو شہر میں پالی ٹیکنک کالج کے قریب بوٹ یعنی فوجی کشتی جب بچاؤ کارروائی کرنے جا رہی تھی کشتی میں موٹر نہیں لگی تھی اور تیز بہاؤ کی وجہ سے کشتی کے ڈوب جانے کا خطرہ لاحق تھا اچانک ایک بزرگ خاتون جس کی گود میں ایک چھوٹا بچہ تھا گھر کی چھت سے گر پڑی اور پانی کے تیز بہاؤ کے ساتھ بہنے لگی۔ فوجی کشتی فوراً اس جانب مڑی لیکن پانی کی رفتار تیز ہونے کی وجہ سے اس کے پاس نہیں پہنچ سکی۔ لانس نائیک سبرامنی روی بچاؤ پارٹی کے ممبر تھے۔ انھوں نے رسی پھینکی مگر وہ خاتون پکڑ نہ سکی۔ خاتون کی جان خطرے میں دیکھ کر نائیک روی فوراً پانی میں کود پڑے۔ بدقسمتی سے پانی کے اندر اندر زیر تعمیر مکان سے باہر نکلی لوہے کی چھڑی ان کی ٹانگ کی ہڈی میں لگی اور ٹانگ کا گوشت کٹ پھٹ گیا۔ ٹانگ سے بہنے والے خون سے سارا پانی سرخ ہو گیا۔ مگر اس بہادر فوجی نے استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ناقابل برداشت درد کو بھول کر اپنی جان جوکھم میں ڈال کر وہ اس ڈوبتی خاتون اور بچے کے پاس گئے اور انھیں پکڑ کر کشتی میں بٹھایا اور اس طرح اس خاتون اور بچے کو ڈوبنے سے بچا لیا۔

9082230 نائیک شیام لال۔ جموں اینڈ کشمیر لائیٹ انفنٹری

28 دسمبر 1986ء کو سینٹرل سیکٹر میں انتہائی بلندی پر قائم بٹالین ہیڈکوارٹر میں 25 سپاہیوں کا ایک دستہ اپنے اکویپمنٹ پیٹھ پر لاد کر اپنی چوکی کی جانب پیدل چلا جا رہا تھا۔ سڑک کے برف پوش حصے کو عبور کرنے کی کوشش کرتے وقت ان کے ایک سپاہی کا توازن بگڑ گیا اور کھسک کر لڑھکتا ہوا تقریباً 200 میٹر نیچے گر پڑا اور برف میں دھنس گیا۔ اپنے ساتھی کی زندگی خطرے میں دیکھ کر نائیک شیام لال نے اپنے ساتھی سپاہیوں کی لائن کو جوڑ کر 100 میٹر لمبی ایک رسی بنائی اور خود اس خطرناک خندق میں

اتر گئے۔ 45 منٹ کی پر خطر جدوجہد کے بعد یہ برف کی وجہ سے نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑے رائفل مین نریندر کمار کے قریب پہنچ گئے جن کے دائیں پاؤں میں چوٹ آگئی تھی نائیک شیام لال نے انھیں برف سے باہر کھینچ کر اپنی پیٹھ پر چڑھا لیا۔ پھر رسی کے سہارے آہستہ آہستہ اوپر چڑھے۔ اور ایک گھنٹے کی کڑی اور پر خطر جدوجہد کے بعد اپنی جان کی مطلق پروا کئے بغیر اپنے زخمی ساتھی کو بحفاظت سڑک پر لے آئے۔

کرنل ملکیت سنگھ دُلّت۔ (آئی سی۔ 9 4 9 15) ایس ایم، آرٹلری

8 اگست 1987ء کو اطلاع ملی کہ سیاچن گلیشیر کے علاقے میں ایک چوکی پر تعینات ایک افسر کے کندھے سے گر جانے کے بعد کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور بیس کیمپ میں لے جانے کے بعد جلدی جلدی دو بار دل کا دورہ پڑ گیا ہے۔ ان کی جان بچانے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ انھیں جلد از جلد بذریعہ ہیلی کاپٹر لیہہ پہنچایا جاتے۔ مگر بلند پہاڑیوں پر رات کے اندھیرے میں اترنا انتہائی خطرناک تھا۔

اطلاع ملنے کے 45 منٹ میں ہی کرنل ملکیت سنگھ دلت اور لیفٹننٹ کرنل چترویدی لیہہ سے بیس کیمپ آنے کے لئے پرواز کر چکے تھے۔ چاند بادلوں میں چھپا ہوا تھا۔ لہٰذا دکھائی دینا اور بھی کم ہو گیا۔ اپنے فرض سے منھ موڑے بغیر کھارڈونگلا چوٹی عبور کرنے کے لئے انھیں 19500 فٹ کی بلندی پر اڑان بھرنے کا تہیہ کیا اور درے کو پار کرنے کے بعد نوبرا گھاٹی میں داخل ہو گئے ریڈیو سے رابطہ برقرار رکھتے ہوئے $9\frac{1}{2}$ بجے رات بیس کیمپ کی فلیئر لٹ ایم۔ آئی۔ 17 ہوائی پٹی پر اترے اور زخمی افسر کو لے کر لیہہ پہنچنے کے لئے 9 بج کر 35 منٹ پر ہوائی جہاز میں سوار ہو گئے اس طرح وہ اپنے ایک ساتھی کی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

نوٹ: طلبہ واساتذہ کے لیے خصوصی رعایت۔ تاجران کتب کو حسب ضوابط کمیشن دیا جائے گا۔

تین رنگ نورنگے

مصنف: درگا پرشاد شکل
مترجم: جہاں آرا
صفحات: 87
قیمت: -/21 روپے

جانباز ساتھی
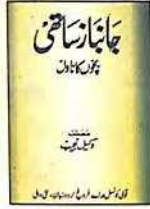
مصنف: وکیل نجیب
صفحات: 200
قیمت: -/42 روپے

ڈاکٹر راجندر پرشاد
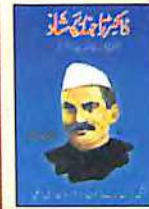
مصنف: عبداللطیف اعظمی
صفحات: 41
قیمت: -/10 روپے

اقبال اور بچوں کا ادب

مصنفہ: زیب النساء بیگم
صفحات: 216
قیمت: -/60 روپے

سرسید احمد خاں

مصنفہ: میر نجابت علی
مترجم: سید ابوالحسنات
صفحات: 24
قیمت: -/7 روپے

گاندھی اہنسا کا سپاہی

مصنفین: پی۔ڈی۔ٹنڈن
روینڈائی ولزلے
صفحات: 144
قیمت: -/21 روپے

ISBN: 978-81-7587-413-8

क़ौमी काउन्सिल बराए फ़रोग़-ए-उर्दू ज़बान

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

National Council for Promotion of Urdu Language
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC- 33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110 025